اللّٰہ الذی انزل الکتٰب بالحق والمیزان

الحمد للہ کہ کتاب لاجواب فن اصول فقہ کا مصنفہ جناب مستطاب فضائل مآب حجۃ اللہ جناب مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی المسمی بہ

انصاف فی بیان سبب الاختلاف

مع ترجمہ

اسعاف من ترجمۂ انصاف

بحسب فرمایش حکیم عبد اللہ غفر اللہ لہ و لوالدیہ ساکن ضلع لکھنؤ باہتمام احقر الانام میر رحمت علی خان احمدی

در مطبع [illegible] احمدی لکھنؤ طبع شد

طبقات کتب احادیث موافق عجالہ نافعہ اصول حدیث شاہ عبد العزیز صاحب

چاہیے جاننا کہ کتابیں حدیث کی از روی صحت و شہرت و قبول کے اوپر چند طبقے کے ہیں اور مراد صحت سے وہ ہی
کہ مصنف التزام کرے کہ سوا احادیث صحیح یا حسنہ کے اور حدیث اوسمین ذکر نکرے اور مراد شہرت سے وہ ہی
کہ اہل حدیث طبقہ بعد طبقہ کے اوس کتاب میں مشغول ہوں بطریق روایت و ضبط مشکل و شرح لغات اون حدیثونکے
تو کوئی چیز اوس سے مخفی نہیں ٹہری اور مراد قبول سے وہ ہی کہ جانچنے والے حدیثونکے اوس کتاب کو اثبات کرین اور
اوسپر کوئی اعتراض نکریں اور فقہا نے انکار و اختلاف کر اون حدیثونکو سند پکڑیں اس طبقہ اولی کتب احادیث کا
موطا او صحیح بخاری اور صحیح مسلم یہ تین کتابیں ہیں اور انمین سے موطا گویا اصل اور ام صحیحین کی ہی اور یہ بہت مشہور
ہوئی یہانتک کہ ہزار علما اون سے امام مالک کے اسکو روایت کیا اور صحیحین جمیع علماء اسلام کے نزدیک شہرت اور
قبولیت میں مرتبہ اعلی کو پہونچی ہیں صاحب جامع الاصول نے فربری سے نقل کی ہی کہ صحیح بخاری کو امام بخاری سے
بلا واسطہ نوے ہزار شخصوں نے سماعت کیا خلاصہ یہ کہ یہ تینوں کتابیں صحیح ترین حدیثونکی ہیں اور طبقہ
ثانیہ جو حدیثیں کہ ان تینوں صفات یعنے صحت و شہرت و قبول میں بمرتبہ صحیحین کے نہیں پہونچی ہیں لیکن قریب صحیحین
کے ہیں وہ جامع ترمذی سنن ابوداؤد و سنن نسائی یہ تین کتابیں ہیں اور یہی طبقہ اولی اور ثانیہ کی چھ کتابیں صحاح ستہ
کہلاتی ہیں اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی مسند امام احمد کو بھی اسی طبقہ ثانیہ میں شمار کرتے ہیں اور طبقہ ثالثہ
جو حدیثیں کہ ایک جماعت متقدمین نے زمانہ بخاری و مسلم میں یا اونکے معاصرین نے اپنی تصانیف میں روایت کی ہیں
اور التزام صحت کا نکیا اور کتابیں اونکی شہرت و قبولیت میں مثل طبقہ اولی اور ثانیہ کے نہوئیں اور حدیثیں صحیح و
ضعیف بلکہ متہم بالوضع بھی اوسمیں پائی جاتی ہیں اور رجال اون کتابونکے بعضے موصوف بعدالت اور بعضے مستور اور بعضے مجہول ہیں
اور اکثر اونکی حدیثیں معمول بہ نزدیک فقہا کی نہیں بلکہ اجماع اوسکی خلاف پر منعقد ہوا اوسکی کتابیں یہ ہیں مسند
شافعی سنن ابن ماجہ مسند دارمی مسند ابی یعلی موصلی مصنف عبد الرزاق مصنف ابوبکر بن ابی
شیبہ مسند عبد بن حمید مسند ابوداؤد طیالسی سنن دار قطنی صحیح ابن حبان مستدرک حاکم کتب بیہقی کتب طحاوی تصانیف طبرانی
اور طبقہ رابعہ جو حدیثیں کہ نام و نشان اونکا قرون سابقہ میں معلوم نتھا اور متاخرین نے اونکو روایت کیا
وہ حال سے خالی نہیں ہیں یا سلف نے تفحص کیا اور اونکی اصل نپائی کہ مشغول اونکی روایت میں ہوتے
یا پائی مگر کوئی قدح اور علت دیکھی تو اونکو ترک کیا بہر تقدیر یہ حدیثیں قابل اعتماد نہیں ہیں کہ عقیدہ میں
یا کسی عمل میں اون سے تمسک کیا جاوے اور اس قسم کی حدیثونکی کتابیں بہت تصنیف ہوئیں چنانچہ بعضے یہ ہیں کتاب الضعفا لابن
حبان تصانیف الحاکم کتاب الضعفا للعقیلی کتاب الکامل لابن ابی عدی تصانیف ابن مردویہ تصانیف خطیب تصانیف ابن شاہین

تفسیر ابن جریر فردوس دیلمی بلکہ سائر تصانیف و تصانیف ابی نعیم تصانیف جوزقانی تصانیف ابن عساکر تصانیف ابو الشیخ تصانیف ابن نجار یہ احادیث موضوعات کا ماخذ اکثر یہی طبقہ رابعہ کی کتابیں ہیں

لمه ولی الله الدهلوی المتوفی سنة ست وسبعين بعد مائة والف وقيل اربع وسبعين وقيل خمس وسبعين والله اعلم ١٢ محمد عبد الله عفی عنه

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذی بعث سیدنا محمدا صلی الله علیه وسلم الی الناس لیکون هادیا الی الله باذنه وسراجا منیرا ثم الهم اصحابه والتابعین والفقهاء المجتهدین ان یحفظوا سننه طبقة بعد طبقة الی ان یوذن الدنیا بانقضاء لیتم نعمته وکان علی ما یشاء قدیرا واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له واشهد ان سیدنا محمدا عبده ورسوله الذی لا نبی بعده صلی الله علیه وآله وصحبه اجمعین اما بعد فیقول الفقیر الی رحمة الله الکریم ولی الله بن عبد الرحیم اتم الله تعالی علیهما نعمه فی الاولی والاخری ان الله تعالی القی فی قلبی وقتا من الاوقات میزانا اعرف به سبب کل اختلاف وقع فی الملة المحمدیة علی صاحبها الصلوة والتسلیمات

ترجمہ سب تعریف ثابت ہے اوس خدا کے لیے جسنے ہمارے سردار محمد کو (درود خدا کا اوپر) سب لوگوں کی طرف بھیجا تا کہ خدا کی طرف اوسکے حکم سے لوگونکو ہدایت کرنیوالے اور چراغ روشن ہوں پھر صحابہ اور تابعین اور فقہا مجتہدین کو یہ الہام کیا کہ اپنے نبی کے اسرار کو طبقہ بعد طبقہ قیامت تک حفظ کیا کریں تا کہ خدا اپنی نعمتونکو پورا تمام کرے اور خدا اون چیزوں پر کہ چاہتا ہے قادر ہے اور میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ نہیں کوئی لائق بندگی کے مگر اللہ جل شانہ وہ یکتا ہے اور کوئی اسکا شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ ہمارے سردار محمد بندے اوسکے ہیں اور اوسکے رسول ہیں کہ اونکے بعد پھر کوئی نبی نہیں رحمت خدا کی اوپر اور اونکی آل اور اصحاب سب پر ہوجیو بعد اسکے پس کہتا ہے فقیر طرف رحمت خدا بخشش کرنیوالے کی ولی اللہ بیٹا عبد الرحیم کا تمام کرے اللہ تعالے اون دونوں پر اپنی نعمتونکو دنیا اور آخرت میں کہ بیشک اللہ تعالے نے وقتوں میں سے ایک وقت میرے دل میں ایسی میزان کو القا کیا کہ جس سے اون سب اختلافونکو کہ ملت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والتسلیمات میں واقع ہوئے میں نے پہچان لیا۔

واعرف به ما هو الحق عند الله وعند رسوله ومكنّي من ان ابين ذلك بيانا لا يبقى معه شبهة و لا اشكال ثم سئلت عن سبب اختلاف الصحابة ومن بعدهم في الاحكام الفقهية خاصة فانتدبت للبيان لبعض ما فتح علي ساعتئذ بقدر ما يسعه الوقت ويحيط به السائل فجاءت رسالة مفيدة في بابها وسميتها الانصاف في بيان سبب الاختلاف حسبي الله ونعم الوكيل ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم باب اسباب اختلاف الصحابة والتابعين في الفروع

اعلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يكن الفقه في زمانه الشريف مدونا ولم يكن البحث في الاحكام يومئذ مثل البحث من هؤلاء الفقهاء حيث يبينون باقصى جهدهم الاركان والشروط والاداب كل شيء ممتازا عن الاخر بدليله ويفرضون الصور ويتكلمون على تلك الصور المفروضة ويحدون ما يقبل الحد ويحصرون ما يقبل الحصر الى غير ذلك من صنائعهم

ترجمه اور اوس سے خدا اور اوسکے رسول کے نزدیک جو حق ہے جان لیا اور خداوند تعالے نے مجھکو اسپر قادر کیا کہ مین اوسکو ایسے طور پر بیان کرون کہ جس سے اوسمین کچھ شبہہ اور اشکال نہ باقی رہے اوسکی بعد پوچھا گیا مین سبب اختلاف صحابہ اور تابعین وغیرہ سے احکام فقہیہ مین خاص کر کے پس اجابت کی مینے واسطے بیان بعض اون مضامین کے کہ کہلے تہے مجہپر اوسی ساعت بقدر اوسکے کہ گنجایش رکہی اوسکو وقت اور ضبط کرلے سائل اوسکو پس ہیرا وہ بیان اپنے باب مین بطور ایک رسالہ مفیدہ کے ہوگیا تو نام رکہا مینے اوسکا **انصاف فی بیان سبب الاختلاف** کافی ہی مجھکو اللہ تعالی اور وہ اچہا کارساز ہے اور نہین ہے مجھکو طاقت گناہون سے بچنے کی اور نہ قوت بندگی کرنیکی بمدد خدای بزرگ برتر کی

باب اسباب اختلاف صحابہ اور تابعین کے فروع مین

جان لو کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ شریف مین فقہ مدون نتہی اور احکام مین اونکو مثل آجکل کے ان فقہا ونکی بحث کی مانند بحث تہی جیسا کہ یہ لوگ اپنی نہایت کوشش سے ارکان اور شروط اور آداب وغیرہ ہر شئی کو اونکی دلیلونکے ساتہہ دوسرے سے الگ اور ممتاز کر کے بیان کرتے ہین اور اونکے لیے فرضی صورتین گڑہتے ہین اور انہین فرضی صورتون پر کلام کرتے ہین اور جو قابل حد ہے اوسکی حد کرتے ہین اور جو قابل حصر ہے اوسکو محصور کرتے ہین اور سوای اسکے بہت سے کام ہین

ن
آما رسول الله صلی الله علیه وسلم فکان یتوضأ فیری الصحابة وضوئه فیاخذ
به من غیر ان یبین ان هذا رکن وذلك ادب وکان یصلی فیرون صلوته فیصلون کما
راوه یصلی وحج فرئی الناس حجه ففعلوا کما فعل وهذا کان غالب حاله صلی الله علیه وسلم و
لم یبین ان فروض الوضوء ستة او اربعة ولم یفرض انه ان یتوضأ انسان بغیر موالات
حتی یحکم علیه بالصحة او الفساد الا ما شاء الله وقلما کان یسئلونه عن هذه الاشیاء عن
ابن عباس قال ما رایت قوما کانوا خیرا من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم ما سئلوه
الا عن ثلث عشرة مسئلة حتی قبض کلهن فی القران منهن یسئلونك عن الشهر
الحرام قتال فیه ویسئلونك عن المحیض قال ما کانوا یسئلون الا عما ینفعهم قال ابن عمر
لا تسئل عما لم یکن فانی سمعت عمر بن الخطاب یلعن من سأل عما لم یکن

ترجمہ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس وضو کرتے تھے اور صحابہ آپکی وضو کو دیکھتے
پس اسی سے سیکھہ لیتے تھے بدون اسکے کہ آپ بیان کریں کہ یہ رکن ہے اور یہ ادب ہے اور حضرت نماز
پڑھتے تھے اور صحابہ آپکی نماز کو دیکھتے تھے پس وہ بھی نماز پڑھنے لگتے تھے جیسا کہ اونکو نماز پڑھتے
دیکھتے تھے اور حضرت نے حج کیا تو لوگون نے آپکے حج کو دیکھا پس اون لوگون نے کیا جیسا کہ حضرت
نے کیا اور اکثر حال آنحضرت کا ایسا ہی تھا اور نہ بیان کیا آپنے کہ فرض وضو کے چھہ ہین یا چار ہین
اور نہین فرض کیا آپنے کہ وضو کرے کوئی انسان بغیر موالات کے یہان تک کہ حکم کیا جائے اوسپر ساتھہ
صحت یا فساد کے مگر وہ کہ جو چاہا اللہ نے اور صحابہ آنحضرت سے بہت ہی کم ان باتونکو پوچھا کرتے
تھے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے روایت ہے کہا کہ نہین دیکھا مینے کسی قوم کو بہتر اصحاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ پوچھا اون لوگون نے اونسے مگر تیرہ مسئلے یہان تک کہ آپنے وفات
کیا وہ سب مسئلے قرآن مین ہین اون مین سے یسئلونك عن الشہر الحرام
قتال فیه ویسئلونك عن المحیض ہے اور کہا کہ نہین پوچھتے تھے وہ لوگ مگر اون
چیزون سے جو اونکو نفع دیتین اور کہا ابن عمر نے کہ مت پوچھو اون چیزون
سے جو نہون کیونکہ مینے سنا ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو کہ لعنت کرتے
تھے اوس شخص کو جسنے پوچھا اوس چیز سے کہ جو نہ تھی

[margin notes, handwritten:] کہ یعنی اکثر فرضیت کو بیان کرنے کی حاجت نہ تھی ... وضو کے بعد ... امام ابو حنیفہ ... [illegible]

قال القاسم انکم تسألون عن اشیاء ما کنا نسأل عنها وتنقرون عن اشیاء ما کنا
ننقر عنها وتسألون عن اشیاء ما ادری ما ھی ولو علمناها ما حل لنا ان نکتمها عن
عمرو بن اسحٰق قال لمن ادرکت من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر ممن سبقنی منہم
فما رایت قوما ایسر سیرۃ ولا اقل تشدیدا منہم وعن عبادۃ بن نسی الکندی سئل عن امرأۃ
ماتت مع قوم لیس لہا ولی فقال ادرکت اقواما ما کانوا یشددون تشدیدکم ولا
یسألون مسائلکم اخرج ھذہ الاٰثار الدارمی وکان صلی اللہ علیہ وسلم یستفتیہ
الناس فی الوقائع فیفتیہم ویرفع الیہ القضایا فیقضی فیہا ویرے الناس یفعلون معروفا
فیمدحہ او منکرا فینکر علیہ وکل ما افتی بہ مستفتیا وقضی بہ فی قضیتہ او
انکرہ علی فاعلہ اذا رأت منکل کان فی الاجتماعات ولذلک کان الشیخان
ابو بکر وعمر اذا لم یکن لہما علم فی المسئلۃ یسألان الناس عن حدیث رسول اللہ صلی اللہ صلعم

ترجمہ کہا قاسم نے کہ تم لوگ ایسی چیزونکو پوچھتے ہو جسکو ہم لوگ نہ پوچھتے تھے اور ایسی چیزونمین
کاوش کرتے ہو جسمین ہم لوگ کاوش نکرتے تھے اور پوچھتے ہو ایسی چیزونکو جنکو ہم نہین جانتے
کہ وہ کیا ہین اور اگر ہم انکو جانتے تو ہمارے لئے اونکا چھپانا حلال نتھا اور روایت ہی عمرو بن اسحٰق
سے کہا کہ البتہ پایا مینے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اکثر اون لوگون سے کہ سبقت لیگئے
مجھسے پس نہ دیکھا مینے کسی قوم کو آسان تر از روی سیرت کے اور نہ کمتر از روی تشدید کے
اونسے اور عبادہ بن نسی کندی سے روایت ہی کہ وہ پوچھے گئے اوس عورت کی میراث سے جو
ایک قوم کے ساتھ مرگئے تھے اور اوسکا کوئی ولی نتھا پس کہا اونہون نے پایا مینے
ایسی قوم کو کہ جو تم لوگونکے مانند تشدد نکرتے تھے اور تمہارے مانند مسئلے نہ پوچھتے تھے
نکالا ان آثار کو دارمی نے اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے وقائع اور حوادث مین لوگ فتوا پوچھتے
تھے پس آپ انکو فتوی دیتے تھے اور اپنی قضیے اور جھگڑے اونکے پاس لیجاتے تھے پس آپ انمین فیصلہ
فرمایا کرتے تھے اور لوگونکو اچھا کام کرتے دیکھتی تھی پس اونکی مدح کرتی تھی یا برا دیکھتی تھی تو اوسپر انکار
فرماتے اور انکا فتوی دینا یا فیصلہ کرنا یا بدکار پر انکار کرنا یہ سب مجمع مین ہوا کرتا تھا اور ایسے ہی شیخین
ابو بکر وعمر جب اونکے پاس کسی مسئلہ مین علم نہوا کرتا تھا تو وہ لوگونسے رسول اللہ کی حدیث کو پوچھتے

وقال ابوبکر رضی اللہ عنہ ما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فیہا شیئاً یعنی الجدۃ ثم
سال الناس فلما صلی الظہر قال ایکم سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الجدۃ شیئاً
فقال المغیرۃ بن شعبۃ انا قال ماذا قال اعطاہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سدساً
قال ایعلم ذالک احد غیرک فقال محمد بن سلمۃ صدق فاعطاہا ابوبکر السدس وقصۃ
سوال عمر الناس فی الغرۃ ثم رجوعہ الی خبر مغیرۃ وسوالہ ایاہم فی الوباء ثم رجوعہ الی خبر
عبد الرحمن بن عوف وکذا رجوعہ فی قصۃ المجوس الی خبرہ وسرور عبد اللہ بن مسعود بخبر
معقل بن یسار لما وافق رایہ وقصۃ رجوع ابی موسی عن باب عمر وسوالہ عن الحدیث
وشہادۃ ابی سعید لہ وامثال ذالک کثیرۃ معلومۃ مرویۃ فی الصحیحین والسنن وبالجملۃ
فہذہ کان عادتہ الکریمۃ فرای کل صحابی ما یسرہ اللہ من عباداتہ وفتاواہ واقضیتہ فحفظہا وعقلہا

ترجمہ اور کہا ابوبکرؓ نے نہ سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرمایا ہو اوسمین یعنی جدہ کی
کی میراث مین کچہ اور پوچہا لوگون سے اور جب ظہر کی نماز پڑہ چکے تو پکار کر فرمایا کہ تم مین کسینے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے جدہ کی میراث کے بارہ مین کچہ سنا ہی تو کہا مغیرہ بن شعبہؓ نے ہان مین نے سنا ہی تو کہا ابوبکرؓ نے
کیا ہی وہ تب کہا اونہون نے دیا اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہٹا حصہ تب کہا ابوبکرؓ
نے آیا جانتا ہی اوسکو سوے تیری اور کوئی بہی پس کہہ بیٹہے محمد بن سلمہ سچ کہا مغیرہ نے پس دیدیا
اوسکو ابوبکرؓ نے چہٹا حصہ اور قصہ سوال کرنا عمرؓ کا لوگون سے غرہ مین پہر رجوع کرنا اونکا
طرف مغیرہ کے اور سوال کرنا اونکا لوگون سے وبا مین پہر رجوع کرنا اونکا طرف خبر عبد الرحمن
بن عوف کے اور ایسے ہی رجوع کرنا اونکا قصہ مجوس مین طرف خبر اونکی اور خوش ہونا
عبد اللہ بن مسعودؓ کا ساتہہ خبر معقل بن یسار کے جب موافق ہوئے وہ اونکی راے
کے ساتہہ اور قصہ لوٹ آنا ابی موسیٰؓ کا حضرت عمرؓ کے دروازہ سے اور سوال کرنا
اونکا حدیث سے اور گواہی دینا ابی سعیدؓ کا اوسکی سے اور مثل اسکے اور بہت واقعی ہین جو معلوم
اور صحیحین وسنن مین مروی ہین اور حاصل کلام یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت بزرگ
یہی تہی پس دیکہا ہر صحابی نے وہ کہ آسان کیا اوسکو اللہ نے اونکی عبادات اور
فتاوٰن و فیصلون سے پس یاد رکہا اور سمجہا اون لوگون نے اوس کو

وعرف لكل شيء وجهاً من قبل حفوف القرائن به فحمل بعضها على الاباحة وبعضها على الاستحباب وبعضها على النسخ لامارات وقرائن كانت كافية عنده ولم يكن العمدة عندهم الا وجدان الاطمينان والثلج من غير التفات الى طرق الاستدلال كما ترى الاعراب يفهمون مقصود الكلام فيما بينهم وتثلج صدورهم بالتصريح والتلويح والايماء من حيث لا يشعرون فانقضى عصره الكريم وهم على ذلك ثم تفرقوا في البلاد وصار كل واحد مقتدى ناحية من نواحي فكثرت الوقائع ودارت المسائل فاستفتوا فيها فاجاب كل واحد حسب ما حفظه او استنبطه وان لم يجد فيما حفظه واستنبطه ما يصلح للجواب اجتهد برايه وعرف العلة التي ادار رسول الله صلى الله عليه وسلم عليها الحكم في منصوصاته فطرد الحكم حيث ما وجدها لا يالو في جهده موافقة غرضه عليه الصلوة والسلام فعند ذلك وقع الاختلاف بينهم

ترجمہ اور پہچان لیا ہر چیز کی وجہ کو اونکے قرینون سے پس حمل کیا اون لوگون نے اون مین سے بعض کو اباحت پر اور بعض کو استحباب پر اور بعض کو نسخ پر اون نشانیون اور قرینون سے جو اونکے نزدیک کافی تہین اور اونکے نزدیک اسمین کوئی چیز عمدہ نہ تہی مگر اطمینان اور راحت پانا بدون التفات طرف طرق استدلال کے جیسا کہ دیکھتے ہو تم اعراب کو کہ آپس مین مقصود کلام کو سمجہ جاتے ہین اور اونکا سینہ تصریح اور اشارہ کنایہ سے ایسا ٹہنڈا ہو جاتا ہی کہ اور کسی امر کے وہ کچہ خبر نہ رکہتے پس گذر گیا حضرت کا یہ بزرگ زمانہ اور وہ لوگ اسی حالت پر تہے اوسکے بعد وہ لوگ ملکون مین متفرق ہو گئے اور اون مین سے ہر شخص ایک طرف کا پیشوا ہوا پس بہت واقعے واقع اور مسئلے دائر ہوے اور فتوی پوچہا لوگون نے اون مین پس جواب دیا ہر شخص نے موافق اپنے حفظ یا استنباط کی اور اگر نہ پایا اپنے حفظ اور استنباط مین وہ کہ جو لائق جواب کے ہوتا تو اپنی رای سے اجتہاد کیا اور پہچان لیا اوس علت کو کہ دائر کیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس پر حکم کو اپنی منصوصات مین پس ثابت ہوا حکم اس طرح پر کہ جہان کہین پایا اون لوگون نے اوسکو نہ کوتاہی کے موافقت غرض آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام مین کی پس اوسوقت صحابیون مین چند طور پر اختلاف واقع ہوا

منها عن صحابیا سمع حکما فی قضیة او فتوی و لم یسمعه الآخر فاجتهد برایه فی ذلک وهذا علی وجوه احدها ان یقع اجتهاده موافق الحدیث مثاله ما رواه النسائی وغیره ان ابن مسعود رضی الله عنه سئل عن امراة مات عنها زوجها و لم یفرض لها فقال لم ار رسول الله صلی الله علیه وسلم یقضی فی ذلک فاختلفوا علیه شهرا و الحوا فاجتهد برایه وقضی بان لها مهر نسائها لا وکس و لا شطط و علیها العدة و لها المیراث فقام معقل بن یسار فشهد بانه صلی الله علیه وسلم قضی بمثل ذلک فی امراة منهم ففرح بذلک ابن مسعود فرحة لم یفرح مثلها قط بعد الاسلام وثانیها ان یقع بینهما المناظرة و یظهر الحدیث بالوجه الذی یقع به غالب الظن فیرجع عن اجتهاده او الی المسموع مثاله ما رواه الائمة من ان ابا هریرة رضی الله عنه کان من مذهبه ان من اصبح جنبا فلا صوم له حتی اخبرته بعض ازواج النبی صلی الله علیه وسلم بخلاف مذهبه فرجع

ترجمہ بعض اونمین سے یہ ہے کہ کسی صحابی نے اگر کسی حکم کو کسی قضیے یا فتوی مین سنا اور دوسرے نے نہ سنا تو اوسنے اپنی رای سے اوسمین اجتہاد کیا اور یہ چند وجہ پر ہے پہلی یہ کہ اوسکا اجتہاد حدیث کی موافق واقع ہوا مثال اوسکی وہ ہے کہ روایت کیا نسائی وغیرہ نے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ پوچھے گئے اوس عورت کے حال سے کہ اوسکا شوہر مرگیا تہا اور اوسکا کوئی مہر معین نتہا تب کہا اونہون نے کہ نہ دیکھا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فیصلہ کرتے ہوے اسمین پس اختلاف کیا لوگون نے اوسمین ایک مہینے تک اور بہت مبالغہ کیا پس اجتہاد کیا اونہون نے اپنی راے سے اور حکم دیا کہ اوسکے لیے مہر مثل و میراث ہے اور اوسپر عدت بہی لازم ہے پس کہڑے ہوے معقل بن یسار اور ادای شہادت کی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل اسکے ایک عورت کی بارے مین حکم دیا تہا پس ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس قدر خوش ہوے کہ کبہی اسلام لانیکے بعد ویسے خوش نہوے تہے اور دوسرے یہ کہ واقع ہوا درمیان اون لوگونکے مناظرہ پس اس سے حدیث ایسی وجہ پر ظاہر ہوگئی کہ جیسا ظن غالب تہا پس رجوع کیا اونہون نے اپنے اجتہاد سے طرف احادیث کے مثال اسکی وہ ہی کہ ابوہریرہ کے مذہب سے یہ تہا کہ جو شخص جنابت کی حالت مین صبح کرے اوسکا روزہ نہین صحیح ہوتا تہا تک کہ خبر دیا اونکو بعض ازواج نبی نے بخلاف مذہب اونکے پس رجوع کیا اونہون نے اپنے مذہب سے

وثالثها ان يبلغه الحديث ولكن لا على الوجه الذي يقع به غالب الظن فلم يترك
اجتهاده بل طعن في الحديث مثاله ما رواه اصحاب الاصول من ان فاطمة
بنت قيس شهدت عند عمر بن الخطابؓ بانها كانت مطلقة الثلاث فلم يجعل
لها رسول الله صلى الله عليه وسلم نفقة ولا سكنى فرد شهادتها
وقال لا نترك كتاب الله تعالى لقول امراة لا ندري اصدقت ام كذبت لها النفقة
والسكنى وقالت عائشةؓ ما لفاطمة الا تتقي الله تعني في قولها لا سكنى ولا نفقة
ومثال اخر روى الشيخان انه كان من مذهب عمر بن الخطابؓ ان التيمم لا يجزئ
الجنب الذي لا يجد ماء فروى عنده عمار انه كان مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في
سفر فاصابته جنابة ولم يجد ماء فتمعك في التراب فذكر ذلك لرسول الله فقال
رسول الله انما كان يكفيك ان تفعل هكذا وضرب بيديه الارض فمسح بهما وجهه ويديه

ترجمہ اور تیسری وجہ یہہ ہے کہ پہونچی اونکو حدیث لیکن نہ اوس وجہ پر کہ واقع ہوتا اوس سے
غالب ظن اونکا پس نہ چھوڑا اونہوں نے اپنی اجتہاد کو بلکہ حدیث ہی پر طعن شروع کر دیا مثال اوسکی
وہ ہے کہ روایت کیا ہے اوسکو اصحاب اصول نے کہ فاطمہ بنت قیسؓ نے ادای شہادت کی نزدیک عمر
بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی یہہ کہ مین تین طلاق سے مطلقہ تھی تو میری لیئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے نفقہ اور سکنی کا حکم نہ نافذ فرمایا پس رد کر دی عمر رضی اللہ عنہ نے اوسکی گواہی کو اور کہا کہ
نہین چھوڑ سکتے ہم اللہ کی کتاب کو ایسی ایک عورت کی کہنے سے کہ معلوم نہین کہ سچ کہتی ہے یا
جھوٹھ کہتی ہے اوسکے لیئے نفقہ ہے اور سکنے ہے اور کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ فاطمہ آیا نہین
ڈرتی ہے تو اللہ سے مراد لیتی تہین حضرت عائشہؓ اپنے اس کہنے مین فاطمہ بنت قیس کے قول
لا سکنی ولا نفقہ کو اور مثال دوسری یہ ہے کہ روایت کی بخاری اور مسلم نے کہ مذہب عمر بن خطاب
سے یہ بات تہی کہ تیمم اوس مجنب کے لیئے کہ جو پانی نہ پاوے کفایت نہین کرتا پس روایت کی عمار نے
نزدیک اونکے کہ وے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر مین تہا اور مجھکو نہانے کی حاجت ہوئی اور پانی
نہ ملا تو مین مٹی مین خوب لوٹا اور اسکی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تو آپ نے فرمایا کہ تجھکو فقط
کرنا کافی تہا اور مارا اپنے ہاتھوں نے زمین کو پہر ملا اونسے اپنے موتہہ اور دونون ہاتہون کو

لہ وہو قولہ تعالیٰ ... متاع بالمعروف ... طلاق والی ... نفقہ سکنی

فلم یقبل عمرو لم ینهض عنده حجة لقادح خفی راٰه فیه حتی استفاض الحدیث فی
الطبقة الثانیة من طرقٍ کثیرة واضمحل وهم القادح فاخذوا به ورابعها ان لا یصل
الیه الحدیث اصلا مثاله ما اخرج مسلم ان ابن عمرو کان یامر النساء اذا اغتسلن ان
ینقضن روٴسهن فسمعت عایشة بذلک فقالت یا عجبا لابن عمر یامر النساء ان ینقضن
روٴسهن فلا یامرهن ان یحلقن روٴسهن لقد کنت اغتسل انا ورسول الله صلی الله علیه
وسلم من اناءٍ واحدٍ وما ازید علی ان افرغ علی راسی ثلث افراغات مثال اٰخر ما
ذکر الزهری من ان هند لم تبلغها رخصة رسول الله صلی الله علیه وسلم فی المستحاضة
فکانت تبکی لانها کانت لا تصلی ومن تلک الضرب ان یریٰ رسول الله صلی
الله علیه وسلم فعل فعلا فحمله بعضهم علی القربة وبعضهم علی الاباحة

ترجمہ پس قبول کیا اسکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور نہ قائم ہوئی نزدیک انکے حجت
ایک پوشیدہ قادح کے سبب سے جسکو وہ اوسمین دیکھتے تھے یہانتک کہ مشہور ہو گئی حدیث
طبقہ ثانیہ مین بہت طریقون سے پس مضمحل ہو گیا وہم قادح کا پس اخذ کیا لوگون نے ساتھ
اوسکے اور چوتھی یہہ کہ اوسکے طرف حدیث ہی نہ پہونچی ہو مثال اوسکی یہ ہی کہ نکالا مسلم نے
کہ تحقیق ابن عمر رضی اللہ عنہ نفاس والی عورتونکو یہ حکم کرتی تھی کہ جب وہ غسل
کرین تو اپنی سر کے بالونکو کھولڈالین پس سنا اوسکو عایشہ رضی اللہ عنہا نے تو
کہا تعجب ہی ابن عمر سے کہ حکم کرتی ہین عورتون کو کہ کھولڈالین وہ اپنے سرونکو سو کیون
نہین حکم کرتے اونکو کہ مونڈڈالین وے اپنے سرون کو تحقیق غسل کرتی تھی مین
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے اور نہ زیادہ کرتی تھی مین اسپر کہ
بہاؤن مین اپنے سر پر تین چلو پانی مثال دوسری وہ ہے کہ ذکر کیا اوسکو زہری نے
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم استحاضہ والی عورتون کو جو نماز کی رخصت
دی یہ خبر ہندہ بنت العاص کو نہ پہونچی اس لئے وہ نماز نہ پڑہتی تھی اور اوسپر افسوس
وحسرت کرکے رویا کرتی تھی اور اسی قسم سے یہ ہی کہ دیکھا اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو کوئی کام کرتے ہوئے پس حمل کیا بعض نے اوپر قربت کے اور بعض نے اوپر اباحت کے

له یعنی کھولین اشعار روکین
۱۲ [illegible]
له [illegible]

مثاله مارواه اصحاب الاصول فی قضیة التحصیب ای النزول بالابطح عنه النفر
نزل رسول الله صلی الله علیه وسلم به فذهب ابو هریرة وابن عمر الی انه علی وجه القربة
فجعلوه من سنن الحج وذهب عایشة وابن عباس الی انه کان علی وجه الاتفاق ولیس من السنن
ومثال آخر ذهب الجمهور الی ان الرمل فی الطواف سنة وذهب ابن عباس الی انه انما
فعله النبی صلی الله علیه وسلم علی سبیل الاتفاق لعارض عرضه وهو قول المشرکین
حطمهم حمی یثرب ولیس بسنة ومنها اختلاف الوهم فی التعبیر مثاله ان رسول الله صلی
الله علیه وسلم حج فراه الناس فذهب بعضهم الی انه کان متمتعا وبعضهم الی انه کان قارنا
وبعضهم الی انه کان مفردا مثال آخر اخرج ابو داود عن سعید بن جبیر انه قال قلت لعبد
الله بن عباس یا ابا العباس عجبت لاختلاف اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم فی
اهلال رسول الله صلی الله علیه وسلم حین اوجب

ترجمہ مثال اوسکی وہ ہی کہ روایت کیا ہی اوسکو اصحاب اصول نے قضیہ تحصیب
مین کہ اوترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمقام ابطح مین پس گئے ابوہریرہ اور ابن عمر رضی
اللہ عنہما طرف اسکے کہ یہ اوترنا حضرت کا اوپر وجہ قربت کے تہا پس اون لوگون نے اسکو
سنن حج سے قرار دیا اور گئین عایشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما طرف اسکے کہ یہ اوپر وجہ
اتفاق کی تہا اور سنن سے نہین اور مثال دوسری یہ ہی کہ جمہور اس طرف گئے کہ رمل طواف
مین سنت ہے اور ابن عباس اس طرف گئے کہ اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اتفاقیہ فقط ایک
عارضی سبب یعنی مشرکونکے اس کہنے سے کیا تہا کہ مسلمانون کو یثرب کی بخار نی توڑ ڈالا اور یہ
کچھہ سنت نہین اور اوسی مین سے اختلاف وہم کا ہی تعبیر مین مثال اوسکی یہ ہی کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے حج کیا تو لوگون نے آپکو دیکہا پس بعض اس طرف گئے کہ وہ متمتع تہے اور
بعض اس طرف گئے کہ وہ قارن تہے اور بعض اس طرف گئے کہ وہ مفرد تہے مثال دوسری
نکالا ابوداود نے سعید ابن جبیر سے اونہون نے کہا کہ مینے عبد اللہ ابن عباس
سے کہا ای اباعباس متعجب کرتا ہون مین اختلاف اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلال مین جبکہ واجب کیا آپنے اپنے اوپر حج کو

فقال اني لاعلم الناس بذلك انها انما كانت من رسول الله صلى الله عليه وسلم حجة واحدة
فمن هناك اختلفوا خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم حاجا فلما صلى في مسجد ذي الحليفة
ركعتيه اوجب في مجلسه واهل بالحج حين فرغ من ركعتيه فسمع ذلك منه اقوام فحفظته عنه ثم
ركب فلما استقلت به ناقته اهل وادرك ذلك منه اقوام وذلك لان الناس انما كانوا ياتون ارسالا
فسمعوه حين استقلت به ناقته يهل فقالوا انما اهل رسول الله صلى الله عليه وسلم حين استقلت
به ناقته ثم مضى رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما علا شرف البيداء اهل وادرك ذلك
منه اقوام فقالوا انما اهل حين علا شرف البيداء وايم الله لقد اوجب في مصلاه واهل
حين استقلت به ناقته واهل حين علا شرف البيداء ومنها اختلاف السهو والنسيان مثاله
ما روي ان ابن عمر كان يقول اعتمر رسول الله صلى الله عليه وسلم عمرة في رجب
فسمعت بذلك عائشة فقضت عليه بالسهو۔

ترجمہ تو کہا ابن عباس نے کہ اور لوگون سے مین اوسکو زیادہ جاننے والا ہون کہ بیشک وہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک ہی حج مین تہا پس اسی سبب سے لوگون نے اسمین اختلاف کیا نکلے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم حج کے لیے اور جب مسجد ذوالحلیفہ مین دو رکعت نماز پڑھی تو وہین احرام
باندہ لیا اور جب وہ دونون رکعت سے فارغ ہوئے تو حج کے ساتہہ اہلال کیا پس سنا اسکو آپ سے بہت
سی قومون نے پس یاد رکھا اوسکو اونسے پہر سوار ہوئے آپ پس جب آپکو لیکر اونٹنی کہڑی
ہوگئی تو اہلال کیا آپنے اور یاد رکھا اسکو آپ سے بہت سی قومون نے اور اسکی یہہ وجہ تہی کہ
لوگ حضرت کے پاس گروہ گروہ آتے تہے پس سنا لوگون نے اونکو اہلال کرتے ہوئے جبکہ اونٹنی اونکو
لیکر کہڑی ہوگئی پس کہی سوائے اسکے نہین ہے کہ اہلال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اونٹنی
اونکو لیکر کہڑی ہوئی پہر چلے رسول اللہ صلعم پس جب چڑہے بیدا پر اہلال کیا اور پایا اسکو اونسے بہت سی
قومون نے پس کہا اونہون نے سوائے اسکے نہین ہے کہ اہلال کیا پیغمبر خدا نے جبکہ چڑہے بیدا پر اور قسم ہے خدا
کی اسکو تو واجب کر لیا تہا آپنے مصلاہی پر اور اہلال کیا آپنے جبکہ اونٹنی آپکو لیکر کہڑی ہوا اور اہلال
کیا آپنے جبکہ چڑہے بیدا پر اور منجملہ اونکے اختلاف سہو و نسیان سے ہے مثال اوسکی وہ ہے کہ ابن عمرؓ کہتے
تہے کہ عمرہ کیا رسولؐ نے ایک عمرہ رجب مین پس سنا اوسکو عایشہؓ نے تو حکم کیا اونپر ساتہہ سہو کے

یعنی مسجد ذوالحلیفہ

ومنها اختلاف الضبط مثاله ما روی ابن عمرؓ عنہ صلے اللہ علیہ وسلم من ان المیت یعذب ببکاء اهله علیه فقضت عایشةؓ علیه بانه لم یاخذ الحدیث علی وجهه مر رسول الله صلے الله علیه وسلم علی یهودیة یبکی علیها اهلها فقال انهم یبکون علیها وانها تعذب فی قبرها فظن العذاب معلولا للبکاء وظن الحکم عاما علی کل میت ومنها اختلافهم فی علة الحکم مثاله القیام للجنازة فقال قائل لتعظیم الملائکة فیعم المؤمن والکافر وقال قائل لهول الموت فیعمهما وقال قائل مرّ علی رسول الله صلے الله علیه وسلم جنازة یهودی فقام لها کراهیة ان یعلو فوق راسه فیخص الکافر ومنها اختلافهم فی الجمع بین المختلفین مثاله رخص رسول الله صلے الله علیه وسلم فی المتعة عام خیبر ثم نهی عنها ثم رخص فیها عام اوطاس ثم نهی عنها فقال ابن عباسؓ کانت الرخصة للضرورة والنهی لانقضاء الضرورة والحکم باق علی ذلک

ترجمہ اور اونہین وجہون مین سے اختلاف ضبط ہی مثال اسکی وہ ہی کہ روایت کیا ابن عمرؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مردہ پر عذاب کیا جاتا ہی اوسکے اہل کے رونے سے پس حکم کیا عایشہ رضی اللہ عنہا نے اوپر کہ نہین اخذ کیا ابن عمرؓ نے حدیث کو اوپر وجہ صحیح کی کیونکہ وجہ صحیح اوسکی یہ ہے کہ گذر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نزدیک قبر ایک یہودیہ کے ہوا جو مری تھی اور سیر اہل اوسکے پس فرمایا آپنے کہ یہہ سب تو رتے ہین واسپر اور وہ عذاب کیجاتی ہی اپنی قبر مین پس خیال کیا ابن عمرؓ نے کہ یہہ عذاب رونے ہی کے ساتھہ معلول ہی اور گمان کیا کہ حکم عام ہی ہر میت پر اور اونہین وجہون مین سے اختلاف اونکا ہی علت حکم مین مثال اسکی کھڑا ہو جانا ہی جنازے کے لیئے پس کہا بعض نے کہ یہ کھڑا ہونا ملائکہ کی تعظیم کے لیئے تھا پس عام ہی مومن اور کافر کے لیئے اور کہا بعض نے کہ واسطے ہول موت کے تھا پس عام ہی اون دونون کے لیئے اور کہا بعض نے کہ گذرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک یہودی کا جنازہ تو اوسکے لیئے آپ کھڑے ہوگئے تاکہ آپکے سر مبارک سے وہ اونچا نرہے پس خاص ہی کافر کے ساتھہ اور اونہین وجہون مین سے اختلاف اونکا جمع کرنے مین درمیان دو امر مختلف کے ہی مثال اوسکی وہ ہی کہ رخصت دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کے سال خیبر مین پھر منع کیا اوس سے پھر رخصت دی اوسمین سال اوطاس مین پھر منع کیا اوس سے پس کہا ابن عباسؓ نے کہ یہہ رخصت واسطے ضرورت کے تھی اور نہی واسطے انقضاء ضرورت کے اور حکم باقی ہی

وقال الجمهور كانت الرخصة اباحة والنهي نسخا لها مثال آخر نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن استقبال القبلة في الاستنجاء فذهب قوم الى عموم هذا الحكم وكونه غير منسوخ ورآه جابر رسول قبل ان يتوفى بعام مستقبل القبلة فذهب الى انه نسخ للنهي المتقدم ورآه ابن عمر قضى حاجته مستدبر القبلة مستقبل الشام فرد به قولهم وجمع قوم بين الروايتين فذهب الشعبي وغيره الى ان النهي مختص بالصحراء فاذا كان في المراحيض فلا باس بالاستقبال والاستدبار وذهب قوم الى ان القول عام محكم والفعل يحتمل كونه خاصا بالنبي صلى الله عليه وسلم فلا ينتهض ناسخا ولا مخصصا وبالجملة فاختلفت مذاهب اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم واخذ عنهم التابعون كذلك كل واحد ما تيسر له فحفظ ما سمع من حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم ومذاهب الصحابة وعقلها

ترجمہ اور کہا جمہور نے کہ رخصت اباحت کے لئے تھی اور نہی اوسکے نسخ کے لئے مثال دوسری یہ ہے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف منہ کر کے استنجا کرنے سے پس گئی ایک قوم اس حکم کی عموم اور اسکی غیر منسوخ ہونی کی طرف اور دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جابر رضی اللہ عنہ نے ایک برس پہلے آپکی وفات کے آپکو قبلہ کیطرف پیشاب کرتے ہوئے پس گئی طرف اوسکے کہ یہ نسخ ہے واسطے نہی متقدم کے اور دیکھا آپکو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے قضاء حاجت کرتے ہوئے قبلہ کی طرف پیٹھ اور شام کی طرف مونہہ کئے ہوئے پس رد کیا اس اون لوگونکے قول کو اور جمع کیا ایک قوم نے درمیان اوندونوں روایتوں کے پس گئے شعبی وغیرہ طرف اسکے کہ یہ نہی صحرا کے ساتھ مختص ہے لیکن جبکہ پایخانہ مین ہو تو قبلہ کی طرف مونہہ یا پیٹھ کرنے مین کچھ مضایقہ نہین اور ایک قوم اس طرف گئی کہ یہ قول عام اور محکم ہے اور احتمال ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل اونہین کیساتھ مختص ہو پس اسکے لئے کوئی ناسخ اور مخصص نہین قائم ہو سکتا اور حاصل کلام یہ ہے کہ مختلف ہوئے مذاہب اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اخذ کیا اون سے ہر ایک تابعی نے اس طرح کہ جو اوسکے لئے آسان تھا پس یاد کر لیا وہ کہ سنا اونے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مذاہب صحابہ سے اور سمجھ بوجھ کر یاد رکھا اوسکو

وجمع المختلف على ما تيسر له ورجح بعض الاقوال على بعض واضمحل في نظرهم بعض
الاقوال وان كان ماثورا عن كبائر الصحابة كالمذهب الماثور عن عمرؓ وابن مسعودؓ في
تيمم الجنب اضمحل عندهم لما استفاض من الاحاديث عن عمارؓ وعمرانؓ بن حصينؓ
وغيرهما فعند ذلك صار لكل عالم من علماء التابعين مذهب على حياله فانتصب
في كل بلد امام مثل سعيدؓ بن المسيبؓ وسالمؓ بن عبد اللهؓ بن عمرؓ في المدينة و
بعدهما الزهريؓ والقاضي يحيىؓ بن سعيدؓ وربيعةؓ بن عبد الرحمنؓ فيها وعطاءؓ
بن ابي رباحؓ بمكة وابراهيمؓ النخعي والشعبيؓ بالكوفة والحسنؓ البصري بالبصرة وطاوسؓ
بن كيسان باليمن ومكحول بالشام فاظمأ الله اكبادا الى علومهم فرغبوا فيها و
اخذوا عنهم الحديث وفتوى الصحابة واقاويلهم ومذاهب هؤلاء العلماء
وتحقيقاتهم من عند انفسهم واستفتى منهم المستفتون ودارت المسائل
بينهم ورفعت اليهم الاقضية ؂

ترجمہ اور جمع کیا مختلف کو اوپر اوس طور کے کہ اوسکے لیئے آسان تہا اور ترجیح دی بعض
قول کو بعض پر اور مضمحل ہوگئے اونکی نظر مین بعض قول اگرچہ وہ ماثور تہے بڑے بڑے صحابہ
سے جیسے کہ مذہب ماثور عمر اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے تیمم جنب مین مضمحل ہوگیا نزدیک اونکی
جبکہ مشہور ہوگئین حدیثین عمار اور عمرانؓ بن حصینؓ وغیرہما کے پس اسوقت علماء تابعین
مین سے ہر عالم کا بمقابل اوسکے ایک ایک مذہب ہوگیا اور ہر شہر مین ایک ایک امام قائم ہوا
مثل سعید بن مسیب اور سالم بن عبد اللہ بن عمر کی مدینہ مین اور بعد انکی زہری اور قاضی
یحیی بن سعید اور ربیع بن عبد الرحمن بہی وہین ہی مین اور عطا بن ابی رباح مکہ مین اور ابراہیم
نخعی اور شعبی کوفہ مین اور حسن بصری بصرہ مین اور طاؤس بن کیسان یمن مین اور مکحول
شام مین پس پیاسا کیا لوگون نے اپنے جگرونکو اونکی اور اونکی علوم کی طرف پس رغبت کیا اون
لوگون نے اوسمین اور لیا اونسے حدیث اور فتوای صحابہ اور اونکے اقوال اور اون علما کی مذاہب
اور اونکی تحقیقات جو اونہون نے خود کی تہی اور فتوی پوچہا اونسے فتوی پوچہنے والون نے
اور دائر ہوے مسئلے آپس مین اور لائی گئی اونکے پاس جہگڑے ۔

وكان سعيد بن المسيب وابراهيم النخعي وامثالهما جمعوا ابواب الفقه اجمعها وكان لهم في كل باب اصول تلقوها من السلف وكان سعيد واصحابه يذهبون الى ان اهل الحرمين اثبت الناس في الفقه واصل مذهبهم فتاوى عمرؓ وعثمانؓ وقضاياهما وفتاوى عبد الله بن عمرؓ وعائشةؓ وابن عباسؓ وقضايا قضاة المدينة فجمعوا من ذلك ما يسر الله لهم ثم نظروا فيها نظر اعتبار وتفتيش فما كان منها مجمعا عليه بين علماء المدينة فانهم ياخذون عليه بنواجذهم[له] وما كان فيه اختلاف عندهم فانهم ياخذون باقواها وارجحها اما لكثرة من ذهب اليه منهم او لموافقته بقياس قوي او تخريج صريح من الكتاب والسنة ونحو ذلك واذا لم يجدوا فيما حفظوا منهم جواب المسئلة خرجوا من كلامهم وتتبعوا الايماء والاقتضاء

فحصل لهم مسائل كثيرة في كل باب باب

ترجمہ اور سعید بن مسیب اور ابراہیم نخعی اور اونکے مانند لوگون نے فقہ کے تمامی ابواب کو جمع کیا اور اونکے پاس ہر باب مین ایک ایک اصول تھے جنکو اونہون نے سلف سے حاصل کیا تھا اور سعید اور اصحاب اونکی اس طرف گئے کہ اہل حرمین ثابت ترین لوگون کے ہین فقہ مین اور اصل مذہب کا فتاوای عمرؓ اور عثمانؓ اور قضایا اوندونون کی اور فتاوای عبد اللہ بن عمرؓ اور عائشہؓ اور ابن عباسؓ اور قضایای قاضیان مدینے کے تھے پس جمع کیا اون لوگون نے اوس سے جو کہ آسان کیا اللہ تعالے نے اونکے لیئے پہر نظر کیا اون لوگون نے نظر اعتبار اور تفتیش کی پس اوسمین سے جو مجمع علیہ درمیان علماء مدینہ کے تھا اوسکو اونہون نے اپنے دانتون سے پکڑا اور جسمین کہ اون لوگون کا اختلاف تھا اوسمین سے اقوی اور ارجح کو اخذ کیا یا تو اس سبب سے کہ اون مین بہت لوگ اوس طرف گئے یا اس سبب سے کہ وہ قیاس قوی کی ساتھہ موافق ہین یا اس وجہ سے کہ کتاب وسنت سے اونکی تخریج صحیح ہے اور مانند اسی کے اور وجہون سے اور جب اون لوگون نے اوسمین کہ جسکو اونہون نے اونسے یاد کیا تھا جواب کسی مسئلہ کا نپایا تو اون کے کلام سے اوسکی تخریج شروع کردی اور اوسمین ایماء اور اقتضاء کے تتبع کی پس ہر ہر باب مین اون کے لیئے بہت سے مسئلے حاصل ہوے

له ای اسنانہم والمراد و بشدة اہتمامہم ۱۲ محمد عبدہ

ع یعنی نہایت مضبوطی اور اہتمام سے ۱۲ محمد محفوظ

وكان ابراهيم واصحابه يرون ان عبد الله بن مسعودؓ واصحابه اثبت الناس في الفقه كما قال علقمة لمسروق لا احد منهم اثبت من عبد الله وقول ابي حنيفة للاوزاعي ابراهيم افقه من سالم ولولا فضل الصحبة لقلت ان علقمة افقه من عبد الله بن عمر وعبد الله هو عبد الله واصل مذهبه فتاوى عبد الله بن مسعودؓ وقضايا علي رضي الله عنهما وفتاواه وقضايا شريح وغيره من قضاة الكوفة فجمع من ذلك ما يسره الله ثم صنع في آثارهم كما صنع اهل المدينة في آثار اهل المدينة وخرج كما خرجوا فتلخص له مسائل الفقه في كل باب باب وكان سعيد بن المسيب لسان فقهاء المدينة وكان احفظهم لقضايا عمرؓ وحديث ابي هريرةؓ وابراهيم لسان فقهاء الكوفة فاذا تكلما بشيء ولم ينسباه الى احدهما فانه في الاكثر منسوب الى احد من السلف صريحا او ايماء ونحو ذلك فاجتمع اليهما فقهاء بلدهما واخذوا عنهما وعقلوه وخرجوا عليه والله اعلم

ترجمہ اور ابراہیم اور اصحاب اونکے خیال کرتے تھے کہ بیشک عبد اللہ ابن مسعود اور اصحاب اونکے ثابت ترین لوگونمیں ہیں فقہ میں جیسا کہ کہا علقمہ نے مسروق سے اونمیں سے کوئی عبد اللہ سے ثابت تر نہیں ہے اور قول ابیحنیفہ رح کا اوزاعی سے یہ ہے کہ ابراہیم فقیہ تر ہیں سالم سے اور اگر فضل صحبت کا نہوتا تو مین کہتا کہ علقمہ فقیہ تر ہے عبد اللہ ابن عمر سے اور عبد اللہ تو عبد اللہ ہی ہیں اور اصل مذہب اونکا فتوی عبد اللہ ابن مسعود و قضایا علی رضی اللہ عنہما اور فتاوی اونکے اور قضایا شریح وغیرہ قاضیان کوفی کا تھا پس جمع کیا اوس سے جو اللہ تعالی نے اونکے لیے آسان کیا پھر اونکی پیروی مین ویسا ہی کیا جیسا کہ مدینے والون نے اہل مدینہ کی پیروی میں کیا اور تخریج کیا جیسا کہ اونہون نے تخریج کیا پس ملخص ہو گئے اونکے لیے مسائل فقہ کے ہر ہر باب مین اور سعید بن مسیب گویا فقہاء مدینہ کی زبان تھے اور اون لوگون مین سے قضایا حضرت عمر رض اور احادیث ابی ہریرہ کے بڑے ہی حافظ تھے اور ابراہیم فقہاء کوفہ کی زبان تھے پس جب یہ دونون کسی شئی کے ساتھ کلام کرتے تھے اور اوسکی نسبت کسیکی طرف نکرتے تھے تو وہ اکثر سلف مین سے کسیکی طرف صریحا یا ایماء وغیرہ ضرور ہی منسوب ہوا کرتی تھی پس مجتمع ہوئے ان دونونکی طرف اونکے شہر کے فقہاء اور اخذ کیا ان دونون سے اور یاد رکھا اونکی بیانات کو اور تخریج کی اوسپر واللہ اعلم

باب اسباب اختلاف مذاهب الفقهاء وعلم ان الله انشاء بعد التابعين
نشاءً من حملة العلم انجازاً لما وعده صلى الله عليه وسلم حيث قال
يحمل هذا العلم من كل خلف عدوله فاخذوا عمن اجتمعوا معه منهم صفة
الوضوء والغسل والصلوة والنكاح والبيوع وسائر ما يكثر وقوعه ورووا
حديث النبي صلى الله عليه وسلم وسمعوا قضايا قضاة البلدان وفتاوى
مفتيها وسألوا عن المسائل واجتهدوا في ذلك كله ثم صاروا كبراء
قوم ووسد اليهم الامر فنسجوا على منوال شيوخهم ولم يألوا في تتبع
الايماءات والاقتضاءات فقضوا وافتوا ورووا وعلموا وكان صنيع العلماء
في هذه الطبقة متشابها وحاصل صنيعهم ان يتمسك بالمسند من حديث رسول الله
صلى الله عليه وسلم والمرسل جميعاً ويستدل باقوال الصحابة والتابعين

ترجمہ باب اسباب اختلاف مذاہب فقہا جان تو اسبات کو کہ اللہ تعالے نے
بعد تابعین کے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس وعدہ پورا کرنے کے واسطے
ایک جماعت حاملان علم کی پیدا کی جیسا کہ فرمایا تھا آپ نے کہ اوٹھاوینگے اس علم کو پچھلے
لوگوں میں سے جو اونمیں سے عادل ہونگے پس اخذ کیا لوگوں نے پہلے لوگوں میں سے جو
جسکو ملا صفت وضو وغسل اور نماز اور نکاح اور بیع اور اون سب امور کو جو اکثر واقع
ہوا کرتے ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں کو روایت کیا اور اپنے شہر کے قاضیوں
اور مفتیوں کے فتوونکو سنا اور مسئلونکو پوچھا اور اون سب میں اجتہاد کیا پھر وہ لوگ قوم
کے سردار ہوگئے اور شریعت کے تمامی امر اون کے حوالے کیے گئے اور اونلوگوں نے اپنے
شیخوں کی پیروی کی اور اونھوں نے ایماؤں اور تقاضاؤں کی تتبع میں کوتاہی نکی اور
جھگڑے فیصل کیے اور فتوے دیے اور روایت وتعلیم کیا اور اس طبقے میں علماؤں کا
ڈھنگ آپس میں ملتا جلتا تھا اور حاصل وخلاصہ کلام اونکا احادیث مسندہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مرسل کے ساتھ تمسک کرنا تھا اور وہ
لوگ اقوال صحابہ اور تابعین سے استدلال کیا کرتے تھے +

باب اختلاف مذاہب فقہا

علماً منهم انها اما احادیث منقولة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم اختصروها فجعلوها موقوفة كما قال ابراهيم وقد روى حديث نهى رسول الله صلی الله علیه وسلم عن المحاقلة والمزابنة فقيل له اما تحفظ عن رسول الله صلی الله علیه وسلم حديثا غير هذا قال بلى ولكن اقول قال عبد الله قال علقمة احب الي وكما قال الشعبي وقد سئل عن حديث وقيل انه يرفع الى النبي صلی الله علیه وسلم قال لا على من دون النبي صلی الله علیه وسلم احب الينا فان كان فيه زيادة او نقصان كان على من دون النبي صلی الله علیه وسلم او تكون استنباطاً منهم من المنصوص او اجتهاداً منهم برأيهم وهم احسن صنيعاً في كل ذلك ممن يجيئ بعدهم واكثر اصابة واقدم زماناً واوعى علماً فتعين العمل بها الا اذا اختلفوا وكان حديث رسول صلعم يخالف قولهم مخالفة ظاهرة وانه اذا اختلف احاديث رسول صلعم في مسئلة رجعوا الى اقوال الصحابة

ترجمہ یہ جانکر یہ یا تو حدیثین ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہین اور لوگون نے اسکی سند مین اختصار کرکے اسکو موقوف کردیا ہے جیسا کہ ابراہیم نخعی نے اس حال مین کہ روایت کیا اونھون نے اس حدیث کو کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ و مزابنہ سے پس کہا گیا کیا تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکے سوا کوئی حدیث یاد نہین ہے کہا ہان ولیکن قال عبد اللہ قال علقمہ کہنا مجھکو بہت اچھا معلوم ہوتا ہے اور جیسا کہ کہا شعبی نے بحالیکہ پوچھی گئی ایک حدیث سے اور کہا گیا کہ مرفوع ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک تو کہا کہ اُن لوگون سے کہ جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ہین اونسے روایت کرنا ہمارے نزدیک محبوب تر ہے کیونکہ اگر اوسمین کچھ زیادتی یا نقصان ہوگا تو اونہین لوگون سے ہوگا جو نبی صلعم کے بعد ہین یا منصوص سے اونلوگونکا استنباط ہیا اونہین کا اجتہاد تھا جسکو اونھون نے اپنی ہی راے سے کیا تھا اور وہ لوگ ان سب امور کے انجام دینے مین ان لوگون سے بہت اچھے تھے جو اونکے بعد آتے گئے اور ٹھیک تجویز کرنے مین اکثر اور زمانہ مین مقدم اور علم کے بڑے حافظ تھے پس متعین ہوا عمل ساتھ اوسکے مگر جب اختلاف کرتے وہ لوگ اور حدیث رسول صلعم کی اونکے قول کے ظاہر مخالف ہوتی اور جب احادیث رسول صلعم کی کسی مسئلہ مین مختلف ہوتی تو رجوع کرتے وہ طرف

اقوال صحابہ کے

فان قالوا بنسخ بعضها او بصرفه عن ظاهره او لم يصرحوا بذلك ولكن اتفقوا على تركه وعدم القول بموجبه فانه كان لعلة فيه او الحكم بنسخه او تاويله اتبعوهم فيه كذلك وهو قول مالك في حديث ولوغ الكلب[له] جاء هذا الحديث ولكن لا ادري ما حقيقته حكاه ابن الحاجب يعني لم ار الفقهاء يعملون به وانه اذا اختلف مذاهب الصحابة والتابعين في مسئلة فالمختار عند كل عالم مذهب اهل بلده وشيوخه لانه اعرف بالصحيح من اقاويلهم من السقيم واوعى للاصول المناسبة لها وقلبه اميل الى فضلهم وتبحرهم فمذهب عمر رض وعثمان رض وعايشة رض وابن عمر رض وابن عباس رض وزيد بن ثابت رض واصحابهم مثل سعيد بن المسيب رح فانه كان احفظهم لقضايا عمر رض وحديث ابي هريرة رض وعروة رح وسالم رح وعكرمة رح وعطاء رح وعبيد الله بن عبد الله رح وامثالهم احق بالاخذ من غيره عند اهل المدينة لما بينه النبي صلى الله عليه وسلم في فضائل المدينة

ترجمہ پس اگر کہتے وہ لوگ ساتھ نسخ بعض اوسکے یا پھیرتے اوسکو اوسکے ظاہری معنی سے یا اوسکی کچھ تصریح نکرتے لیکن اسکے ترک اور اوسکے موجب کے نہ قبول کرنے پر اتفاق کرتے تو یہ اوسمین کسی علت کے ظاہر کرنے کے مانند یا اوسکی منسوخیت کی حکم کرنے یا تاویل کرنے کے مانند تھا تو وہ لوگ اونکی اسمین پیروی کرتے اور یہی معنی ہین امام مالک کے قول کے حدیث ولوغ الکلب[له] مین آئے یہ حدیث لیکن مین اسکی حقیقت نہین جانتا حکایت کیا ابن حاجب نے یعنے مین نے فقہاؤن کو اس پر عمل کرتے نہ دیکھا اور جب مختلف ہوگئے مذاہب صحابہ اور تابعین کے کسی مسئلے مین تو مختار نزدیک ہر عالم کے مذہب اوسکے شہر والے اور شیوخ کا ہے اسواسطے کہ وہ لوگ اونکے صحیح قولون کو سقیم سے تمیز کرنے والے اور خوب ہی پہچانتے والے اور جو اصول کہ اسکے مناسب تھے اوسکے بڑے ہی حافظ تھے اور انکا دل اونکے فضل اور تبحر کی طرف بہت ہی مائل تھا پس مذہب عمر رض وعثمان رض وعائشہ وابن عمر رض وابن عباس رض وزید بن ثابت رض اور اونکے اصحاب کا مثل سعید بن مسیب کے کہ وہ قضایا عمر رض اور احادیث ابی ہریرہ رض کے بڑے حافظ تھے اور عروہ وسالم وعکرمہ وعطا وعبید اللہ بن عبد اللہ اور انکے مانند لائق تر ہین اخذ مین سوا انکے کے نزدیک اہل مدینہ کے جیسا کہ بیان کیا ہے اسکو نبی صلی اللہ

[له] ولوغ الکلب کہتے ہین کتا منہ ڈالنا کسی برتن مین ١٢ محمود عفا عنہ

[سه] ... [illegible] ... کا قول لین ... مناسب ہین ١٢ محمود عفا عنہ

ولانها ماوی الفقهاء ومجمع العلماء فی کل عصر ولذلک ترى مالکا یلازم محجتهم وقد اشتهر عن مالک انه متمسک باجماع اهل المدینة وعقد البخاری بابا فی الاخذ بما اتفق علیه الحرمان ومذهب عبد الله بن مسعود واصحابه وقضایا علی وشریح والشعبی وفتاوی ابراهیم احق بالاخذ عند اهل الکوفة من غیره وهو قول علقمة حین مال مسروق الی قول زید بن ثابت فی التشریک قال هل احد منهم اثبت من عبد الله فقال لا ولکن رایت زید بن ثابت واهل المدینة یشرکون فان اتفق اهل البلد علی شیء اخذوا علیه بنواجذه وهو الذی یقول فی مثله مالک السنة التی لا اختلاف فیها عندنا کذا وکذا وان اختلفوا اخذوا باقواها وارجحها اما لکثرة القائلین به او لموافقته لقیاس قوی او تخریج من الکتاب والسنة وهو الذی یقول فی مثله مالک هذا احسن ما سمعت فاذا لم یجدوا فیما حفظوا منهم جواب المسئلة خرجوا من کلامهم وتتبعوا الایماء والاقتضاء

ترجمہ اور یہ اسواسطے کہ وہ ہر زمانے مین فقہاؤنکا ٹھکانہ اور علماؤنکا مجمع رہا ہی اسلیے تم دیکھتے ہو امام مالک کو کہ لازم کرلیا ہی اونہون نے اونکی روش کو اور مشہور ہی امام مالک سے کہ وہ تمسک کرتے تھے ساتھ اجماع اہل مدینہ کے اور منعقد کیا ہی بخاری نے ایک باب اوسکے اخذ کرنیکے بیان مین جسپر علماء حرمین متفق ہین اور مذہب عبد اللہ ابن مسعود اور اونکے اصحاب کا اور فیصلجات حضرت علی اور شریح اور شعبی اور فتاوے ابراہیم احق ہین ساتھ اخذ کے نزدیک اہل کوفہ کے انکے غیر سے اور یہی معنی ہین علقمہ کے قول کا جبکہ مائل ہوئے مسروق طرف قول زید بن ثابت کے تشریک مین تو کہا اونہون نے کیا اونمین کوئی ثابت تر عبد اللہ ابن مسعود سے بھی ہی پس کہا نہین ولیکن دیکھا مین نے زید بن ثابت اور اہل مدینہ کو تشریک کرتے ہوئے پس اگر متفق ہوگئے ایک شہر والے اوپر کسی شے کے تو پکڑا اون لوگون نے اسکو اپنے دانتون سے اور وہ وہی ہی کہ امام مالک اوسکے مثل مین کہتے ہین یہ وہ سنت ہی کہ جسمین ہمارے نزدیک اختلاف نہین ہے ایسا اور ایسا اور اگر مختلف ہوے تو وہ لوگ تو اخذ کیا اوسکے اقوی اور ارجح کو یا تو اوسکے بہت کہنے والونکے سبب سے یا واسطے موافقت اوسکے قیاس قوی کے یا باعث تخریج اسکی کتاب و سنت سے اور یہ وہی ہی جسکے مثل مین امام مالک کہتے ہین کہ یہ سب بہت اچھا ہی اون مین سے جسکو مین نے سنا ہی اور جب نپایا اون لوگون نے اوسمین کہ حفظ

والهموا فی هذه الطبقة التدوین فدون مالک ومحمد بن عبد الرحمن بن
ابی ذئب بالمدینة وابن جریج وابن عیینة بمکة والثوری بالکوفة وربیع بن صبیح
بالبصرة وکلهم مشوا علی هذا النهج الذی ذکرته ولما حج المنصور قال لمالک قد عزمت
ان آمر بکتابک هذه التی وضعتها فتنسخ ثم ابعث فی کل مصر من امصار المسلمین
منها نسخة وآمرهم بان یعملوا بما فیها ولا یتعدوه الی غیره فقال یا امیر المؤمنین لا تفعل
هذا فان الناس قد سبقت الیهم اقاویل وسمعوا احادیث ورووا روایات
واخذ کل قوم بما سبق الیهم واتوا به من اختلاف الناس فدع الناس وما
اختار اهل کل بلد منهم لانفسهم ویحکی نسبة هذه القصة الی هارون الرشید
وانه شاور مالکا فی ان یعلق الموطا فی الکعبة ویحمل الناس علی ما فیه

ترجمہ اور اس طبقے مین علم شریعت کے تدوین کرنے کے ساتھ وہ لوگ الہام کیے گئے
پس مدون کیا امام مالک اور محمد بن عبدالرحمن بن ابی ذئب نے مدینہ مین اور
ابن جریج اور ابن عیینہ نے مکہ مین اور ثوری نے کوفہ مین اور ربیع بن صبیح نے بصرہ
مین اور یہ سب لوگ اوسی روش پر چلے جسکو مین نے ذکر کیا اور جب حج کیا منصور خلفائے
عباسیہ نے تو امام مالک سے کہا کہ مین نے یہ قصد مصمم کیا ہے کہ تمہاری اس کتاب کو جسکو
تمنے بنایا ہے لکھوانے کا حکم دون اور پھر مسلمانون کے ہر شہرون مین اوسکا ایک ایک نسخہ
بھیجون اور اونکو یہ امر کردون کہ جو اسمین ہے اوسی پر عمل کرین اور اسکے دیئے ہوئے اسکے
غیر کی طرف نہ تجاوز کرین تب امام مالک نے کہا اے امیر المومنین ایسا نکرو کیونکہ مجھسے پہلے بہت
لوگون کے پاس صحابہ اور تابعین کے اقوال پہونچ چکے ہین اور وہ لوگ حدیثونکو سن چکے اور انکو
روایت کر چکے ہین اور اخذ کیا ہے ہر قوم نے ساتھ اسکے کہ اوسکے پاس پہلے پہونچا ہے اور لوگونکے
اختلاف اونکے پاس آچکے ہین پس لوگون کو اوسکے ساتھ چھوڑ دو کہ جسکو ہر شہر والونے
اپنے نفس کے لیے اختیار کر لیا ہے اور اس قصہ کی نسبت ہارون رشید کیطرف بھی کی گئی ہے
اور اوسمین یہ ہے کہ اوسنے امام مالک سے یہ مشورت کی کہ موطا کعبے مین لٹکا
دیجائے اور اوسی پر عمل کرنے کی لوگون کو تکلیف دیجائے +

بنایا یعنی موطا کو ۱۲ [illegible]

فقال لا تفعل فان اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم اختلفوا فی الفروع وتفرقوا
فی البلدان وکل سنة مضت قال وفقك الله یا ابا عبد الله حکاه السیوطی رحمه الله
علیه وکان مالك اثبتهم فی حدیث المدنیین عن رسول الله صلی الله علیه وسلم
واوثقهم اسنادا واعلمهم بقضایا عمر رض واقاویل عبد الله بن عمر رض وعایشة رض واصحابهم
من الفقهاء السبعة وبه وبامثاله قام علم الروایة والفتوی فلما وسد الیه
الامر حدث وافتی وافاد واجاد وعلیه انطبق قول النبی صلی الله علیه وسلم
یوشك ان یضرب الناس اکباد الابل یطلبون العلم فلا یجدون احدا اعلم من
عالم المدینة علی ما قاله ابن عیینة وعبد الرزاق وناهیك بهما فجمع اصحابه
روایاته ومختاراته ولخصوها وحرروها وشرحوها وخرجوها علیها وتکلموا
فی اصولها ودلایلها وتفرقوا الی المغرب ونواحی الارض فنفع الله بهم کثیرا من خلقه

ترجمہ پس کہا امام مالک نے ایسا نکر کیونکہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فروع
مین مختلف ہین اور وہ لوگ شہرونمین متفرق ہوگئے اور ہر سنتین گذر گئیں تب کہا ہارون
رشید نے توفیق دیوے تجھکو اللہ تعالی یا ابا عبد اللہ حکایت کیا اسکو سیوطی رحمہ اللہ علیہ نے
اور امام مالک رحمہ اللہ اہل مدینہ کی اون احادیث مین جو رسول اللہ سے مروی ہین ثابت تر اور
اونکی اسناد مین مضبوط تر اور قضایا عمر رض اور اقاویل عبد اللہ بن عمر رض اور عائشہ رض اور فقہاء
سبعہ وغیرہ انکے اصحاب کے بڑے جاننے والے تھے اور اسکے اور اسکے مانند سے روایت اور
فتوی کا علم قائم ہوا پس جبکہ امر شریعت کا اونکے حوالے کیا گیا تو اونہون نے حدیثیں روایت کیں
اور فتوے دیے اور لوگونکو فائدے پہونچائے اور ٹھیک ٹھیک بیان کیا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ و
سلم کا یہ قول اونہین پر منطبق ہوا کہ عنقریب لوگ طلب علم مین اپنے شترونکی جگر ماریں گے
پس کسیکو مدینے کے عالم سے بڑھکر نپاوینگے ایسا ہی کہا ابن عیینہ اور عبد الرزاق نے
اور اسمین انہین دونونکی گواہی کافی ہے پس اونکے اصحاب نے اونکی روایتون اور اونکی
مختارات کو جمع کیا اور اوسکی تلخیص اور تحریر اور شرح اور تخریج کی اور اوسکی اصول اور دلائل میں
کلام کیے اور مغرب اور اطراف زمین متفرق ہوگئے پس اللہ تعالی نے انسے بہت مخلوق

وان شئت ان تعرف حقیقتہ ما قلناہ من اصل مذہبہ فانظر فی کتاب الموطا لمحمد رحمہ اللہ وکما ذکرناہ وکان ابو حنیفۃ رضی اللہ عنہ الزمہم بمذہب ابراہیم واقرانہ لا یجاوزہ الا ما شاء اللہ وکان عظیم الشان فی التخریج علی مذہبہ دقیق النظر فی وجوہ التخریجات مقبلا علی الفروع اتم اقبال وان شئت ان تعلم حقیقتہ ما قلناہ فلخص اقوال ابراہیم من کتاب الآثار لمحمد رحمہ اللہ وجامع عبد الرزاق ومصنف ابی بکر بن ابی شیبۃ ثم قایسہ بمذہبہ تجدہ لا یفارق تلک المحجۃ الا فی مواضع یسیرۃ وہو فی تلک الیسیرۃ ایضا لا یخرج عما ذہب الیہ فقہاء الکوفۃ وکان اشہر اصحابہ ذکرا ابو یوسف تولی قضاء القضاۃ ایام ہارون الرشید فکان سببا لظہور مذہبہ والقضاء بہ فی اقطار العراق وخراسان وما وراء النہر وکان احسنہم تصنیفا والزمہم درسا محمد بن الحسن فکان من خبرہ انہ تفقہ علی ابی حنیفۃ وابی یوسف

ترجمہ اور اگر تم یہ چاہو کہ جو ہمنے کہا ہے اسکی حقیقت کو اونکے اصل مذہب سے تمیز کرکے جانو تو کتاب موطا مین نظر کرو ویسا ہی پاؤگے جیسا ہمنے ذکر کیا اور ابو حنیفہ ابراہیم اور اونکے اقران کے مذہب کے ساتھ ایسے ملازم تھے کہ اوس سے کبھی تجاوز کرتے تھے الا ما شاء اللہ اور اونکے مذہب پر تخریج کرنے مین بڑی عظیم الشان اور وجوہ تخریجات مین بڑے دقیق النظر اور فروع پر بڑی توجہ کرنے والے تھے اور اگر تم چاہو کہ جو مینے کہا ہے اسکی حقیقت کو جانو تو اقوال ابراہیم کو کتاب آثار امام محمد رح اور جامع عبد الرزاق اور مصنف ابی بکر بن ابی شیبہ سے تلخیص کرلو پھر حنفی مذہب سے اوسکو موازنہ کرکے دیکھو تو تم یہی پاؤگے کہ امام ابی حنیفہ رح نے اس روش سے مفارقت نہین کی ہے مگر بعض ہی مقام مین اور اوس بعض مین بھی اوس سے نہین خارج ہین جسکی طرف فقہاء کوفہ گئے ہین اور اونکے مشہور اصحاب مین سے ابو یوسف رح ہین جو ہارون رشید کے زمانہ مین قاضی ہوئے پس حنفی مذہب کے مشتہر ہونے اور تمامی اطراف عراق اور خراسان اور ماوراء النہر مین اسکے پھیل جانیکا یہ ایک بہت ہی بڑا سبب ہوا اور محمد بن حسن تصنیف کرنے مین بہت اچھے اور درس کے بڑے ملازم تھے اور یہ خبر مشہور ہے کہ اونہون نے پہلے ابو حنیفہ اور ابو یوسف سے فقہ حاصل کی تھی

ثم خرج الی المدینة فقراء الموطا علی مالک ثم رجع الی نفسہ فطبق مذہب اصحابہ
علی الموطا مسئلة مسئلة فان وافق فبہا والا فان رای طائفة من الصحابة
والتابعین ذاہبین الی مذہب اصحابہ فکذلک وان وجد قیاسا ضعیفا
او تخریجا لینا یخالفہ حدیث صحیح مما عمل بہ الفقہاء ویخالفہ عمل اکثر العلماء ترکہ
الی مذہب من مذاہب السلف مما یراہ ارجح ما ہنالک وہما لا یزالان علی
محجة ابراہیم ما امکن لہما کما کان ابوحنیفة رحمہ اللہ یفعل ذلک وانما کان
اختلافہم فی احد شیئین اما ان یکون لشیخہما تخریج علی مذہب ابراہیم یزاحمانہ فیہ او یکون
ہناک لابراہیم ونظرائہ اقوال مختلفة یخالفانہ فی ترجیح بعضہا علی بعض فصنف
محمد رحمہ اللہ وجمع رای ہؤلاء الثلاثة ونفع کثیرا من الناس فتوجہ اصحاب
ابی حنیفة رحمہ اللہ الی تلک التصانیف تلخیصا وتقریبا وتخریجا وتاسیسا واستدلالا

ترجمہ اور اوسکے بعد مدینہ جاکر امام مالک سے موطا پڑھی پھر وہان سے لوٹکر خود دیکھ بوجھکر
اپنے اصحاب کے مذہب کی ہر ہر مسئلہ کو موطا پر منطبق کیا پس اگر اوسکے موافق پایا تو اوسکو
بہتر سمجھا اور اگر نہین تو صحابہ اور تابعین کی کسی جماعت نے اگر کوئی ایسی روایت کی ہو
جو اونکے اصحاب کے مذہب کیطرف جاتی ہو تو اوسکو بھی بہتر سمجھا اور اگر کسی ضعیف قیاس یا
ایسی نرم تخریج کو پایا جو ایسی حدیث صحیح کی جسپر بہت سے فقہا نے عمل کیا ہو مخالف ہو اور عمل
اکثر علما کا بھی اوسکے خلاف ہے تو اوسکو سلف کے مذہبون مین سے کسی مذہب کیطرف
جسکو وہان مرجح سمجھتے تھے چھوڑ دیا اور یہ دونون جہانتک ممکن ہوسکا برابر ابراہیم کی روش
پر تھے جیسا کہ ابوحنیفہ رح اوسکو کرتے تھے اور سوائے اسکے نہین ہو کہ اختلاف انکا ان دو چیزون
مین سے ایک مین تھا یا تو یہ کہ انکی شیخ کی کوئی تخریج ابراہیم کے مذہب پر ہوتی تھی تو
اوسمین یہ دونون مزاحمت کرتے تھے یا ابراہیم اور اونکے مانند لوگون کے اقوال اوسمین
مختلف ہوتے تھے تو یہ دونون بعض کو بعض پر ترجیح دینے مین خلاف کرتے تھے پس
امام محمد رح نے تصنیف کی اور ان تینون کی راے کو جمع کیا اور بہت لوگون کو نفع پہونچایا
پس اصحاب ابوحنیفہ رح کی ان تصانیف کی تلخیص اور تقریب اور تخریج اور تاسیس اور استدلال

ثم تفرقوا الی خراسان وما وراء النهر فسمی ذلک مذهب ابی حنیفة رحمة الله علیه وانما عد مذهب ابی حنیفة رح مع مذهب ابی یوسف ومحمد واحدا مع انهما مجتهدان مطلقان ومخالفتهما یسیرة قلیلة فی الاصول والفروع لتوافقهم فی هذا الاصل ولتدوین مذاهبهم جمیعا فی المبسوط والجامع الکبیر ونشاء الشافعی رحمة الله علیه فی اوائل ظهور المذهبین وترتیب اصولهما وفروعهما فنظر فی صنیع الاوائل فوجد فیه امورا کبحت عنانه عن الجریان فی طریقهم وقد ذکرها فی اوائل کتاب الام منها انه وجدهم یاخذون بالمرسل والمنقطع فیدخل فیهما الخلل فانه اذا جمع طرق الحدیث یظهر انه کم من مرسل لا اصل له وکم من مرسل یخالف مسندا فقرر ان لا یاخذ بالمرسل الا عند وجود شروط وهی مذکورة فی کتب الاصول

ترجمہ اور یہ سب خراسان اور ماوراء النہر مین تمام پھیل پڑے ہین اور اسیکا نام حنفی مذہب رکھا گیا اور ابوحنیفہ رح کا مذہب ابی یوسف رح اور محمد رح کے ساتھ ایک ہی مذہب شمار کیا گیا باوجودیکہ یہ دونون مجتہد مطلق ہین اور ان دونون کے اصول و فروع مین مخالفت بہت ہی کم ہے اسلیے کہ اصل مین انکی موافقت ہی اور اسلیے کہ ان دونون نے اپنے مذاہب کو مبسوط اور جامع کبیر مین مدون کیا ہی اور ان دونون مذہبون کے اوائل ظہور اور اونکے اصول اور فروع کی ترتیب ہی کے زمانے مین امام شافعی ظاہر ہوے پس اونہون نے پہلون کے افعال مین نظر کیا تو اوسمین اونہون نے چند امور ایسے پائے جس سے انکی باگ اون لوگون کے طریقون مین جاری ہونے سے رک گئی اور اون سب امرون کو امام شافعی رحمہ اللہ علیہ نے اوائل کتاب اُم مین ذکر کیا ہی بعض اوسمین کے یہ ہین کہ وہ لوگ مرسل اور منقطع کے ساتھ اخذ کرتے ہین پس اوسمین خلل داخل ہوتا ہی کیونکہ جب تمامی طریقے حدیث کے جمع کیے جاتے ہین تو ظاہر ہوتا ہی کہ بہت سے مرسل ایسے ہین کہ جنکی کچھ اصل نہین اور بہت سے مرسل ایسے ہین جو مسند کے خلاف ہین پس یہ امر ثابت ہوا کہ مرسل سے نہ استدلال کیجاوے مگر بوقت موجود ہونے اون شرطون کے جو کتب اصول مین مذکور ہین

له یعنی ابوحنیفہ رح و مالک رح ۱۲

نام کتاب امام شافعی رحمة اللہ علیہ ۱۲

ومنها انه لم تکن فی قواعد الجمع من المختلفات مضبوطة عندهم فیطرق بذلک خلل
فی مجتهداتهم فوضع لها اصولا ودونها فی کتاب وهذا اول تدوین کان فی اصول
الفقه مثاله ما بلغنا انه دخل علی محمد بن الحسن وهو یطعن علی اهل المدینة فی قضائهم
بالشاهد الواحد مع الیمین ویقول هو هذا زیادة علی کتاب الله فقال الشافعی
اثبت عندک انه لا یجوز الزیادة علی کتاب الله بخبر الواحد قال نعم قال فلم قلت
ان الوصیة للوارث لا یجوز لقوله صلی الله علیه وسلم الا لا وصیة لوارث وقد
قال الله تعالی کُتِبَ عَلَیْکُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ الآیة واورد علیه شیئا
من هذا القبیل فانقطع کلام محمد بن الحسن ومنها ان بعض الاحادیث الصحیحة
لم یبلغ علماء التابعین ممن وسد الیهم الفتوی فاجتهدوا بارائهم واتبعوا
العمومات واقتدوا بمن مضی من الصحابة فافتوا حسب ذلک

ترجمہ اور بعض اونمین سے یہ ہی کہ اونکے نزدیک مختلفات کے جمع کے قاعدے مضبوط نہ تھے
اس سبب سے اونکے مجتہدات مین خلل عارض ہوا کرتا تھا پس اسکے لیے امام شافعی رح نے اصول
وضع کیا اور اوسکو ایک کتاب مین مدون فرمایا اور یہ اصول فقہ مین پہلے تدوین یہی تھی
مثال اسکی وہ ہی جسکی خبر مجھکو یون پہونچی ہی کہ امام شافعی رح امام محمد ابن حسن کے پاس اتفاقا
ایسے وقت مین جا پڑے کہ وہ مدینے والون پر اس بات مین طعن کر رہے تھے کہ وہ لوگ
ایک ہی گواہ سے قسم کہلا کر فیصلہ کر دیا کرتے ہین اور کہہ رہے تھے کہ یہ زیادتی ہی کتاب اللہ پر
پس کہا شافعی رحمہ اللہ علیہ نے کیا تمہارے نزدیک ثابت ہوا کہ کتاب اللہ پر زیادتی خبر واحد
کے ساتھ جائز نہین ہی کہا ہان تب کہا شافعی نے پس کیون کہتے ہو تم کہ وارث کے لیے
وصیت جائز نہین ہی بدلیل قول پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے (خبردار ہو جاؤ اے لوگو کہ وارث
کے لیے وصیت نہین) حالانکہ فرمایا ہی اللہ تعالی نے جب حاضر ہو تم مین سے کسیکو موت آخر آیت
تک اور وارد کیے اونپر اسی قبیل سے بہت سے اعتراضات پس منقطع ہو گیا کلام محمد بن حسن کا اور
اونمین سے یہ ہی کہ بعض احادیث صحیحہ اون علماء تابعین کو جو فتوا دیا کرتے تھے نہ پہونچین
اسلیے اونہون نے اپنی راے سے اجتہاد کیا اور عمومات کی پیروی اور جو جو صحابہ گذر گئے تھے

ثم ظهرت بعد ذلك فی الطبقة الثالثة فلم یعملوا بها ظنا منهم انها تخالف عمل اهل مذهبهم وسننهم التی لا اختلاف لهم فیها وذلك قادح فی الحدیث وعلة مسقطة له او لم یظهر فی الطبقة الثالثة وانما ظهر بعد ذلك عندما امعن اهل الحدیث فی جمیع طرق الحدیث ورحلوا الی اقطار الارض وبحثوا عن حملة العلم فکثیر من الاحادیث لا یرویه من الصحابة الا رجل او رجلان ولا یرویه عنه او عنهما الا رجل او رجلان وهلم جرا فخفی علی اهل الفقه وظهر فی عصر الحفاظ الجامعین بطرق الحدیث وکثیر من الاحادیث رواه اهل البصرة مثلا وسائر الاقطار فی غفلة منه فبین الشافعی ان العلماء من الصحابة والتابعین لم یزل شانهم انهم یطلبون الحدیث فی المسئلة فاذا لم یجدوا تمسکوا بنوع آخر من الاستدلال ثم اذا ظهر علیهم الحدیث بعد رجعوا من اجتهادهم الی الحدیث

ترجمہ اسکے بعد تیسرے طبقے مین وہ حدیثین ظاہر ہوئین تو اونہون نے یہ خیال کرکے کہ یہ اونکے اہل مذہب اور اونکے اون طریقون کے جسمین اونکو کچھہ اختلاف نہین ہے خلاف ہی اون حدیثون پر عمل نکیا اور یہ درحقیقت حدیث مین قادح اور اوسکے لیے علت مسقط تھی یا کہ تیسرے طبقے مین بھی وہ حدیثین نہ ظاہر ہوئین مگر ہان اسکے بعد جب اہل حدیث نے اوسکے سب طریقون مین بغور نظر کیا اور اوسکی تحقیقات کے لیے تمامی اطراف زمین مین چلے اور علماؤن سے مباحثہ کیے تو بہت سی ایسی حدیثین ظاہر ہوئین جنکو صحابہ مین سے فقط ایک یا دو شخص نے روایت کیا تھا اور علی ہذا القیاس اونسے بھی ایک ہی یا دو نے روایت کی تھی اور علی ہذا القیاس اونسے بھی ایسی ہی مروی اور اونکے بعد بھی یون ہی منقول ہوتی چلی آئی تھی پس اہل فقہ پر وہ حدیثین چھپی رہین اور اون حافظون کے زمانے مین کہ حدیث کے تمامی طرق کی جمع کرنیوالے تھے ظاہر ہوگئین چنانچہ بہت سی ایسی حدیثین ہین کہ مثلاً اہل بصرہ نے اونکو روایت کیا ہے اور تمامی ملک کے لوگ اوس سے غافل ہین پس بیان کیا شافعی رحمہ اللہ نے کہ علماء صحابہ اور تابعین کی برابر یہ شان تھی کہ ہمیشہ وہ لوگ ہر مسئلہ مین حدیث طلب کیا کرتے تھے اور جب حدیث نپاتے تھے تو ایک دوسرے طرح کی استدلال سے تمسک کرتے تھے مگر پھر جب اسکے بعد اونپر حدیث ظاہر ہوتی تھی تو اپنی اجتہاد سے

فاذاکان الامر علی ذلک لایکون عدم تمسکهم بالحدیث قدحا فیه اللهم الا اذا بینوا العلة القادحة مثال حدیث القلتین فانه حدیث صحیح روی بطرق کثیرة معظمهما یرجع الی الولید بن کثیر عن محمد بن جعفر بن الزبیر او محمد بن عباد بن جعفر عن عبد اللہ بن عبد اللہ عن ابن عمر رض ثم تشعبت الطرق بعد ذلک وهذان وان کانا من الثقات لکنهما لیسا ممن وسد الیهما الفتوی وعول الناس علیهم فلم یظهر الحدیث فی عصر سعید بن المسیب ولا فی عصر الزهری ولم یمش علیه المالکیة ولا الحنفیة فلم یعملوا به وعمل به الشافعی وکحدیث خیار المجلس فانه حدیث صحیح روی بطرق کثیرة وعمل بها ابن عمر رض وابو هریرة رض من الصحابة ولم یظهر علی الفقهاء السبعة ومعاصریهم فلم یکونوا یقولون به فرای مالک وابو حنیفة هذا علة قادحة فی الحدیث وعمل به الشافعی

ترجمہ پس جبکہ یہ امر اسطرح پر تھا تو کسی حدیث کے ساتھہ اونکا تمسک کرنا او سمین قدح نہ تھا مگر ہان جب اونہون نے اوسکی علت قادحہ بیان کر دیا ہو مثال اوسکی حدیث قلتین ہی کہ بیشک یہ حدیث صحیح ہی اور بہت ایسے طریقون سے روایت کی گئی ہی کہ معظم اسکا پہونچتا ہی طرف ولید بن کثیر کے محمد بن جعفر بن زبیر یا پہونچتا ہی محمد بن عباد بن جعفر کیطرف جو عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر رض سے مروی ہی پھر اوسکے بعد اوسکے بہت سے طریقے ہو گئے اور یہ دونون اگرچہ ثقات ہین لیکن مفتیون مین نہین ہین اور لوگ انکے پاس فتوا پوچھنے یا ایسی حاجت روائی کے لیے نہ جایا کرتے تے پس چونکہ یہ حدیث نہ سعید بن مسیب کے زمانے مین اور نہ زہری کے زمانے مین ظاہر ہوئے اور نہ اسپر مالکیہ اور نہ حنفیہ چلے اسلیے لوگون نے اسپر عمل نہ کیا مگر امام شافعی رحمہ اللہ نے اسپر عمل کیا - اور جیسے حدیث خیار مجلس کی کہ بیشک وہ حدیث صحیح اور بہت سے طریقون سے مروی ہی اور صحابیون مین سے ابن عمر رض اور ابو ہریرة رض نے اسپر عمل کیا ہی مگر فقہا سبعہ اور اونکے زمانے کے لوگون پر نہ ظاہر ہوئے پس اسلیے وہ لوگ اسکے مطابق نہ کہتے اور نہ اسکو حکم کرتے تے پس امام مالک رح اور ابو حنیفہ رح نے سمجھا کہ اس حدیث مین یہ علت قادحہ ہی اور امام شافعی رح نے اسپر عمل کیا

ومنها ان اقوال الصحابۃ جمعت فی عصر الشافعی فتکثرت واختلفت وتشعبت
ورای کثیرا منها ما یخالف الحدیث الصحیح حیث لم یبلغهم ورای السلف لم یزالوا
فی مثل ذلک الی الحدیث فترک التمسک باقوالهم ما لم یتفقوا وقال هم رجال ونحن
رجال ومنها انه رای قوما من الفقهاء یخلطون الرای الذی لم یسوغہ الشرع
بالقیاس الذی اثبته فلا یمیزون واحدا منها من الآخر ویسمونه تارۃ بالاستحسان
واعنی بالرای ان ینصب مظنۃ حرج او مصلحۃ علۃ لحکم وانما القیاس ان یخرج
العلۃ من الحکم المنصوص ویدار علیها الحکم فابطل هذا النوع اتم ابطال وقال
من استحسن فانه اراد ان یکون شارعا حکاہ العضد فی شرح مختصر
الاصول مثاله رشد الیتیم امر خفی فاقاموا مظنۃ الرشد وهو بلوغ خمس عشرۃ سنۃ
مقامہ وقالوا اذا بلغ الیتیم هذا العمر یسلم الیہ ماله قالوا هذا استحسان والقیاس ان لا یسلم الیہ

ترجمہ اور اونہین امرون مین سے یہ ہے کہ جب امام شافعی کے زمانہ مین اقوال صحابہ جمع کر گئی
تو بہت اور مختلف اور شاخ شاخ پائے گئی اور اونہون نے بہتو نکو ایسا معلوم کیا کہ یہ حدیث
صحیح کے خلاف ہین اس حیثیت سے کہ اونکو حدیثین نہین پہونچین اور سلف کے حالات اونکو
ایسے معلوم ہوئے کہ ایسی حالتون مین وہ لوگ برابر حدیث کیطرف رجوع کرتے رہے پس ان
لوگون کے اون اقوال کے ساتھ کہ جو متفق نہ تہے اونہون نے تمسک کرنا چھوڑ دیا اور کہا کہ اس بارہ مین
وہ بھی مرد ہین اور ہم بھی مرد ہین اور اونہین امرون مین سے یہ ہے کہ اونہون نے فقہاؤن مین ایک ایسی
قوم کو پایا جنہی اوس رائے کو جسکو شریعت نے نہ جائز رکھا تھا اوس قیاس کے ساتھ جسکو اونہون
نے ثابت کیا تہا ایسے طور پر ملا دیا کہ ایک دوسرے سے تمیز نہو سکتی تھی اور اوسکا نام وہ لوگ
استحسان رکھا کرتے تہے اور مراد لیتا ہون مین رائے سے یہ کہ قائم ہو مظنہ کسی حرج کا یا مصلحت علت
کسی حکم کے اور قیاس یہ ہے کہ خارج ہو علت حکم منصوص سے اور دائر ہو اوسپر حکم پس امام شافعی نے
اسکو خوب اچھی طرح سے باطل کیا اور کہا کہ جسنے استحسان قائم کیا اوسنے شارع ہونے کا ارادہ کیا
حکایت کیا اسکو عضد نے شرح مختصر الاصول مین مثال اسکے عاقل ہونا یتیم کا کہ ایک امر خفی ہے
پس پندرہ برس کی عمر کو لوگون نے اوسکی جگہ قائم کیا اور کہا کہ جب یتیم اس عمر کو پہونچ جاوے

حقیقت مذہب شافعی

وبالجملة فلما رأى في صنيع الأوائل مثل هذه الأمور اخذ الفقه من الرأس
فاسس الاصول وفرع الفروع وصنف الكتب فاجاد وافاد واجتمع عليه الفقهاء
وتصرفوا اختصارا وشرحا واستدلالا وتخريجا ثم تفرقوا في البلدان فكان هذا
مذهب الشافعي رحمه الله تعالى والله اعلم باب اسباب الاختلاف بين اهل
الحديث واصحاب الرأي اعلم انه كان بين العلماء في عصر سعيد بن المسيب والزهري
وابراهيم وفي عصر مالك وسفيان وبعد ذلك قوم يكرهون الخوض بالرأي ويهابون
الفتيا والاستنباط الا لضرورة لا يجدون منها بدا وكان اكبر همهم رواية حديث
رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل عبد الله بن مسعود عن شيء فقال اني
لاكره ان احل لك شيئا حرمه الله عليك او احرم ما احله الله لك وقال معاذ بن جبل
يا ايها الناس لا تعجلوا بالبلاء قبل نزوله فانه لم ينفك المسلمون ان يكون فيهم من اذا سئل سدد

بیان اسباب اختلاف درمیان اہل حدیث واصحاب الرای

ترجمہ الحاصل امام شافعی رحہ نے جب پہلوں کے عملدرآمد مین ایسی امور دیکھے تو فقہ کو سرے
اخذ کیا اور اصول قائم کیے اور فروع چھانٹے اور کتابین تصنیف کین اور خوب ٹھیک ٹھیک
کام کیا اور خلق اللہ کو فائدہ پہونچایا اور فقہانے اُن امور پر اتفاق اور اجماع کیا اور بطور
اختصار وشرح واستدلال وتخریج کی اونہون نے اسمین تصرف کیا اور پھر وہ تمام ملکون مین متفرق
ہوگئے اور یہی سب امام شافعی رحہ کا مذہب ہوگیا واللہ اعلم باب اسباب اختلاف
درمیان اہل حدیث واصحاب رائے کے جان تو کہ سعید بن مسیب اور زہری اور ابراہیم اور امام
مالک اور سفیان کے زمانہ مین اور اونکے بعد بھی علماؤن مین سے ایک ایسی جماعت کے لوگ تھے کہ جو رائے
مین خوض کرنے کو مکروہ جانتے تھے اور بجز ضروری اور نہایت لابدی امر حالت کے فتوا اور استنباط
مین بہت ہی خوف کرتے تھے اور بڑی ہمت اونکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثونکی
روایت کرنے مین مبذول تھی چنانچہ عبد اللہ بن مسعود جب ایک شے سے پوچھے گئے تو اونہون نے کہا
کہ مین اسکو بہت ہی مکروہ جانتا ہون کہ حلال کرون تمہارے لیے اوس چیز کو کہ اللہ نے تمپر اوسکو
حرام کیا ہو یا حرام کرون اوسکو کہ اللہ نے اوسکو تمہارے لیے حلال کیا ہو اور کہا معاذ بن جبل
نے کہ اے لوگو بلا کی اوترنے کے پہلے ہی اوسکی ہمت اوتارو کیونکہ مسلمانون مین برابر ایسے لوگ

یہ مذہب شافعی ہوا

وروی نحو ذلك عن عمرؓ وعليؓ وابن عباسؓ وابن مسعودؓ في كراهية التكلم
في مالم ينزل فيه وقال ابن عمرؓ لجابر بن زيد انك من فقهاء البصرة فلا تفت الا بقرآن
ناطق او سنة ماضية فانك ان فعلت غير ذلك هلكت واهلكت وقال ابو النضر
لما قدم ابو سلمة البصرة اتيته انا والحسن فقال للحسن انت الحسن ما كان
احد بالبصرة احب الي لقاء منك وذلك انه بلغني انك تفتي برائك فلا تفت
برائك الا ان يكون سنة من رسول الله صلى الله عليه وسلم او كتاب منزل
وقال ابن المنكدر ان العالم يدخل فيما بين الله وبين عباده فليطلب لنفسه
المخرج وسئل الشعبي كيف كنتم تصنعون اذا سئلتم قال على الخبير وقعت
كان اذا سئل الرجل قال لصاحبه افتهم فلا يزال حتى يرجع الى الاول

ترجمہ اور ایسی جن چیزون مین کہ نص شرعی نہین نازل ہوئی ہر اوسمین کلام کرنیکی کراہت
مین حضرت عمر اور علی اور ابن عباسؓ اور ابن مسعود سے بہی مروی ہر اور فرمایا ابن عمرؓ نے
جابر بن زید سے کہ تو فقہاء بصرہ سے ہر پس فتوی دیا کر مگر قرآن ناطق یا سنت ماضیہ سے
کیونکہ اگر تو اسکے خلاف کریگا تو خود بھی ہلاک ہوگا اور لوگون کو بھی ہلاک کریگا اور کہا ابو نضر نے
کہ جب ابو سلمہؓ بصرہ مین آئے تو مین اور حسن بصری اونکے پاس پاس آیا تو اونہون نے حسن بصری
سے کہا کہ تو ہی حسن ہر بصرہ کے لوگون مین سے کوئی ایسا نہین جسکے ملنے کو میرا دل تم سی بڑھکر
چاہتا ہو اور یہ اس لیے کہ مجھے یہ خبر پہونچی کہ تو فتوا دیا کرتا ہر تو پس اپنی راے سے فتوا نہ دیا کر
مگر اسطرح پر کہ وہ موافق ہو سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے یا اوس سے جو خدا
کیطرف سے نازل کی گئی ہر اور کہا ابن المنکدر نے کہ عالم داخل ہوتا ہر اوس مقام مین
کہ درمیان اللہ تعالی اور اوسکے بندون کی ہے پس اوسکو چاہیے کہ اپنی نکاسی کی
صورت ٹھہرالیوے اور پوچھے گئے شعبی کہ جب تم لوگ کسی مسئلے سے سوال کیے جاتی
تھے تو کیا کرتے تھے تو اونہون نے کہا کہ تو ایک واقف شخص پر واقع ہوا انہین سے
جب کوئی شخص کچھ پوچھا جاتا تھا تو وہ اپنے صاحب سے کہتا تھا کہ تو ہمکو فتوا دے
یہانتک کہ ایسی اول تک اوسکو انتہا کرتے تھے ۔

وقال الشعبی ما حدثوک هؤلاء عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فخذ به وما قالوه
برائیهم فالقه فی الحش اخرج هذه الاثار عن اخرها الدارمی فوقع شیوع
تدوین الحدیث والاثر فی بلدان الاسلام وکتابة الصحف والنسخ حتی
قل من یکون اهل الروایة الا کان له تدوین الحدیث وصحیفة او نسخة
من حاجتهم بموقع عظیم فطاف من ادرک من عظمائهم ذلک الزمان بلاد
الحجاز والشام والعراق والمصر والیمن والخراسان وجمع الکتب وتتبعوا النسخ وامعنوا
فی التفحص من غریب الحدیث ونوادر الاثر فاجتمع باهتمام اولئک من الحدیث
والاثار ما لم یجتمع لاحد قبلهم وتیسر لهم ما لم یتیسر لاحد قبلهم وخلص الیهم
من طرق الاحادیث شیء کثیر حتی کان لکثیر من الاحادیث عندهم مائة طریق
فما فوقها فکشف بعض الطرق ما استتر فی بعضها الاخر وعرفوا محل کل حدیث من الغرابة والاستفاضة

ترجمة اور کہا شعبی نے کہ یہ لوگ جو تمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرین
اوسکو لے لو اور جو اپنی راے سے کہین اوسکو جاے ضرورمین ڈالدو نکالا ان سب آثار
کو دارمی نے پس واقع ہوا شیوع تدوین حدیث اور اثر کا اسلام کے شہرون مین اور کتابت
صحیفون کی اور نسخ کی انکا یہانتک کہ ایسے اہل روایت بہت ہی کم تھے جنکے پاس تدوین حدیث
یا کوئی صحیفہ یا نسخہ اونکی حاجتون سے جو مواقع عظیمہ مین واقع ہوئی تھی نہون پس پھرے اوس
زمانہ کے علما حجاز اور شام اور عراق اور مصر اور یمن اور خراسان کے شہرون مین اور بڑے
بڑے علماؤن سے ملاقات کی اور اونسے علوم حاصل کرکے کتابین جمع کین اور نسخ کی تتبع
کی اور احادیث غریب اور آثار نادرہ کے تفحص و تلاش مین خوب ہی باریک بینی کی پس انکے
اہتمام سے وہ حدیثین و آثار جمع ہوگئے کہ جو انکے پہلے والونمین سے کسیکے پاس نہ مجتمع تھی اور انکے
لیے وہ آسانیان ہوگئین کہ جو انکے پہلے کسیکو نہ حاصل تھین اور طرق احادیث نے انکے پاس بہت
چیزین پہونچ گئین یہانتک کہ اونکے پاس بہت سی حدیثون کی سو سو یا اس سے بھی زیادہ طریقے
تھے پس اس طریقے سے احادیث کے بعض طرق جو بعض روایتون مین پوشیدہ تھے
سب کھل گئے اور اون لوگون نے حدیث کی غرابت و شہرت وغیرہ تمامی محل کو پہچان لیے

وامکن لهم النظر فی المتابعات والشواهد فظهر علیهم احادیث صحیحة کثیرة لم تظهر علی اهل الفتوی من قبل قال الشافعی لاحمد انتم اعلم بالاخبار الصحیحة منا فاذا کان خبر صحیح فاعلمونی حتی اذهب الیه کوفیا کان او بصریا او شامیا حکاه ابن الهمام وذلک لانه کم من حدیث صحیح لا یرویه الا اهل بلد خاصة کافراد الشامیین والعراقیین او اهل بیت خاصة کنسخة برید عن ابی بردة عن ابی موسی ونسخة عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده او کان الصحابی مقلا خاملا لم یحمل عنه الا شرذمة قلیلون فمثل هذه الحدیث یغفل عنها عامة اهل الفتوی واجتمعت عندهم اثار فقهاء کل بلد من الصحابة والتابعین وکان الرجل فیما قبلهم لا یتمکن الا من جمع حدیث بلده واصحابه وکان من قبلهم یعتمدون فی معرفة اسماء الرجال ومراتب عدالتهم علی ما یخلص الیهم من مشاهدة الحال وتتبع القرائن

ترجمہ اور اس سبب سے متابعات اور شواہد پر نظر کرنے مین وہ قادر ہوگئے اور اُنپر بہت سے ایسی حدیثین ظاہر ہوگئین کہ جو انکے پہلے اہل فتوا پر نہ ظاہر ہوئی تھین چنانچہ امام شافعی رح نے امام احمد رح سے کہا کہ اخبار صحیح کو تم ہملوگون سے زیادہ جاننے والے ہو پس جب کوئی خبر صحیح ہو تو اوسکی خبر مجھے کردو تا کہ مین اوسپر چلون چاہے اوسکا رادی کوفی ہو یا بصری یا شامی حکایت کیا اسکو ابن الہمام نے اور اسکی یہ وجہ ہے کہ بہت سی صحیح حدیثین ایسی ہین کہ جسکو فقط ایک ہی شہر والون نے روایت کیا ہے جیسے بہت سی حدیثون کی روایت کرنے مین شام والے اور علی ہذا القیاس عراق والے فرد ہین یا فقط ایک ہی خاندان کے لوگون نے روایت کی ہے جیسے نسخہ برید کہ وہ فقط ابی بردہ اور ابی موسے ہی سے مروی ہے اور نسخہ عمرو بن شعیب کہ وہ اونکے باپ دادا ہی سے منقول ہے یا یہ کہ صحابی غیر معروف و قلیل الحدیث تھا اوس سے بہت ہی کم لوگون نے روایت کی ہے پس عامہ اہل فتوی ایسی حدیثون سے غافل رہے اور انکے نزدیک ہر شہر کے فقہا صحابہ و تابعین کے آثار مجتمع ہوئے اور پہلے کے لوگ نہ قادر تھے مگر فقط اپنے شہر یا اصحاب کی حدیثون کے جمع کرنے مین اور انکے پہلے کے لوگ اعتماد کرتے تھے معرفت اسمار رجال اور اونکے مراتب عدالت مین جو اونکے پاس مشاہدہ حال اور تتبع قرائن سے پہونچے تھے

بیان قلیل الحدیث ۱۲

وام عن هذه الطبقة فی هذا الفن وجعلوه شیئا مستقلا وبالتدوین
والبحث وناظروا فی الحکم بالصحة وغیرها فانکشف علیهم بهذا التدوین
والمناظرة ماکان خفیا من حال الاتصال والانقطاع وکان سفیان ووکیع
وامثالهما یجتهدون غایة الاجتهاد فلا یمکنون من الحدیث المرفوع المتصل
الا من دون الف حدیث کما ذکره ابوداؤد السجستانی فی رسالته الی مکة
وکان اهل هذه الطبقة یروون اربعین الف حدیث فما یقرب منه
بل صح عن البخاری رحمه الله تعالی انه اختصر صحیحه من ستمائة الف
حدیث وعن ابی داؤد انه اختصر سننه من خمسمائة الف حدیث وجعل
احمد مسنده میزانا یعرف به حدیث رسول الله صلی الله علیه وسلم
فما وجد فیه ولو بطریق واحد من طرقه فله اصل والا فلا اصل له

ترجمہ اور اس طبقے والون نے اس فن مین خوب غور وفکر کیا اور اس مین بحث وتدوین
کرکے اسکو ایک مستقل شئے قرار دیا اور حکم مین اوسکے صحت وغیرہ کے ساتھہ اونہون نے
مناظرہ کیا پس اس تدوین ومناظرہ مین جو جو امور حالات اتصال وانقطاع سے
پوشیدہ تھے ان پر سب منکشف ہوگئے اور سفیان اور وکیع اور انکے مانند لوگ اگرچہ
اسمین بڑی کوشش کرنے والے تھے مگر توبھی ہزار سے کم ہی احادیث مرفوع متصل
کی روایت پر قادر تھے جیسا کہ ابوداؤد سجستانی نے اپنے اوس رسالے مین جو مکہ والون
کی طرف لکھا ہو ذکر کیا ہو اور اس طبقے کے لوگون نے چالیس ہزار کے قریب تک روایت
کیا ہو بلکہ بخاری رحمہ اللہ تعالی سے بطور صحیح منقول ہے کہ اونہون نے اپنے صحیح کو چھہ لاکھہ
حدیثون سے اختصار کیا ہے اور ابی داؤد سے منقول ہے کہ اونہون نے اپنے سنن
کو پانچ لاکھہ حدیث سے اختصار کیا ہے اور امام احمد نے اپنے مسند کو ایک میزان مقرر
کیا ہو جس سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیثین پہچانی جاتی ہین پس جو اومین
ہے اگرچہ ایک ہی طریقے سے پائی جائے تو یہ جاننا چاہیے کہ اسکے لیے کوئی اصل
ہے اور نہین تو یہ محض بے اصل ہے۔

وکان رؤس ہؤلاء عبد بن مہدی الرحمن ویحیی القطان ویزید بن ہارون و
عبد الرزاق وابو بکر بن شیبۃ ومسدد وہناد واحمد بن حنبل واسحق
ابن راہویہ والفضل بن وکیع وعلی المدنی واقرانہم وہذہ الطبقۃ ہی الطراز الاول
من طبقات المحدثین فرجع المحققون منہم بعد احکام فن الروایۃ ومعرفۃ مراتب
الاحادیث الی الفقہ فلم یکن عندہم من الرای ان یجمع علی تقلید رجل ممن مضی
مع ما یرون من الاحادیث والآثار المناقضۃ لکل مذہب من تلک المذاہب
فاخذوا یتبعون احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم وآثار الصحابۃ والتابعین
والمجتہدین علی قواعد احکموہا فی نفوسہم وانا ابینہا لک فی کلمات یسیرۃ کان
عندہم انہ اذا وجد فی المسئلۃ قران ناطق فلا یجوز التحول
منہ الی غیرہ واذا کان القران محتملا بوجوہ فالسنۃ قاضیۃ علیہ

ترجمہ اور سردار اس قافلہ کے عبداللہ بن مہدی الرحمن اور یحیی القطان اور یزید بن
ہارون اور عبدالرزاق اور ابوبکر بن شیبہ اور مسدد اور ہناد اور احمد بن حنبل اور اسحق
بن راہویہ اور فضل بن وکیع اور علی مدنی اور اقران انکے ہین اور یہی طبقہ
طبقات محدثین کا نقش اول ہے پس بعد مضبوط کرنے فن روایت و معرفت
مراتب احادیث کے اونکے محققین فقہ کی طرف رجوع لائے تو بمقتضائے رائے
وقیاس کے اونکے نزدیک یہہ بات نہ تھی کہ اون لوگون مین سے کہ گذر چکی تھی کسی
ایک شخص کی تقلید پر مجتمع ہوجاوین باوجودیکہ ان مذاہب مین سے ہر ایک مذہب
کی احادیث اور اثار مناقضہ کو وہ لوگ روایت کرتے اور خوب سمجھتے بوجھتے تھے
پس وہ لوگ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیثون اور صحابہ اور تابعین کے اثار اور
مجتہدین کے اون قواعد کے جسکو اونہون نے خود محکم کیا تھا پیروی کرنے لگے
اور اسکو مین تیرے لیے چند کلمون مین بیان کر دیتا ہون کہ اونکا یہ داب تھا کہ جب وہ
لوگ کسی مسئلہ مین قرآن ناطق پاتے تو اوس سے اوسکے غیر کی طرف نقل نکرتے تھے
اور جب قرآن کو چند وجہون سے محتمل پاتے تو سنت کو اوسپر قاضی ٹھہراتے تھے

فاذا لم یجدوا فی کتاب اللہ اخذ وبسنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سواء کان
مستفیضا دائرا بین الفقہاء او یکون مختصا باھل بلد او اھل بیت او
بطریق خاصۃ وسواء عمل بہ الصحابۃ والفقہاء او لم یعملوا بہ ومتی کان فی المسئلۃ
حدیث فلا یتبع فیہا خلافہ اثر من الاثار ولا اجتہاد احد من المجتہدین
واذا افرغوا جہدھم فی تتبع احادیث ولم یجدوا فی المسئلۃ حدیثا اخذوا باقوال
جماعۃ من الصحابۃ والتابعین ولا یتقیدون بقوم دون قوم ولا ببلد دون
بلد کما کان یفعل من قبلہم فان اتفق جمہور الخلفاء والفقہاء علی شئ فہو
المتبع وان اختلفوا اخذوا بحدیث اعلمہم علما واورعہم ورعا و
اکثرہم اشتہر علیہم فان وجدوا شیئا یستوی فیہ قولان فہی مسئلۃ
ذات قولین فان عجزوا عن ذلک ایضا تاملوا فی عمومات الکتاب و
السنۃ وایماتہا واقتضاتہا وحملوا نظیر المسئلۃ علیہا فی الجواب

ترجمہ یعنے جب کتاب اللہ مین نہ پاتے تھے تو سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اخذ کرتے
تھے چاہے سنت مشہور اور فقہا مین دایر ہو یا کسی شہر یا خاندان یا طریقہ خاصہ کے ساتھ مختص ہو اور چاہے
صحابہ اور فقہاء نے اُسپر عمل کیا ہو یا نہ کیا ہو اور جب کسی مسئلہ مین حدیث موجود ہوا کرتی تھی تو اوسکے
خلاف مین کسی آثار یا اجتہاد مجتہدین کے ساتھ پیروی نکرتے تھے اور جب وہ لوگ حدیث کی
تلاش مین کوشش کرکے تھک جاتے تھے اور اوس مسئلہ مین حدیث نہ پاتے تھے تو صحابہ و
تابعین کے کسی ایک جماعت کے اقوال کے ساتھ اخذ کرتے تھے اور کسی قوم یا شہر کے تقید
جیسا کہ انکے پہلے کے لوگ نکرتے تھے یہ بھی نکرتے تھے پس اگر جمہور خلفاء اور فقہاء کسی شئے پر
متفق ہوتے تھے تو اُسکو وہ لوگ امر متبع اور پیروی کے لائق سمجھتے تھے اور اگر مختلف ہوتے
تو اونمین سے جو بڑا عالم اور پرہیزگار اور مقتدی و مشہور ہوا کرتا تھا اوسکی حدیث کو اخذ کرتے
تھے اور اگر اسمین ایسی شئے پاتے جسمین دونون قول مساوی ہوتے تو اوسکو دو قول والا
مسئلہ ٹھہراتے اور اگر اس سے بھی عاجز آجاتے تو عمومات کتاب و سنت اور اُسکے ایماء و
اقتضاء مین تامل کرتے اور جواب نظیر مسئلہ کو اوس مسئلہ پر حمل کرتے

واذا کانا متقاربین بادی الرای لا یعتمدون فی ذلک علی قواعد من الاصول
ولکن علی ما یخلص الی الفہم ویثلج به الصدر کما انه لیس میزان التواتر عدد الرواة
ولا حالہم ولکن الیقین الذی یعقبه فی قلوب الناس کما نبہنا علی ذلک فی بیان
حال الصحابة وکانت ہذہ الاصول مستخرجة من صنیع الاوایل وتصریحاتہم
وعن میمون بن مہران قال کان ابوبکر اذا ورد علیه الخصم نظر فی کتاب الله
فان وجد فیه ما یقضی بینہم قضی به وان لم یکن فی الکتاب وعلم من رسول الله
صلی الله علیه وسلم فی ذلک الامر سنة قضی به فان اعیاه خرج
فسال المسلمین وقال اتانی کذا وکذا فہل علمتم ان رسول الله صلی الله
علیه وسلم قضی فی ذلک بقضاء فربما اجتمع علیه النفر کلہم یذکر من
رسول الله صلعم فیه قضاء فیقول ابوبکر الحمد لله الذی جعل فینا من یحفظ علی نبینا

ترجمہ اور جب ظاہر مین وہ دونون متقارب ہوتے تو اسمین قواعد اصول کے مطابق وہ لوگ
نہ اعتماد کرتے لیکن جو اونکی فہم مین آجاتا اور جس سے اونکا سینہ ٹھنڈا ہو جاتا اوسیکو معتمد جانتے
جیسا کہ میزان تواتر مین عدد رواة اور اونکا حال معتبر نہین ہے بلکہ وہی یقین معتمد ہی جو
لوگون کے دلون مین بعد مشاہدہ کسی امر کے جانشین ہو جایا کرتا ہی جیسا کہ تمکو مین نے اسپر
بیان حال صحابہ مین آگاہ کیا ہی اور یہ اصول پہلون کی عمل درآمد اور اونکی تصریحات سے مستخرج تھا
چنانچہ میمون بن مہران سے مروی ہی کہ حضرت ابوبکر رض کو جب کوئی امر خصومت کا پیش آتا تو وہ
کتاب اللہ مین نظر کرتے پس اگر اوسمین وہ اوس امر کو پاتے جس سے متخاصمین کے درمیان
فیصلہ ہو جاتا تو اوس سے فیصلہ کر دیتے اور اگر کتاب اللہ مین ایسا نہوتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
اس بارہ مین کوئی طریقہ مسنونہ جانتے ہوتے تو اوس سے حکم کرتے اور اگر ان دونون سے تنگ ہو جاتے
تو مجمع عام مین نکلتے اور مسلمانون سے پوچھتے اور یہ کہتے کہ میرے پاس ایسا ایسا امر خصومت کا آیا ہی آیا تمکو
جانتے ہو کہ رسول صلعم نے اسمین کوئی فیصلہ کیا ہو اور کوئی امر فرمایا ہو پس اکثر اوقات تمام لوگ اونکے پاس
مجتمع ہو کر رسول صلعم سے جو امر فیصلہ کا اسمین ثابت ہوا ہوتا ذکر کرتے تب وہ یہ سب دیکھکر فرماتے شکر ہی
خدا کا جسنے ہم مین ایسے لوگونکو موجود کیا جنہون نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و احکام کو یاد رکھا

ف یعنے اونکو یقین کامل ہو جاتا ہے ۱۲ محمود عفی عنہ

فان اعیاہ ان یجد فیہ سنۃ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمع رؤس
الناس وخیارھم فاستشارھم فاذا اجتمع رایھم علی امر قضی بہ وعن شریح ان
عمر بن الخطاب کتب الیہ ان جاءک شئ فی کتاب اللہ فاقض بہ ولا یلفتک
عنہ الرجال فان جاءک ما لیس فی کتاب اللہ فانظر سنۃ رسول اللہ صلعم
فاقض بہا فان جاءک ما لیس فی کتاب اللہ ولم یکن فیہ سنۃ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فانظر ما اجتمع علیہ الناس فخذ بہ فان جاءک ما لیس
فی کتاب اللہ ولم یکن فیہ سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یتکلم
فیہ احد قبلک فاختر ای الامرین شئت ان شئت ان تجتہد برائک ثم تقدم
فتقدم وان شئت ان تتاخر فتاخر ولا اری التاخر الا خیرا لک

ترجمہ اور اگر اس بارہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پانے سے بھی تھک
جاتے تو سرداروں اور اچھے لوگون کو جمع کرکے مشورت کرتے اور جسپر اونکی راے مجتمع
ہوتی اوسیکے مطابق حکم فرماتے اور شریح سے منقول ہو کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ
عنہ نے اونکو لکھہ بھیجا کہ اگر تمہارے پاس کوئی ایسی چیز آئے جو کتاب اللہ مین ہے تو مطابق
اُسکے فیصلہ کیا کرو اور دیکھو لوگ تمکو اس سے ڈگا نہ دین اور اگر کوئی ایسی چیز آئے جو کتاب
اللہ مین نہو تو سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مین اوسکو دیکھو اور مطابق اُسکے فیصلہ
کرو اور اگر کوئی ایسا امر تمہارے پاس آوے کہ جو نہ کتاب اللہ مین اور نہ سنت رسول اللہ
مین ہو تو دیکھہ کہ لوگ جسپر مجتمع ہون اوسیکو اخذ کر اور اگر کوئی ایسا امر آیا کہ نہ
کتاب اللہ مین ہے اور نہ سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مین اور نہ اسمین
تیرے پہلے کسی نے کچھ کلام کیا ہے تو ان دونون امرون مین سے جسکو چاہے
تو اختیار کرلینے اگر چاہے تو اپنی راے سے اجتہاد کر پھر بڑہ اور بڑہ اور
اگر چاہے تو پیچھے ہٹ پھر اور پیچھے ہٹ مگر مین تیرے لیے پیچھے ہٹنا ہی بہتر دیکھتا
ہون —

وعن عبد اللہ بن مسعود قال اتی علینا زمان لسنا نقضی ولسنا ھنالک
وان اللہ قد قدر من الامر ان قد بلغنا ما ترون فمن عرض بہ قضاء بعد الیوم
فلیقض فیہ بما فی کتاب اللہ عز وجل فان جاءہ مالیس فی کتاب اللہ فلیقض
بما قضی بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان جاءہ مالیس فی کتاب اللہ ولم یقض
بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلیقض بما قضی بہ الصالحون ولا یقل
انی اخاف وانی اری فان الحلال بین والحرام بین وبین ذلک امور مشتبھۃ
فدع ما یریبک الی ما لا یریبک وکان ابن عباس اذا سئل عن الامر
فکان فی القران اخبر بہ وان لم یکن فی القران وکان عن رسول اللہ
صلعم اخبر بہ فان لم یکن فعن ابی بکرؓ وعمرؓ فان لم یکن قال فیہ برایہ وعنہ
الا تخافون ان تعذبوا او یخسف بکم ان تقولوا قال رسول اللہ صلعم وقال فلان

ترجمہ اور عبد اللہ ابن مسعودؓ سے منقول ہے کہ اونھون نے کہا کہ ہملوگون پر ایسا زمانہ آیا کہ ہم فیصلہ نہین
کرتے اور نہ ہم اسکے لایق ہین اور بیشک اللہ تعالی نے ایسی مقدر کردیا کہ اس حالت پر ہم پہونچے
کہ جسکو تم دیکھتے ہو پس اسکے بعد جسکو منصب قضا عارض ہو تو اوسکو چاہیے کہ کتاب اللہ سے فیصلہ
کرے اور اگر اوسکے پاس کوئی ایسا امر آوے کہ جو کتاب اللہ مین نہو تو قضایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے فیصلہ کرے اور اگر اوسکے پاس ایسا امر آوے کہ جو کتاب اللہ مین نہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے بھی کسی ایسے امر مین فیصلہ نہین کیا تو اوسکو چاہیے کہ مطابق اوسکے فیصلہ کرے کہ نیک لوگون نے
جس سے فیصلہ کیا ہے اور یہ نہ کہے کہ مین ایسا خیال کرتا ہون اور مین ایسا تجویز کرتا ہون کیونکہ حلال
ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے اور اسکے درمیان مین بہت سے امور مشتبہ ہین پس چھوڑ دے جسمین شک ہو
اور اختیار کرے اوسکو جسمین شک نہو اور ابن عباسؓ جب کسی امر سے پوچھے جاتے اور وہ امر قرآن مین ہوتا
تو مطابق اوسکے خبر دیتے اور اگر قرآن مین نہوتا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہوتا تو مطابق
اوسکے خبر دیتے اور اگر آنحضرت سے بھی منقول نہوتا تو ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے اور اگر
یہ بھی نہوتا تو اپنی رائے سے کہتے اور اونھین سے منقول ہے کہ تم لوگ خوف نہین کرتے کہ عذاب کیے جاؤ
یا دھنسائے جاؤ اس بات سے کہ کہو تم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کہا
فلان نے *

وعن قتادة قال حدث ابن سیرین رجلا بحدیث عن النبی صلی الله علیه وسلم فقال
رجل قال فلان کذا وکذا فقال ابن سیرین احدثک عن النبی صلی الله علیه وسلم وتقول
قال فلان کذا وکذا وعن الاوزاعی قال کتب عمر بن عبد العزیز انه لا رای لاحد فی کتاب الله
وانما رای الائمة فیما لم ینزل فیه کتاب ولم تمض فیه سنة عن رسول الله صلی الله علیه
وسلم ولا رای لاحد فی سنة سنها رسول الله صلی الله علیه وسلم وعن الاعمش قال کان
ابراهیم یقول یقوم عن یساره فحدثته عن سمیع الزیات عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم
اقامه عن یمینه فاخذ به وعن الشعبی جاءه رجل یسأله عن شیء فقال کان ابن
مسعود یقول فیه کذا وکذا قال اخبرنی انت برایک فقال الا تعجبون من هذا اخبرته
عن ابن مسعود ویسألنی عن رایی ودینی آثر عندی من ذلک والله لان اتغنی
بغنیة احب الی من ان اخبرک برایی اخرج هذه الآثار کلها الدارمی

ترجمہ اور قتادہ سے منقول ہے کہا کہ ابن سیرین نے ایک شخص سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث
بیان کی تو اوسنے کہا کہ فلانا ایسا ایسا کہتا ہے تب ابن سیرین نے کہا کہ مین تجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کرتا ہون اور تو کہتا ہے کہ فلانا ایسا ایسا کہتا ہے اور اوزاعی سے منقول ہے کہ عمر ابن عبد العزیز نے کسیکو لکھکر بھیجا
کہ اللہ تعالی کی کتاب مین کسیکی رای کو دخل نہین اور اماموں کی رای کا اوسی پر اعتبار ہے کہ جسمین کتاب اللہ نازل
نہین ہوئی اور اوسمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث نہین گذری اور اوس طریقے مین کہ
رسول نے اوسکو مقرر کیا ہے کسیکی رای کا اوسمین اعتبار نہین ہے اور اعمش سے منقول ہے کہ ابراہیم امام کی
بائین جانب سے کھڑے ہونیکو کہتے تھے پس حدیث روایت کی مینے اونکو سمیع زیات سے کہ وہ روایت
کرتے تھے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو داہنی جانب کھڑا کیا پس ابراہیم نے اوسکو قبول کیا
اور شعبی سے منقول ہے کہ اونکے پاس ایک شخص آیا اور اونسے کچھ سوال کیا تو اونہون نے کہا کہ ابن مسعود ایسا
ایسا کہتے تھے تب اوسنے کہا کہ تم اپنی عندیہ اور رای سے مجھے خبر دو تب اونہون نے کہا کہ تم لوگ
اس شخص سے تعجب نہین کرتے کہ مین اسکو ابن مسعود سے خبر دیتا ہون اور یہ میری رای سے پوچھتا ہے اور دین
میرا میرے نزدیک بہت ہی اختیار کرنے کے لائق ہے اس سے قسم ہے خدا کی کہ بالکل ہی بے پرواہ ہو جانا
میرے نزدیک محبوب تر ہے اس سے کہ خبر دون مین تجھکو اپنی رای سے نکالا ان سب آثار کو دارمی نے۔

و اخرج الترمذی عن ابی السائب قال کنا عند وکیع فقال الرجل ممن ینظر فی الرای اشعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویقول ابوحنیفۃ ھو مثلۃ قال الرجل فانہ قد روی عن ابراھیم النخعی انہ قال الاشعار مثلۃ قال رایت وکیعًا غضب غضبا شدیدا وقال اقول لک قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتقول قال ابراھیم ما احقک بان تحبس ثم لا تخرج حتی تنزع عن قولک وعن عبد اللہ بن عباس وعطاء ومجاھد ومالک بن انس انھم کانوا یقولون ما من احد الا وماخوذ من کلامہ ومردود علیہ الا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبالجملۃ فلما مھدوا الفقہ علی ھذہ القواعد فلم یکن مسئلۃ من المسائل التی تکلم فیھا من قبلھم والتی وقعت فی زمانھم الا وجدوا فیھا حدیثا مرفوعا متصلا ومرسلا او موقوفا صحیحا او حسنا او صالحا للاعتبار او وجدوا اثرا من آثار الشیخین او سائر الخلفاء وقضاۃ الامصار وفقہاء البلدان او استنباطا من عموم او ایماء او اقتضاء فیسر اللہ لھم العمل بالسنۃ علی ھذا الوجہ

ترجمہ اور نکالا ترمذی نے ابی السائب سے کہا کہ ہم لوگ وکیع کے پاس تھے کہ ایک شخص نے اہل رای مین سے کہا کہ اشعار کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابوحنیفہ کہتے ہین کہ یہ مثلہ ہی اور کہا اوسی نے کہ بیشک مروی ہی ابراہیم نخعی سے کہ اونہون نے بہی اشعار کو مثلہ کہا ہی کہا راوی نے کہ دیکھا مین نے وکیع کو کہ یہ سنکر بہت ہی غضبناک ہوئے اور کہا کہ مین تجھکو کہتا ہون کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور تو کہتا ہی کہ ابراہیم نے کہا تو اسی لایق ہے کہ قید مین ڈالا جاوے اور جب تک اپنے اس قول سے باز نہ آوے قید خانہ سے نہ نکالا جاوے اور عبد اللہ ابن عباس اور عطا اور مجاہد اور مالک ابن انس رضی اللہ عنہم کہتے تھے ایسا کوئی نہین ہے کہ جسکا قول اوس سے نکلے اور پہر اوسپر مردود نہو مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ اونکا کوئی قول مردود نہین ہی الحاصل جب فقہ کو لوگون نے ان قواعد پر درست کیا تو کوئی مسئلہ جسمین انکے پہلے کے لوگون نے کلام کیا ہو یا انکے زمانہ مین واقع ہوا ہو ایسا نہ تہا جسمین اونہون نے کوئی حدیث متصل ومرسل یا موقوف صحیح یا حسن یا وہ کہ جو اعتبار کے لائق ہے یا کوئی اثر آثار شیخین یا تمامی خلیفون اور ملکون کے قاضیون اور شہرون کے فقیہون کی اونہون نے نہ پائی ہو یا کوئی استنباط جو عموم نصوص سے پیدا ہو یا ایما یا اقتضا اونکو نہ ملا ہو پس اسطرح پر اللہ تعالے نے اونکے لیے سنت پر عمل کرنا آسان کر دیا

۵ الاشعار ... ۱۲ محمد عبد ...

۵ المثلۃ جدع الانف والاذن والاذکر ... من الاطراف ۱۲ محمد ...

وكان اعظمهم شانا واوسعهم رواية واعرفهم للحديث مرتبة واعمقهم فقها احمد بن محمد بن حنبل ثم اسحق بن راهوية وكان ترتيب الفقه على هذا الوجه يتوقف على جمع شئ كثير من الاحاديث والاثار حتى سئل احمد يكفي الرجل مائة الف حديث حتى يفتي قال لا حتى قيل خمسمائة الف حديث قال ارجو كذا في غاية المنتهى ومراده الافتاء على هذه الاصل ثم انشاء الله تعالى قرنا اخر فرأوا اصحابهم قد كفوا مؤنة جمع الاحاديث وتمهيد الفقه على هذا الاصل فتفرغوا الفنون اخرى كتمييز الحديث الصحيح المجمع عليه بين كبراء اهل الحديث كزيد بن هارون ويحيى بن سعيد القطان واحمد واسحق واضرابهم وكجمع احاديث الفقه التي بنى عليها فقهاء الامصار وعلماء البلدان مذاهبهم وكالحكم على كل حديث بما يستحقه وكالشاذة والفاذة من الاحاديث التي لم يرووها او طرقها التي لم يخرج من جهتها الاوائل مما فيه اتصال او علو سند او رواية فقيه عن فقيه او حافظ عن حافظ ونحو ذلك من المطالب العلمية

ترجمہ اور انلوگونمین بڑی عظیم الشان اور روایت مین وسیع اور مراتب حدیث سکے بڑی پہچاننے والے اور فقہ مین بڑے ہی باریک بین احمد بن محمد بن حنبل اونکے بعد اسحق بن راہویہ تھے اور اسطرح پر فقہ کا ترتیب کرنا بہت سی احادیث و آثار سکے جمع کرنے پر موقوف تھا یہانتک کہ امام احمد کو پوچھے گئے کہ لاکھ حدیث آدمی کو فتوا دینے سکے لیے کافی ہے تو اونہون نے کہا کہ نہین یہانتک کہ کہا گیا پانچ لاکھ حدیثین کافی ہین تو کہا امید رکھتا ہون مین کہ یہ اوسکے لیئے کافی ہو ایسا ہی ہے غایۃ المنتہی مین اور مراد اونکی اس سے فتوی دینا اسی اصل پر تھا اسکے بعد اللہ تعالی نے ایک دوسرے زمانہ کو پیدا کیا اور اوسکے لوگون نے جب یہ دیکھا کہ ہمارے پہلون نے حدیثون کا جمع کرنا [illegible] سے ہمکو سبکدوش کر دیا اور فقہ کی تمہید اس اصل پر قائم کر گئے تو اونہون نے دوسرے فنون مین مثل تمیز کرنے حدیث صحیح سکے جو درمیان کبرا اہل حدیث سکے مجمع علیہ ہے تفریع شروع کی جیسے یزید بن ہارون اور یحیی بن سعید القطان اور احمد اور اسحق اور مثل انکے اور مثل جمع کرنے اون احادیث فقہ کے جنپر ملکون کے فقہا اور شہرون کے علما نے اپنے مذہب [illegible] اور ہر حدیث پر جسکی وہ مستحق ہے حکم لگانا اور مثل شاذہ و فاذہ کے ان حدیثون [illegible] جنکو اون لوگون نے [illegible] فقیہ سے دوسرے فقیہ نے یا ایک حافظ نے دوسرے حافظ سے روایت کیا ہے [illegible] علمیہ [illegible]

وهؤلاء هم البخاري ومسلم وابو داود وعبد بن حميد والدارمي وابن ماجة وابو يعلى
والترمذي والنسائي والدارقطني والحاكم والبيهقي والخطيب والديلمي وابن عبد البر
وامثالهم وكان اوسعهم علما عندي وانفعهم تصنيفا واشهرهم ذكرا رجال
اربعة متقاربون في العصر اولهم ابو عبد الله البخاري رحمه الله تعالى وكان
غرضه تجريد الاحاديث الصحاح المستفيضة المتصلة من غيرها واستنبط
الفقه والسيرة والتفسير منها فصنف جامع الصحيح ووفى بما شرط وبلغنا ان
رجلا من الصالحين رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم في منامه وهو يقول
مالك اشتغلت بفقه محمد بن ادريس وتركت كتابي قال يا رسول الله وما
كتابك قال الصحيح البخاري ولعمري انه نال من الشهرة والقبول درجة لا يرام فوقها

ترجمہ اور یہہ لوگ بخاری اور مسلم اور ابو داود اور عبد بن حمید اور دارمی اور ابن ماجہ اور ابو یعلی
اور ترمذی اور نسائی اور دارقطنی اور حاکم اور بیہقی اور خطیب اور دیلمی اور ابن عبد البر
رحمہم اللہ تعالی اور مثل انکی ہین اور انمین سے میرے نزدیک کشادہ ترین ازروی علم کے اور
نافع ترین ازروی تصنیف کے اور مشہور ترین ازروی ذکر کے چار شخص ہین جو باوجود ہا
قریب قریب زمانہ مین تھے پہلے انکے ابو عبد اللہ بخاری رحمہ اللہ تعالے ہین
اونکی یہہ غرض تھی کہ صحیح مشہور متصل حدیثون کو اونکی غیر سے علحدہ کر لیوین اور
فقہ وسیر وتفسیر کو اون سے استنباط کرین پس اسکے لئے اونہون نے جامع صحیح
تصنیف کی اور اپنی شرطون کو اوسمین پورا کیا ہمکو یہ تحقیق خبر پہونچی ہے
کہ صلحاؤن مین سے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین
دیکھا کہ آپ اوس سے فرماتے ہین کہ تجھے کیا ہوا ہے کہ محمد بن ادریس کے فقہ مین
لپٹا ہے اور میری کتاب کو چھوڑ دیا ہے تو اوسنے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم آپ کی کون کتاب ہے تب آپ نے فرمایا کہ صحیح بخاری اور یہہ امر
شہرت اور قبولیت سے ایسے مرتبہ کو پہونچ گیا ہے جسکے اوپر بیان نہین
ہوسکتا۔

وثانيهم مسلم النيسابوري توخى تجريد الصحاح المجمع عليها بين المحدثين المتصلة المرفوعة مما يستنبط منه السنة واراد تقريبها الى الاذهان وتسهيل الاستنباط منها فرتب ترتيبا جيدا وجمع طرق كل حديث في موضع واحد ليتضح اختلاف المتون وتشعب الاسانيد ليصرح ما يكون وجمع بين المختلفات فلم يدع لمن له معرفة بلسان العرب عذرا في الاعراض عن السنة الى غيرها وثالثهم ابو داؤد السجستاني وكان همته جمع الاحاديث التي استدل بها الفقهاء ودارت فيهم وبنى عليها الاحكام علماء الامصار فصنف سننه وجمع فيها الصحيح والحسن واللين الصالح للعمل قال ابو داؤد وما ذكرت في كتابي حديثا اجمع الناس على تركه وما كان منها ضعيفا صرح بضعفه وما كان فيه علة بين علته بوجه يعرفه الخائض في هذا الشان وترجم على كل حديث بما قد استنبط منه عالم وذهب اليه ذاهب ولذلك صرح الغزالي وغيره بان كتابه كاف للمجتهد

ترجمہ اور دوسری انکی مسلم نیساپوری ہین اونہونے یہہ قصد کیا کہ وہ صحیح متصل مرفوع حدیثین جو درمیان محدثین کے مجمع علیہ ہین اور اون سے فقہ مستنبط ہوتی ہو اکٹھا کر دیجا ہین اور اونہونے یہہ بھی ارادہ کیا کہ یہہ ایسی طور پہ ہو کہ لوگون کے ذہن سے قریب ہو اور استنباط کرنا اونسے سہل ہو جا ئیں لہ ونہونے اسکو ایک نئی ترتیب سے مرتب کیا اور ہر حدیث کے سب طریقونکو ایک جگہ جمع کر دیا تاکہ متون کے اختلاف واضح ہو جاوین اور اسانید کے افتراق وغیرہ جو کچھہ ہین سبکی تصریح ہو جاوے اور تمامی مختلفاتکو جمع کر دیا اور ان سب سے اونہونے اون لوگونکے لئے جو زبان عربی جانتی ہین سنت سے اعراض کرنیکا کوئی عذر باقی نہ رہا اور تیسرے انکے ابو داؤد سجستانی ہین اونکی ہمت اسپر مبذول تھی کہ اون حدیثونکو جمع کرین جنسے فقہا نے استدلال کئے ہین اور وہ انکے درمیان دائر ہو اور شہرونکے علماؤنے اونپر بنا احکام رکھی ہو پس اونہونے اسی غرض سے اپنی سنن تصنیف کی اور صحیح اور حسن اور وہ لین حدیثین جو عمل کے لائق ہین سبکو اوسمین جمع کیا اور خود ابو داؤد نے کہا ہے کہ مین نے اپنی اس کتاب مین کوئی ایسی حدیث نہین ذکر کی ہے جسکے ترک پر لوگونے اجماع کیا ہو اور جو اوسمین ضعیف ہے اوسکی ضعف کی تصریح کر دی اور جسمین علت تھی اوسکی علت کو بھی ایسی طور پہ بیان کر دیا ہے جسکو اس فن مین غور کرنیوالا بخوبی پہچان لے سکتا ہے اور ہر حدیث کا ترجمہ اون مضامین سے کیا ہے جسکو کسی عالم نے استنباط کیا اور اوسکی طرف کوئی جانیوالا گیا ہو اسلئے غزالی وغیرہ نے تصریح کی ہے کہ یہہ کتاب مجتہد کے لئے کافی ہے

ورابعهم ابو عيسى الترمذی وكانه استحسن طريقة الشيخين حيث بينا وما ابهما وطريقة ابی داود حيث جمع كل ما ذهب اليه ذاهب فجمع كلتا الطريقتين وزاد عليهما بيان مذاهب الصحابة والتابعين وفقهاء الامصار فجمع كتابا جامعا واختصر طرق الحديث اختصارا لطيفا فذكر واحدا واوما الى ما عداه وبين امر كل حديث من انه صحيح او حسن او ضعيف او منكر وبين وجه الضعف ليكون الطالب على بصيرة من امره فيعرف ما يصلح للاعتبار عما دونه وذكر انه مستفيض او غريب وذكر مذاهب الصحابة وفقهاء الامصار وسمى من يحتاج الى التسمية وكنى من يحتاج الى الكنية فلم يدع خفاء لمن هو من رجال العلم ولذلك يقال انه كاف للمجتهد مغن للمقلد وكان بازاء هؤلاء فی عصر مالك وسفيان وبعدهم قوم لا يكرهون المسائل ولا يهابون الفتيا ويقولون على الفقه بناء الدين فلا بد من اشاعته ويهابون رواية حديث النبی صلى الله عليه وسلم والرفع اليه

ترجمہ اور چوتھے انکے ابو عیسی ترمذی ہین اونھون نے طریقہ شیخین کو اس حیثیت سے کہ اون دونون نے بیان کیا اور مبہم نہ چھوڑا اور طریقہ ابی داود کو اس حیثیت سے کہ انہون نے تمامی مذاہب کو جمع کیا تھا پسند کیا اور اپنی کتاب مین ان دونون طریقون کو جمع کر دیا اور اسپر بیان مذاہب صحابہ اور تابعین اور مجتہدین امصار کو زیادہ کیا پس اونھون نے اپنی کتاب کو ایک جامع کتاب بنایا اور طرق حدیث کو اختصار لطیف کے ساتھ مختصر کیا اور اوسکی ایک یا اس سے زیادہ طریقہ کو ذکر کیا اور ہر حدیث کے امر کو کہ وہ صحیح ہی یا حسن یا ضعیف یا منکر ان سب امرونکو بھی بیان کیا اور وجہ ضعف کو بھی بیان کیا تاکہ اونکے طالب کو اس سے بھی بصیرت ہو جاوے اور اومین جو اعتبار کے لائق ہے اوسکو اومین جو اعتبار کے لائق نہین ہی پہچانکر تمیز کر لے اور یہہ بھی ذکر کیا کہ یہہ حدیث مشہور ہی یا غریب ہے اور صحابہ اور ملکون کے فقہا کے مذاہب کو بھی ذکر کیا اور جسکی نام لینی کی حاجت تھی اوسکا نام لیا اور جسکی کنیت بیان کرنیکی ضرورت تھی اوسکی کنیت ذکر کی پس علماء کے لئے کوئی پوشیدگی نہوئی اسیواسطے کہا گیا ہی کہ جامع ترمذی مجتہد کے لئے کافی اور مقلد کیواسطے مغنی ہی اور بمقابلہ انکے مالک و سفیان کے زمانہ مین اور انکے بعد بھی ایک ایسی قوم کے لوگ تھے کہ جو مسائل کو مکروہ نہ کہتے اور فتوی دینے مین کچھ خوف نکرتے اور کہتے تھے کہ فقہ پر دین کی بنا ہی پس اسکی اشاعت کرنا ضرور ہے اور پیغمبر کی حدیثونکو روایت کرنے اور اوسکو آنحضرت تک پہچانے مین وہ خوف کرتے تھے

حتى قال الشعبي على من دون النبي صلى الله عليه وسلم احب الينا فان كان فيه زيادة او
نقصان كان على من دون النبي صلى الله عليه وسلم وقال ابراهيم اقول قال عبد الله
وقال علقمة احب الينا وكان ابن مسعود اذا حدث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
تربد وجهه وقال هكذا او نحوه هكذا ونحوه وقال عمر رض حين بعث رهطا من الانصار الى الكوفة
انكم تاتون الكوفة فتاتون قوما لهم ازيز بالقرآن فياتونكم فيقولون قدم اصحاب محمد قدم
اصحاب محمد فياتونكم فيسالونكم عن الحديث فاقلوا الرواية عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
ابن عون كان الشعبي اذا جاءه شيء اتقى وكان ابراهيم يقول ويقول ويقول اخرج هذه الآثار الدارمي
فوقع تدوين الحديث والفقه والمسائل من حاجتهم بموقع من جانب آخر وذلك انه لم يكن عندهم من
الاحاديث والآثار ما يقدرون به على استنباط الفقه على الاصول التي اختارها اهل الحديث
ولم تنشرح صدورهم للنظر في اقوال علماء البلدان وجمعها والبحث عنها واتهموا انفسهم
في ذلك یہانتک کہ شعبی نے یہ کہا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کے لوگون تک سلسلہ روایت پہونچانا
میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ آنحضرت تک پہونچایا جاوے کیونکہ اگر اسمین کچھ زیادتی وکمی ہوگی
تو اونھین لوگون پر ہوگی جو آنحضرت کے بعد ہین اور کہا ابراہیم نے کہا عبد اللہ نے اور کہا علقمہ نے کہنا ہمارے
نزدیک پسندیدہ تر ہے اس سے کہ کہا رسول اللہ نے کہا جاوے اور ابن مسعود رض جب رسول اللہ صلعم سے کوئی
روایت کرتے تھے تو مارے ہیبت کے اونکا چہرہ متغیر ہوجاتا اور وہ کہتے ایسا اور مانند اسکے اور ایسا اور مثل
اسکے رسول اللہ صلعم نے فرمایا اور عمر رض نے جب انصار کے ایک جماعت کو کوفہ کی طرف بھیجا تو اونسے یہ کہدیا کہ دیکھو
تم لوگ کوفہ جاتے ہو وہان تم ایک ایسی قوم کے پاس آوگے جو غنغناہٹ سے وہ قرآن پڑھتے ہونگے اور تمہارے
منتظر یہ کہتے ہوئے کہ محمد کے صحابی آئے تمہارے پاس آوینگے اور تم سے آنحضرت کی حدیثین پوچھینگے تو تم اون سے آنحضرت
کی جانب سے بہت ہی کم حدیثین روایت کیجیو اور کہا ابن عون نے کہ شعبی کے پاس جب کوئی مسئلہ آتا تو وہ اوسکے جواب
دینے کو بچا لیتے اور ابراہیم کے پاس جب کوئی مسئلہ آتا تو وہ کہتے کہ فلانے یون کہتے ہین اور فلانے یون کہتے ہین
نکالا ان سب آثار کو دارمی نے پس واقع ہوئی تدوین حدیث اور فقہ اور اون مسائل کی جنکی انکو حاجت تھی
دوسری وجہ سے ایک اچھے موقع مین اور یہ اسلیے ہوا کہ چونکہ اونکے پاس وہ حدیثین و آثار نہ تھے جس سے استنباط فقہ
پر اوس اصول کے موافق جسکو اہل حدیث نے اختیار کیا تھا قادر ہوتے اور شہرون کے علماء کے قولونمین

وكانوا اعتقدوا فى ائمتهم انهم فى الدرجة العليا من التحقيق وكان قلوبهم اميل شئ الى اصحابهم وكل ميسر لما خلق له كما قال علقمة هل احد منهم اثبت من عبد الله وقال ابو حنيفة ابراهيم افقه من سالم ولولا فضل الصحبة لقلت علقمة افقه من ابن عمر وكان عندهم من الفطانة والحدس وسرعة انتقال الذهن من شئ الى شئ ما يقدرون به على تخريج جواب المسائل على اقوال اصحابهم وكل ميسر لما خلق له وكل حزب بما لديهم فرحون فمهدوا الفقه على قاعدة التخريج وذلك ان يحفظ كل احد كتاب من هو لسان اصحابه واعرفهم باقوال القوم واصحهم نظرا فى الترجيح فيتأمل فى كل مسئلة وجه الحكم فكلما سئل عن شئ او احتاج الى شئ رأى فيما يحفظ من تصريحات اصحابه فان وجد الجواب فيها والا نظر الى عموم كلامهم فاجره على هذه الصورة او اشارة ضمنية لكلام فاستنبط منها

ترجمہ اور اپنے اماموں کو وہ تحقیق کے بہت ہی بڑے درجہ میں پہونچا ہوا اعتقاد کر رہے تھے اور لوگوں کا دل اپنے اصحاب کی جانب بہت ہی مائل تھا اور ہر شخص جسکے لیے وہ مخلوق ہوا ہے وہی اوسکے لیے آسان بھی بنایا کرتا ہے جیسا کہ علقمہ نے کہا کہ کیا کوئی عبد اللہ سے بھی بڑھکر ثابت تر ہے اور ابو حنیفہ نے کہا کہ ابراہیم سالم سے زیادہ فقہ جانتے ہیں اور اگر فضل صحبت کا نہوتا تو بیشک میں کہتا کہ علقمہ ابن عمر سے زیادہ فقہ جانتے ہیں اور اُن لوگوں کو ملکہ فطانت اور حدس اور ایک شے سے ایک شے کیطرف سرعت انتقال ذہن وغیرہ وہ سب امور اونکو حاصل تھے جنسے وہ لوگ ہر سئلوں کے جواب میں اپنے اصحاب کے اقوال کے موافق تخریج پر قادر ہو جاتے تھے اور ہر شخص جسکے لیے مخلوق ہوا ہے وہ اوسکے لیے آسان کر دیا جاتا ہے اور ہر جماعت کے لوگ جو کچھ اونکے پاس ہے اوسمیں خوش ہیں پس بسبب اسکے اونلوگوں نے فقہ کو تخریج کی قاعدوں پر درست کیا اور یہ اسطور پر ہوا کہ اونمیں سے ہر شخص اُسکی کتاب کو حفظ کرتا تھا جو اونکے اصحاب کی زبان اور اوس قوم کے اقوال کا خوب جاننے والا اور ترجیح میں بڑا ہی صحیح النظر تھا پس شامل کرتا تھا ہر مسئلہ میں وجہ حکم کو اور جب جب کسی شے سے سوال کیا جاتا یا کسی شے کا محتاج ہوتا تو جو سنے اپنے اصحاب کی تصریحات سے حفظ کیا تھا اوسمیں نظر کرتا پس اگر اوسکا جواب انھمیں پاتا تو انکو بہتر جانتا اور نہیں تو اونکے عموم کلام میں نظر کرتا اور اوسکو اوسی صورت پر جاری کرتا اور اگر اوسمیں کسی کلام کے لیے ضمنی اشارہ پاتا تو اوس سے اپنا جواب استنباط کر لیتا

ف بما لدیہم فرحون ای خوش ۱۲ منہ

ع یعنی صحبت ۱۲ منہ

وربما كان البعض لكلام ايماء واقتضاء يفهم المقصود وربما كان للمسئلة المصرح بها نظير يحمل عليها وربما نظروا في علة الحكم المصرح بها بالتخريج او باليسر والحذف فاذا رووا حكمه على غير المصرح به وربما كان له كلامان لو اجتمعا على هيئة القياس الاقتراني والشرطي انتجا جواب المسئلة وربما كان في كلامهم ما هو معلوم بالمثال والقسمة غير معلوم بالحد الجامع المانع فيرجعون الى اهل اللسان ويتكلفون بتحصيل ذاتياته وترتيب حد جامع مانع له وضبط مبهمه وتميز مشكله وربما كان كلامهم محتملا لوجهين فينظرون في ترجيح احد المحتملين وربما يكون تقريب الدلائل للمسائل خفيا فيبينون ذلك وربما استدل بعض المخرجين من فعل ائمتهم وسكوتهم ونحو ذلك فهذا هو التخريج ويقال له القول المخرج لفلان كذا ويقال على مذهب فلان كذا او على اصل فلان او على قول فلان جواب المسئلة كذا وكذا ويقال لهؤلاء المجتهدون في المذهب

ترجمہ اور کبھی بعض کلام کے لیے اگر ایما اور اقتضا ہوتا تو اوسی سے اپنا مقصود بوجہ لیتا اور کبھی اوس مسئلہ کی جسکی تصریح اوسکو منظور ہوتی نظیر ہوتی تو اوسکو اوسپر حمل کر دیتا اور کبھی نظر کرتے وہ لوگ علت اوس حکم مین جسکی تصریح اونکو منظور ہوتی تخریج یا یسر یا حذف کے ساتھہ پس جب دیکھتے وہ لوگ اوسکو تو حکم کرتے اوسکو اوپر غیر مصرح بہ کے اور کبھی اونکو ایسے دو کلام ملتے کہ اگر وہ دونون بہیئت قیاس اقترانی اور شرطی کی جمع کیے جاے تو اون دونون کا نتیجہ وہی جواب مسئلہ کا ہوجاتا اور کبھی اونکے کلام مین وہ امر ہوتا کہ مثال اور قسمت سے تو وہ معلوم ہوجاتا مگر حد جامع مانع سے غیر مفہوم رہتا تو اوسکے لیے وہ اہل لسان کیطرف رجوع لاتے اور اوسکی تحصیل ذاتیات اور ترتیب جامع مانع وضبط مبہمات اور تمیز مشکلات مین تکلف کرتے اور کبھی اونکا کلام دو وجہ کو محتمل ہوتا تو وہ لوگ ان دونون محتملون مین سے ایک کی ترجیح مین نظر کرتے اور کبھی مسائل کی تقریب دلائل خفیہ ہوتین تو اونکو وہ لوگ بیان کرتے اور کبھی بعض مخرجین اپنے ائمہ کے فعل سکوت وغیرہ سے بھی استدلال کرتے اور یہی تخریج ہے اور اسکو القول المخرج لفلان کذا اور علی مذہب فلان کذا یا علی اصل فلان یا علی قول فلان جواب المسئلہ کذا وکذا بھی کہتے ہین اور یہ لوگ مجتہد فی المذہب کہے جاتے ہین۔

وعنى بهذا الاجتهاد على هذا الاصل من قال من حفظ المبسوط كان مجتهدا اى
وان لم يكن له علم بالرواية اصلا ولا بحديث واحد فوقع التخريج فى كل مذهب
من هب وكثر فاى مذهب كان اصحابه مشهورين وسد اليهم القضاء والافتاء واشتهر
تصانيفهم فى الناس ودرسوا درسا ظاهرا انتشر فى الاقطار الارض ولم يزل
ينتشر كل حين واى مذهب كان اصحابه خاملين ولم يولوا القضاء والافتاء
ولم يرغب فيهم الناس اندرس بعد حين واعلم ان التخريج على كلام الفقهاء
وتتبع لفظ الحديث لكل منهما اصل اصيل فى الدين ولم يزل المحققون من العلماء
فى عصر ياخذون بهما فمنهم من يقل من ذا ويكثر من ذلك ومنهم من يكثر من ذا
ويقل من ذلك فلا ينبغى ان يهمل امر واحد منهما بالمرة كما يفعله عامة الفريقين
وانما الحق البحت ان يطابق احدهما بالاخر وان يجبر خلل كل بالاخر وذلك
قول الحسن البصرى سنتكم والله الذى لا اله الا هو بينهما بين الغالى والجافى

ترجمہ اور یہی اجتہاد اس اصل پر مراد لیا ہے اوس شخص نے جسنے یہ کہا ہے کہ جو مبسوط کو حفظ کرلے
وہ مجتہد ہو جائے یعنے اگرچہ اوسکو علم روایت کا کچھ نہ اور ایک حدیث کا بھی علم نہو پس بکثرت
واقع ہوئی تخریج ہر ہر مذہب مین پھر جس مذہب کے لوگ مشہور اور قاضی و مفتی ہوئے اور انکی
تصانیف لوگونمین مشتہر ہوئین اور لوگون نے ظاہر ظاہر اونکی درس تدریس جاری رکھی وہ مذہب تمام
زمین مین پھیلگیا اور برابر بڑھتا ہی گیا اور جس مذہب کے لوگ غیر معروف تھے اور وہ قاضی و مفتی بھی
نہوئے اور لوگون نے اونمین رغبت بھی نہ کی وہ چند ہی روز کے بعد مٹ گیا۔ اور جان تو فقہا کے کلام پر
تخریج کرنا اور حدیث کے ہر ہر لفظ کی تتبع کرنی دین مین اصل اصیل ہے اور برابر ہر زمانہ مین علماء محققین
ان دونون کے ساتھ اخذ کرتے رہے پس بعض نے اس سے کم کیا اور اوس سے زیادہ اور بعض نے
اسے زیادہ کیا اور اوس سے کم پس مناسب نہین کہ ان دونون مین سے کوئی امر بالکل ہی چھوڑ دیا جا جیسا کہ
عامہ فریقین کرتے ہین اور حق محض یہ ہے کہ ایک دوسرے سے مطابق کیا جاوے اور ایک کا جبر
نقصان دوسرے سے کیا جاوے اور اسی معنی مین حسن بصری رح کا یہ قول ہے کہ قسم ہے اوس کی
جسکے سوا کوئی معبود برحق نہین کہ تم لوگون کا طریقہ ان دونون یعنے غالی اور جافی کے درمیان ہے

[illegible]

فمن كان من اهل الحديث ينبغي ان يعرض ما اختاره مذهبا لنفسه على راى
المجتهدين من التابعين ومن بعدهم ومن كان من اهل التخريج ينبغي له
ان يحصل من السنن ما يحترز به من مخالفة الصريح الصحيح ومن ان يقول
برائه فيما فيه حديث او اثر بقدر الطاقة ولا ينبغي لمحدث ان يتعمق في القواعد
التي احكمها اصحابه وليست مما نص عليه الشارع فيرد به حديثا او قياسا صحيحا
كرد ما فيه ادنى شائبة الارسال والانقطاع كما فعله ابن حزم رد حديث تحريم
المعازف لشائبة الانقطاع في البخاري على انه في نفسه متصل صحيح فان مثله انما يصار
اليه عند التعارض وكقولهم فلان احفظ لحديث فلان من غيره فيرجحون حديثا
على حديث غيره لذلك وان كان في الآخر الف وجه من الرجحان وكان اهتمام جمهور
الرواة عند الرواية بالمعنى برؤس المعاني دون الاعتبارات التي يعرفها المتعمقون
من اهل العربية فاستدلالهم بنحو الفاء والواو وتقديم كلمة وتاخيرها ونحوها من التعمق

اہل حدیث کو مناسب ہے

اہل تخریج کو مناسب ہے

محدث کو مناسب نہین

ترجمہ پس جو شخص اہل حدیث سے ہے اوسکو مناسب ہو کہ اپنے مذہب مختار کو مجتہدین تابعین و
تبع تابعین وغیرہ کی رائے پر پیش کرے اور جو اہل تخریج سے ہو اوسکو مناسب ہو کہ آثار و سنن کی تحصیل کرکر
تاکہ اوسکے صریح مخالفت سے بچے اور جسمین حدیث و اثر وارد ہین حتے المقدور اوسمین رائے زنی کرنے
سے بھی بچا رہے اور محدث کو یہ مناسب نہین ہو کہ اون قواعد مین جسکو اوسکے اصحاب نے محکم کیا ہو
اور اوسمین شارع کی جانب سے کوئی نص نہین ہو تعمق کر کے کسی حدیث یا قیاس صحیح کو رد کر دیا کرے
مثلاً جس حدیث مین ادنی شائبہ ارسال اور انقطاع کا پایا جاوے اوسکو رد کرے جیسے ابن حزم
نے حدیث تحریم معازف کو بباعث ادنی شائبہ انقطاع کے جو بخاری مین ہو رد کر دیا باوجودیکہ وہ حدیث
فی نفسہ متصل صحیح ہو کیونکہ سوا اسکے نہین کہ پھیری جاتی ہو حدیث طرف اوسکے بوقت تعارض کے
اور جیسے اون لوگون کا یہ کہنا کہ فلانا فلانے کی حدیث کا بڑا حافظ ہو پس اس سبب سے اوسکی حدیث کو
دوسرے کی حدیث پر وہ لوگ ترجیح دیتے ہین اگرچہ دوسرے مین ہزارون وجہ رجحان کی پائی جاوین اور جمہور
راویونکا اہتمام روایت بالمعنی مین اصل معانی کے ساتھ ہوا کرتا تھا نہ اون اعتبارات کے ساتھ جسکو متعمق
اہل عربیت اعتبار کرتے ہین پس اونلوگونکا مثل فا اور واو اور تقدیم و تاخیر کلمہ وغیرہ سے استدلال کرنا بسبب تعمق و تکلف مین

وكثيرا ما يعبر الراوى للآخر عن تلك القصة فياتى مكان ذلك الحرف بحرف آخر والحق ان كل ما ياتى به الراوى فظاهره انه كلام النبى صلى الله عليه وسلم فان ظهر له حديث آخر او دليل آخر وجب المصير اليه ولا ينبغى للمخرج ان يخرج قولا لا يفهم نفس كلام اصحابه ولا يفهمه منه اهل العرف والعلماء باللغة ويكون بناء على تخريج مناط او حمل نظير المسئلة عليها مما يختلف فيه اهل الوجوه وتتعارض الآراء ولو ان اصحابه سئلوا عن تلك المسئلة ربما لم يحملوا النظير على النظير لمانع وربما ذكروا علة غير ما خرجه هو وانما جاز التخريج لانه فى الحقيقة من تقليد المجتهد ولا يتم الا فيما يفهم من كلامه ولا ينبغى ان يرد حديثا او اثرا تطابق عليه القوم لقاعدة استخرجها هو واصحابه كرد حديث المصراة وكاسقاط سهم ذوى القربى فان رعاية الحديث اوجب من رعاية تلك القاعدة المخرجة

ترجمہ اور بہت ایسا ہوتا ہے کہ راوی دوسرے کے لیے اس قصہ سے تعبیر کرتا ہے پس اُس حرف کی جگہہ دوسرے حرف کو لاتا ہے اور حق یہ ہے کہ جو کچھہ راوی لاتا ہے تو ظاہر یہ ہے کہ کلام نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے پھر اوسکے لیے اگر کوئی دوسری حدیث یا کوئی دوسری دلیل ظاہر ہو تو البتہ اودہر رجوع لانا ہے اور مخرج کو یہ نہین لائق ہے کہ ایسے قول کو تخریج کرے جو اوسکے اصحاب کے نفس کلام کو نہ مفید ہو اور نہ ایسے کہ اہل عرف اور علمار باللغۃ اوسکو نہ سمجھین اور نہ ایسے کہ اوسکی بنار تخریج اور مناط یا حمل نظیر مسئلہ ایسے وجوہ مختلفہ اور آرا سے متعارضہ پر ہو کہ اگر اصحاب اونکے ان مسئلون سے پوچھے جاتے تو اکثر اوقات کسی مانع کے سبب سے نظیر کو نظیر پر نہ حمل کرتے اور کبھی اونکے اس تخریج کے سوا دوسری ہی علت ذکر کرتے اور تخریج اسلیے جائز ہے کہ درحقیقت وہ تقلید مجتہد ہے اور یہ بات پوری نہین ہو سکتی مگر اوسمین جسمین اونکا کلام سمجھا جاے۔ اور یہ مناسب نہین کہ کسی حدیث یا ایسے اثر کو جسپر تمامی قوم متفق ہو اپنے یا کسی اپنے اصحاب کے نکالے ہوئے قاعدہ کے لیے رد کردیوے جیسے حدیث مصراۃ کا رد کرنا یا ذوی القربیٰ کے حصہ کا ساقط کر دینا کیونکہ حدیث کی رعایت کرنا واجب تر ہے اپنے اس نکالے ہوئے قاعدے کی رعایت سے

والی هذا المعنی اشار الشافعی رحمہ اللہ علیہ حیث قال مہما قلت من قول او اصلت من اصل فبلغ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلاف ما قلت فالقول ما قالہ صلی اللہ علیہ وسلم ومن شواہد ما نحن فیہ ما صدر بہ الامام ابو سلیمان الخطابی کتابہ معالم السنن حیث قال رأیت اهل العلم فی زماننا قد حصلوا حزبین وانقسموا الی فرقتین اصحاب حدیث واثر واهل فقہ ونظر وکل واحدة منہما لا تتمیز عن اختہا فی الحاجة ولا یستغنی عنہا فی ذلک ما نحوہ من البغیة والارادة لان الحدیث بمنزلة الاساس الذی هو الاصل والفقہ بمنزلة البناء الذی هو لہ کالفرع وکل بناء لم یوضع علی قاعدة اساس فہو منہدم وکل اساس خلا عن بناء وعمارة فہو قفر وخراب ووجدت هذین الفریقین علی ما بینہم من التدانی فی المحلین والتقارب فی المنزلین وعموم الحاجة من بعضہم الی بعض وشمول الفاقة اللازمة لکل منہم الی صاحبہ اخوانا متہاجرین علی سبیل الحق بلزوم التناصر والتعاون غیر متظاہرین

ترجمہ اور اسی معانی کی طرف امام شافعی رح نے اشارہ کیا ہے جہان یہ کہا ہے کہ مین جب مین کبھی کوئی قول کہون یا کوئی اصل بیان کرون اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خلاف میرے قول کے پہونچے تو وہی قول معتبر ہے جسکو رسول نے فرمایا ہے ۔ اور جسکے ہم درپے ہین اُسکے شواہد سے وہ ہی جس سے امام ابو سلیمان خطابی نے اپنی کتاب معالم السنن کو شروع کیا ہو چنانچہ کہا ہے کہ مین نے اپنے زمانہ کے لوگون کو دیکھا کہ وہ دو قسم پر ہوگئے ایک فرقہ اہل حدیث و اثر اور دوسرا اہل فقہ و نظر اور ان دونون مین سے اپنے حاجات و مقاصد و ارادات و مطالب مین کوئی دوسرے سے ممیز نہین ہوتا کیونکہ حدیث بمنزلہ اساس و اصل کے ہو اور فقہ بمنزلہ اوس بنا کے ہے جو اوسی اصل پر بنائی گئی ہے اور جو بنا کہ اپنے قاعدہ اساس بنیاد پر نہین رکھی جاتی وہ منہدم ہے اور جو بنیاد کہ بنا و عمارت سے خالی ہے وہ اوجاڑ و خراب ہے اور ان دونون فرقون مین باوجود یکہ اسقدر قربت و لگاؤ ہے کہ گویا دونون باخود بھائی ہین مگر تو بھی ان دونون کو ایک دوسرے سے پھرا ہوا اور عداوت و دشمنی کرتے ہوئے دیکھا

فاما هذه الطبقة الذين هم اهل الحديث والاثر فان الاكثرين منهم انما كدهم الروايات وجمع الطرق وطلب الغريب والشاذ من الحديث الذي اكثره موضوع او مقلوب لا يراعون المتون ولا يتفهمون المعاني ولا يستنبطون سرها ولا يستخرجون ركازها وفقهها وربما عابوا الفقهاء وتناولوهم بالطعن وادعوا عليهم مخالفة السنن ولا يعلمون انهم عن مبلغ ما اوتوه من العلم قاصرون وبسوء القول فيهم آثمون واما الطبقة الاخرى وهم اهل الفقه والنظر فان اكثرهم لا يعرجون من الحديث الا على اقله ولا يكادون يميزون صحيحه من سقيمه ولا يعرفون جيده عن رديه ولا يعبؤن بما بلغهم منه ان يحتجوا به على خصومهم اذا وافق مذاهبهم التي ينتحلونها ووافق آرائهم التي يعتقدونها وقد اصطلحوا على مواضعة بينهم في قبول الخبر الضعيف والحديث المنقطع اذا كان ذلك قد اشتهر عندهم وتعاورته الالسن فيما بينهم من غير ثبت فيه او يقين علم به فكان ذلك ضلة من الرأي وغبنا فيه

ترجمہ پس یہ طبقہ اہل حدیث واثر کا انکی اکثر کوشش وہمت روایات وطرق کے جمع کرنے اور اون غریب اور شاذ حدیثون کے طلب کرنے مین صرف ہوتی ہے جنمین اکثر موضوع یا مقلوب ہین نہ تو یہ لوگ متون کی رعایت کرتے ہین اور نہ معانی سمجھتے ہین اور نہ اسکے سر کو استنباط کرتے ہین اور نہ اوسکے چھپے ہوئے بھیدون اور فقہ کے نکالنے کی فکر کرتے ہین اور کبھی فقہاؤن پر عیب لگاتے اور اونپر طعن کرتے ہین اور یہ دعوی کرتے ہین کہ وہ لوگ سنت کے خلاف کرتے ہین اور یہ نہین جانتے کہ جسقدر وہ لوگ علم دیے گئے اوس سے یہ قاصر ہین اور اونکو برا کہکر یہ خود گنہگار ہوتے ہین اور دوسرا طبقہ جو اہل فقہ ونظر کا ہے پس اکثر اوسکی حدیث نہین جانتے مگر بہت ہی کم اور اوسکے صحیح کو سقیم سے اور جید کو ردی سے پہچان کر تمیز نہین کر سکتے اور جو انکو اونکے مذہب کے مطابق پہونچا ہے یا اسکے مطابق جسکو اونہون نے اختیار کیا ہے یا جن آرا کو وہ معتقد ہین اوس سے اپنے خصم پر حجت قائم کرنے مین کچھ پروا نہین کرتے اور جب اون لوگون مین کوئی خبر ضعیف یا حدیث منقطع مشتہر ہوجاتی ہے تو اوسکے قبول کرنیکے لیے بہت مقامات پر اپنی اُن لوگون نے اصطلاح مقرر کرلی ہے اور بدون ثبوت اور اوسکے علم یقینی کے اوسکو موضوع نہ کرکے آپسمین مشہور کردیتے ہین اپس یہ بمنزلہ رائے زنی اور عیافہ کے ہے ۞

وهؤلاء وفقنا الله وایاهم لو حکی لهم عن واحد من رؤساء مذاهبهم وزعماء نحلهم قول له باجتهاده من قبل نفسه طلبوا فیه الثقة واستبروا له العهدة فنجد اصحاب مالک لا یعتمدون فی مذهبه الا ما کان من روایة ابن القاسم والاشهب وضربائهما من نبلاء اصحابه فاذا جاءت روایة عبد الله بن عبد الحکم واضرابه لم یکن عندهم طائلا وتری اصحاب ابی حنیفة لا یقبلون من الروایة عنه الا ما حکاه ابو یوسف ومحمد بن الحسن والعلیة من اصحابه والاجلة من تلامذته فان جاءهم عن الحسن بن زیاد اللؤلؤی وذویه روایة قول بخلافه لم یقبلوه ولم یعتمدوه وکذلک نجد اصحاب الشافعی انما یعولون فی مذهبه علی روایة المزنی والربیع بن سلیمان المرادی فاذا جاءت روایة حرملة والبحتری وامثالهما لم یلتفتوا الیها ولم یعتمدوا بها فی اقاویله علی هذا عادة کل فرقة من العلماء فی احکام مذاهب ائمتهم واستاذیهم

ترجمہ اور یہ لوگ اللہ تعالے انکو اور ہمکو توفیق دے اگر انکے لیے انکے روسا مذہب و معتمدین شیوخ کے جانب سے کوئی اونکا قول جو اونھون نے خود اپنے اجتہاد سے نکالا ہو حکایت کیا جاے تو اوسکے لیے یہ لوگ ثقہ کو طلب کرتے اور اوسکے اعتماد و ثبوت کی جانچ کرتے ہین چنانچہ ہم اصحاب مالک کو پاتے ہین کہ وہ اپنے مذہب مین اعتماد نہین کرتے مگر اونہین روایتون کو جو ابن القاسم اور اشہب وغیرہما اونکے عقلاء اصحاب سے منقول ہو اسلیے جب کوئی روایت عبد اللہ بن الحکم وغیرہ سے آتی ہو تو وہ اونکے نزدیک معتمد نہین ٹھہرتے اور اصحاب ابی حنیفہ کو تم دیکھتے ہو کہ اونسے کسی روایت کو قبول نہین کرتے مگر اوسیکو جسکو ابو یوسف و محمد بن الحسن و علیہ وغیرہ اونکے اصحاب اور بزرگ شاگردون نے روایت کیا ہو اور اگر انکے پاس کوئی روایت حسن بن زیاد لولوی اور ایسے کم رتبہ کے راویونکا کوئی قول بخلاف اسکے منقول ہوتا ہے تو اوسکو یہ لوگ نہ قبول کرتے ہین اور نہ معتمد جانتے ہین اور اسیطرح ہم اصحاب شافعی کو دیکھتے ہین کہ اپنے مذہب مین مزنی اور ربیع بن سلیمان مرادی کے روایت کی حریص ہین اسلیے جب اونکے پاس حرملہ اور بختری اور انکی مثل لوگونکی روایت آتی ہو تو اوسکیطرف کچھ التفات نہین کرتے اور اسکے ساتھ اونکی قولون کو بھی معتبر نہین سمجھتے اور اسیطور پر عادت ہر فرقہ کے علماء کی اونکے ائمہ اور اوستادون کے احکام مذاہب مین جاری ہے۔

فاذا کان ھذا دابھم وکانوا لا یثقون فی امر ھذا الفروع وروایتھا عن ھؤلاء الشیوخ الا
بالوثقۃ والثبت فکیف یجوز لھم ان یتساھلوا فی الامر الاھم والخطب الاعظم وان یتواکلوا
الروایۃ والنقل عن امام الائمۃ ورسول رب العزۃ الواجب حکمہ اللازمۃ طاعتہ الذی یجب
علینا التسلیم لحکمہ والانقیاد لامرہ من حیث لا نجد فی انفسنا حرجا مما قضاہ ولا فی صدورنا
غلا من شیٔ ابرمہ وامضاہ ارایتم اذا کان للرجل ان یتساھل فی امر نفسہ ویسامح
غرمائہ فی حقہ فیاخذ منھم الزیف ویغضی لھم عن العیب ھل یجوز لھم ان یفعل ذلک
فی حق غیرہ اذا کان نائبا عنہ کولی الضعیف ووصی الیتیم ووکیل الغائب وھل یکون لہ
ذلک منہ اذا فعلہ الا خیانۃ للعھد والخفاء للذمۃ فھذا ھو ذلک اما عیان حسن واما
عیار مثل ولکن اقوام عساھم استوعروا طریق الحق واستطالوا المدۃ فی درک الحظ واحبوا
عجالۃ النیل فاختصروا طریق العلم واقتصروا علی نتف وحروف منتزعۃ من معانی اصول الفقہ

ترجمہ پس جبکہ اونکا یہ حال ہے کہ ان فروع مین ایسے ایسے شیوخ کی روایت کا بدون اعتبار
اعتماد و تثبیت کی نہین کرتے تو امر اہم و معاملہ ہاے عظیمہ مین تساہل کرنے کو کیونکر جائز رکھینگے
اور روایت و نقل کو امام الائمہ و رسول رب العزۃ کے کیونکر حوالہ کرینگے جنکا حکم لازم اور اونکے حکم
و طاعت کی تسلیم اور اونکی امر کی فرمانبرداری اسطور پر ہم پر واجب ہر کہ جو اونھون نے فیصلہ کردیا
اوس سے ہم اپنے دلو نمین کچھہ تنگی اور جو امر اونھون نے مستحکم و جاری کردیا اوس سے اپنے سینو نمین
کچھہ میل نہ پاوین تبلاؤ تو بھلا کوئی شخص اگر اپنے بارہ مین تساہل اور اپنے قرضدارون کے حق مین
تسامح کرکے اون سے کھوٹا روپیہ لیکر اونکا معاملہ چکا دے تو کیا جب یہ کسی غیر کا نائب مثلاً کسی ضعیف
کا ولی اور یتیم کا وصی اور غائب کا وکیل ہو تو اوس غیر کے حق مین بھی اوسے یہ کرنا جائز ہوگا ہرگز نہین
بلکہ اسوقت اوسکا یہ کرنا بجز اپنے عہدہ مین خیانت کرنے اور ذمہ کے چھپانے کے اور کچھہ ہوگا پس
اسیطرح سے یہ بھی ہر یا اعیان حسن یا اعیان مثل لیکن بہت سی قومون نے طریق حق کو دشوار
سمجھا اور درک حظ کی مدت کو بہت طول جانا اور اپنے حصول مراد مین جلدی کو دوست رکھا
پس طریق علم کو مختصر کر ڈالا اور چند بال اوکھیڑ لینے اور معانی اصول فقہ سے چند حروف
نکال لینے پر اقتصار کیا ۔

وسموها عللا وجعلوها شعارا لانفسهم فی التوسم برسم العلم واتخذوها جنة
عند لقاء خصومهم ونصبوها دريئة للخوض والجدال يتناظرون بها و
يتلاطمون عليها وعند التصادر عنها قد حكم للغالب بالحذق والتبريز
فهو الفقيه المذكور فی عصره والرئيس المعظم فی بلده ومصره هذا وقد دس
لهم الشيطان حيلة لطيفة وبلغ منهم مكيدة بليغة فقال لهم هذا الذی فی ايديكم
علم قصير وبضاعة مزجاة لا تفی بمبلغ الحاجة والكفاية فاستعينوا عليه بالكلام و
صلوه بمقطعات منه واستظهروا باصول المتكلمين يتسع للمرء مذهب الخوض
ومجال النظر فصدق عليهم ابليس ظنه واطاعه كثير منهم واتبعوه الا فريقا
من المؤمنين فيا للرجال والعقول اين يذهب بهم وانی يخدعهم الشيطان
عن حظهم وموضع رشدهم والله المستعان انتهی كلام الخطابی رحمه الله

ترجمہ اور اونکا نام علل رکھا اور اپنے اوپر رسوم و نشان علم کے ٹھہرانے کے لیے اوسکو شعار اور
علامت مقرر کیا اور اپنے دشمنون سے لڑنے مین اوسکو ڈھال بنایا اور خوض و جدال کی جگہ
اوسکو درہ مقرر کیا اوسی سے وہ باخود ہا مناظرہ کرتے تھے اوسی پر ایک دوسرے کو طمانچہ مارتے
اور اسکے صادر ہونے کے وقت جو اسمین غالب ہوتا اوسکو ماہر اور عزیز الوجود خیال کرتے اور
وہی اونکے زمانہ مین فقیہ مشہور اور اونکے شہر و ملک مین بڑا رئیس ہوا کرتا وہ اسی حالت مین تھے کہ
چپکے سے شیطان نے انھین اپنی ایک حکمت عملی کہ سیڑھی دی اور اونسے ایک بڑا داؤ کھیلا پس اونسے یہ کہا
کہ یہ علم جو تمھارے پاس ہے ایسا چھوٹا اور یہ پونجی ایسی کھوٹی ہے کہ حاجت روائی کے لیے کامل
وکافی نہین ہے تب علم کلام سے اونھون نے مدد چاہی اور اوسکے ٹکڑون سے پیوند ڈھونڈھا
اور اصول متکلمین سے پشت پناہی چاہنے لگے تا کہ لوگون کے لیے خوض کی راہین اور مجال
نظر کی کشادہ ہو جائین پس اسطرح سے ابلیس نے اپنے خیالات کو اونپر ٹھیک بٹھا
دیا اور بہت لوگون نے اوسکی اطاعت اور پیروی کی مگر مسلمانون کا ایک فرقہ اس بلا سے
بچ گیا ہائے افسوس یہ لوگ اپنی عقل لیے ہوئے کہان چلے جاتے ہین اور شیطان انکو اونکے
اچھے حصے و مقام ارشاد سے کہان بھٹکا کے پھرتا ہے اب تو اللہ ہی پر بھروسا اور سہارا ہے تمام ہوا کلام

حکایۃ حال الناس قبل المائۃ الرابعۃ وبیان سبب الاختلاف بین الاوائل والاواخر فی الانتساب الی مذهب من المذاهب وعدمه وبیان سبب الاختلاف بین العلماء فی کونهم من اهل الاجتهاد المطلق او اهل الاجتهاد فی المذهب والفرق بین هاتین المنزلتین واعلم ان الناس کانوا فی المائۃ الاولی والثانیۃ غیر مجمعین علی التقلید لمذهب احد بعینه قال ابو طالب المکی فی قوت القلوب ان الکتب والمجموعات محدثۃ والقول بمقالات الناس والفتیا بمذهب الواحد من الناس واتخاذ قوله والحکایۃ له فی کل شیء والتفقه علی مذهبه لم یکن الناس قدیما علی ذلک فی القرنین الاول والثانی انتهی بل کان الناس علی درجتین العلماء والعامۃ وکان من خبر العامۃ انهم کانوا فی المسائل الاجماعیۃ التی لا اختلاف فیها بین المسلمین او بین جمهور المجتهدین لا یقلدون الا صاحب الشرع وکانوا یتعلمون صفۃ الوضوء والغسل واحکام الصلوۃ والزکوۃ ونحو ذلک من آبائهم او معلمی بلدانهم فیمشون علی ذلک

الصحابة والتابعين ١٢

ترجمہ حکایت حال اون لوگونکا جو چوتھی صدی کے پہلے تھے اور بیان سبب اختلاف درمیان اوائل اور اواخر کے انتساب اور عدم انتساب مین کسی ایک مذہب کے ان مذاہب مین سے اور بیان سبب اختلاف درمیان علماء کے اونکے اہل اجتہاد مطلق اور اہل اجتہاد فی المذہب ہونے کے اور ان دونون کے فرق کے بیان مین جانو اسبات کو کہ پہلی اور دوسری صدی مین لوگ کسی ایک مذہب معین کے تقلید پر مجتمع نہ تھے ابو طالب مکی نے قوت القلوب مین کہا ہے کہ یہ کتب اور مجموعات سب نو پیدا ہین اور لوگونکے قول کے مطابق کہنا اور کسی ایک شخص معین کے مذہب کے موافق فتوا دینا اور اوسکے قول کو ہر شی مین اخذ کرنا اور حکایت کرنا اور اوسکے مذہب پر اعتماد کرنا پہلے اور دوسرے قرن کے لوگون مین کچھ نہ تھا بلکہ لوگ دو طور پر تھے ایک علماء اور ایک عامہ عوام کے تو یہ حالت تھی کہ وہ ان مسائل اجماعیہ مین جنمین درمیان مسلمانون یا درمیان جمہور مجتہدین کے خلاف نہین ہے بجز صاحب شرع کے کسیکی تقلید نکرتے تھے اور صفت وضو اور غسل اور احکام صلوۃ و زکوۃ وغیرہ کو اپنے باپ دادون اور شہر کے معلمون سے سیکھکر اونہین کی چال پر

واذا وقعت لهم واقعة نادرة استفتوا فيها ای مفتی وجدوا من غیر تعیین مذهب قال ابن الهمام فی آخر التحریر کانوا یستفتون مرة واحدا ومرة غیرہ غیر ملتزمین مفتیا واحدا انتہی وآما العلماء فکانوا علی مرتبتین منہم من امعن فی تتبع الکتاب والسنة والآثار حتی حصل له بالقوة القریبة من الفعل ملکة ان ینتصب مفتیا فی الناس یجیبہم فی الوقائع غالبا بحیث یکون جوابه اکثر مما یتوقف فیه ویخص باسم المجتہد وہذا الاستعداد یحصل تارة باستفراغ الجہد فی جمع الروایات فانه ورد کثیر من الاحکام فی الاحادیث وکثیر منہا فی آثار الصحابة والتابعین وتبع التابعین مع ما لا ینفک عنه العاقل العارف باللغة من معرفة مواقع الکلام وصاحب العلم بالآثار من معرفة طرق الجمع بین المختلفین وترتیب الدلائل ونحو ذلک کحال الامامین القدوتین احمد بن محمد بن حنبل واسحق بن راہویہ

ترجمہ اور جب اونکو کوئی واقعہ نادرہ پیش آتا تو جس مفتی کو پاتے بدون تعیین مذہب کے اوس سے فتوا پوچھ لیتے تھے ابن ہمام نے اپنی کتاب تحریر کے آخر مین لکھا ہے کہ وہ لوگ کبھی ایک سے اور کبھی اوسکے غیر سے استفتا کیا کرتے اور بدون التزام اور تعیین کسی خاص مفتی سے فتوا پوچھا کرتے تھے اور لیکن علما پس وہ دو طرح پر تھے ایک وہ جنہون نے تتبع کتاب اور سنت اور آثار مین اسقدر غور کیا جس سے اونکو ساتھ قوت قریبہ کے فعل سے ایسا ملکہ ہو گیا جس سے وہ لوگون مین مفتی قائم ہونے کے لائق ہو گئے اور اکثر وقائع مین اونکو جواب دینے لگے اور جواب باصواب دینے مین وہ ایسے مشاق ہو گئے کہ اونکا جواب اونکے توقف سے زیادہ تھا اور وہی لوگ مجتہد کے نام سے مشہور و مختص ہو گئے اور یہ استعداد کبھی حاصل ہوتی ہے روایات کے جمع کرنے مین بہت کوشش کرنے سے کیونکہ بہت سے احکام احادیث اور آثار صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین مین وارد ہیں باوجود دیگر عارف باللغہ جسکو اسکی معرفت مواقع کلام سے حاصل ہے اور صاحب علم جو آثار کو طرق جمع بین المختلفین و ترتیب دلائل وغیرہ کے ساتھ مثل دونون امام پیشوا احمد بن محمد بن حنبل و اسحق بن راہویہ کے جانتا ہے اس سے غافل و جدا نہیں ہے

وتارة باحكام طرق التخريج وضبط الاصول المروية في كل باب باب عن
مشائخ الفقه من الضوابط والقواعد مع جملة صالحة من السنن والآثار
كحال الامامين القدوتين ابی یوسف ومحمد بن الحسن ومنهم من حصل له
من معرفة القرآن والسنة ما يتمكن به من معرفة رؤس الفقه وامهات مسائله
بادلتها التفصيلية وحصل له غالب الرای ببعض المسائل الاخرى من ادلتها وتوقف
في بعضها واحتاج في ذلك الى مشاورة العلماء لانه لم تتكامل له الادوات كما
تتكامل للمجتهد المطلق فهو مجتهد في البعض غير مجتهد في البعض وقد تواتر
عن الصحابة والتابعين انهم كانوا اذا بلغهم الحديث يعملون به من غير
ان يلاحظوا شرطا وبعد المائتين ظهر فيهم التمذهب للمجتهدين باعيانهم و
قل ما كان لا يعتمد على مذهب مجتهد بعينه وكان هذا هو الواجب في ذلك الزمان

ترجمہ اور کبھی یہ استعداد حاصل ہوتی ہے طرق تخریج کے محکم کرنے سے اور اون
اصول وضوابط وقواعد کے ضبط کرنے سے جو ہر ہر باب مین مشائخ فقہ سے مروی
ہین ساتھ جملہ صالحہ کے سنن اور آثار سے جیسے کہ دونون امام وپیشوا ابی یوسف
ومحمد بن الحسن تھے اور اونمین سے بعض کو معرفت قرآن اور سنت مین اسقدر قوت
حاصل تھی کہ جسکے ذریعہ سے اونکو روس فقہ اور اوسکے اصل مسائل کے ادلہ تفصیلیہ
کے ساتھ معرفت حاصل ہوگئی اور اوسکی دلیلون سے دوسرے مسئلون مین اونکو
ملکہ غالب راے کا حاصل ہوگیا تھا اور بعض مین توقف عارض ہوا اسلیے وہ اور علماء سے
مشاورت کرنے کے محتاج ہوئے کیونکہ اونکے لیے تمامی اسباب اجتہاد کے فراہم
نہوئے جیسا کہ مجتہد مطلق کے لیے کامل ہوگئی پس اسلیے وہ بعض مین مجتہد اور بعض مین
غیر مجتہد ہے اور صحابہ اور تابعین سے بطور تواتر ثابت ہے کہ اونکو جب کوئی حدیث پہونچتی
تھی تو بدون لحاظ کسی شرط کے وہ اوسپر عمل کرتے تھے اور دو سو برس کے بعد لوگون
مین مذہب معین اختیار کرنے کا دستور نکلا اور اوس وقت مین بہت کم لوگ تھے
جو مذہب معین پر اعتماد نکرتے ہون اور اوس زمانہ مین گویا یہ واجب ہوگیا +

وسبب ذلك ان المشتغل بالفقه لا يخلو عن حالتين احديهما ان يكون
اكبر همته معرفة المسائل التى قد اجاب فيها المجتهدون من قبل من ادلتها
التفصيلية ونقدها وتنقيح ماخذها وترجيح بعضها على بعض وهذا امر جليل
لا يتم له الا بامام يتأسى به قد كفى مؤنة فرش المسائل وايراد الدلائل فى كل
باب باب فيستعين به فى ذلك ثم يشتغل بالنقد والترجيح ولولا هذا الامام
صعب عليه ولا معنى لارتكاب امر صعب مع امكان الامر السهل ولا بد لهذا المقتدى
ان يستحسن شيئا مما سبق اليه امامه ويستدرك عليه شيئا فان كان استدراكه
اقل من موافقته عد من اصحاب الوجوه فى المذهب وان كان اكثر
لم يعد تفرده وجها فى المذهب وكان مع ذلك منتسبا الى صاحب المذهب
فى الجملة ممتازا عمن يتأسى بامام آخر فى كثير من اصول مذهبه وفروعه

ترجمہ اور اسکا یہ سبب ہے کہ مشتغل بالفقہ دو حال سے خالی نہین ایک یہ کہ اوسکی
بڑی ہمت اون مسائل کا پہچاننا ہے جنہین مجتہدین سابقین اُنکے ادلہ تفصیلیہ
سے اوسکا جواب دے چکے اور اوسکی تنقید اور اوسکے ماخذ کی تنقیح اور بعض کا بعض پر
کی ترجیح وغیرہ سب کچھ کر چکے ہین اور یہ ایسا جلیل الشان امر ہے کہ بدون کسی امام
کے پیروی کے پورا نہین ہو سکتا اور چونکہ درستگی مسائل اور ہر ہر باب مین ایراد دلائل
کی مشقت کو وہ لوگ برداشت کر چکے تھے اسلیے یہ اوسنے اسمین مدد لینے لگے اور پھر
تنقید و ترجیح مین مشتغل ہوئے اور اگر اونکا یہ امام نہوتا تو اوسپر بڑی مشکل پڑتی اور پھر
ارتکاب امر صعب کے ساتھ امکان امر سہل کے کیا معنی ہوتے اور اس مقتدی کے لیے یہ ضرور
ہوا کہ اپنے اماموں کی طرز و روش کو اچھی طرح جانے اور اوسپر اور کچھ بڑہا دے اور اوسکو
سنبھالے پس اوسکا استدراک اوسکی موافقت سے اگر اقل ہوتا ہی تو اصحاب وجوہ فی المذہب
مین شمار کیا جاتا ہی اور اگر اکثر ہے تو اوسکا تفرد وجہ فی المذہب مین نہین گنا جاتا اور باوجود
اسکے بھی کسی صاحب المذہب کیطرف فی الجملہ ایسے طور پر اوسکی نسبت کی جاتی ہے کہ جنکی وہ
پیروی کرتا ہی جنسے دوسرے اماموں سے بہت سے اصول مذہب و فروع مین ممتاز رہتا ہی

المشتغل بالفقه

ولا يوجد لمثل هذا بعض المجتهدات لم يسبق بالجواب فيها اذ الوقائع متتابعة
والباب مفتوح فياخذها من الكتاب والسنة وآثار السلف من غير اعتماد
على امامه ولكنها قليلة بالنسبة الى ما سبق بالجواب فيه وهذا هو المجتهد
المطلق المنتسب وثانيهما ان يكون اكبر همته معرفة المسائل التي يستفتيه المستفتون
مما لم يتكلم فيه المتقدمون وحاجته الى امام يأتسي به في الاصول الممهدة في كل
باب باب اشد من حاجة الاول لان مسائل الفقه متعانقة متشابكة فروعها
يتعلق بامهاتها فلو ابتدأ هذا بتنقيد مذاهبهم وتنقيح اقوالهم لكان ملتزما لما
لا يطيقه ولا يتفرغ منه طول عمره فلا سبيل له الى ما يهمه الا ان يحمل النظير فيما سبق فيه
ويتفرع للتفاريع وقد يوجد لمثل هذا استدركات على امامه بالكتاب والسنة
وآثار السلف والقياس لكنها قليلة بالنسبة الى موافقاته فهذا هو المجتهد في المذهب.

ترجمہ اور ایسوں میں بعض مجتہدات ایسے بھی پائے جاتے ہیں جنکا جواب پہلوں نے بھی
نہیں دیا ہے کیونکہ وقائع یکی بعد دیگرے واقع ہوا کرتے ہیں اور اسکے دروازے کھلے ہیں پس وہ اخذ
کرتا ہے کتاب اور سنت اور آثار سلف سے بغیر اعتماد کے اپنے امام پر لیکن یہ پہلوں کے جواب کی
بہ نسبت کم ہے اور یہ مجتہد مطلق منتسب ہے اور دوسرا وہ ہے کہ جسکی بڑی ہمت اون مسائل کا پہچاننا ہے
جنکو لوگوں نے اس سے پوچھا اور متقدمین نے اسمیں کچھ کلام نہیں کیا اور اسکی حاجت ایک
امام مقتدی کیطرف جسکے اصول ممہدہ کے ہر ہر باب میں یہ پیروی کرتا ہے پہلے سے زیادہ ہے کیونکہ
مسائل فقہیہ ایک دوسرے میں ملے ہوئے اور باخود با چمٹے ہوئے اور اوسکے تمامی فروع اوسکے اصول
میں لگے ہوئے ہیں پس اگر یہ اونکے مذاہب کی تنقید اور اونکے اقوال کی تنقیح کرنے لگے
تو اپنے اوپر ایسے امر کا لازم کرنے والا ہوگا جسکی وہ طاقت نہیں رکھتا ہے اور عمر بھر اس سے
فارغ نہو سکیگا پس اوسکے ان مشکلات کو دفع کی کوئی صورت نہیں ہے مگر یہی کہ جو اسکے
پہلے ہو گیا ہے اونھیں امور پر نظیروں کو حمل کرتا اور تفریعوں کو متفرع کرتا جائے اور کبھی اسکے
کو بہت سے استدراکات اپنے امام پر کتاب اور سنت اور آثار سلف اور قیاس سے ملتے ہیں
لیکن وہ بہ نسبت اسکی موافقات کے کم ہوتے ہیں اور یہ مجتہد فی المذہب ہے ۱۲

سلہ اسکے نمونہ و معاونہ ۱۲

سلہ یعنی مسائل مجتہدہ ۱۲ ماخوذہ

وأما الحالة الثالثة وهي ان يستفرغ جهده اولا في معرفة ادلة ما سبق اليه ثم
يستفرغ جهده ثانيا في التفريع على ما اختاره واستحسنه فهي حالة بعيدة غير
واقعة لبعد العهد عن زمان الوحي واحتياج كل عالم في كثير مما لابد له في علمه
الى من مضى من رواية الاحاديث على تشعب متونها وطرقها ومعرفة مراتب
الرجال ومراتب صحة الحديث وضعفه وجمع ما اختلف من الاحاديث والآثار
والتنبه لماخذ الفقه منها ومن معرفة غريب اللغة واصول الفقه ومن
رواية المسائل التي سبق التكلم فيها من المتقدمين مع كثرتها جدا او
تباينها واختلافها ومن توجيه افكاره في تمييز تلك الروايات وعرضها
على الدلالة فاذا انفد عمره فكيف يوفي حق التفاريع بعد ذلك والنفس
الانسانية وان كانت زكية لها حد معلوم تعجز عما وراءها

ترجمہ اور تیسری حالت یہ ہے کہ پہلے اپنی کوششون کو معرفت ادلہ ماسبقہ
مین صرف کرے اور پھر اوسکے بعد تفریعات مین جس طور پر اونکو اختیار کیا ہی یا مستحسن
سمجھا ہے لگاوے اور یہ حالت بعیدہ غیر واقعہ ہے بباعث دور ہونے اوسوقت کے
زمانۂ وحی سے اور بباعث احتیاج ہر عالم کے اپنے بہت سے ضروری علمون مین
متقدمین کی طرف مختلف المتون اور مختلف الطرق حدیثون کی روایت مین اور
معرفت مراتب رجال اور مراتب صحت حدیث اور اوسکے ضعف مین اور احادیث
و آثار مختلفہ کے جمع کرنے مین اور اونسے ماخذ فقہ کے خبردار ہونے مین اور لغات
غریبہ اور اصول فقہ کے پہچاننے مین اور روایت کرنے سے اون مسائل کے
جنمین متقدمین کلام کرچکے ہین باوجود کثرت اور تباین اور اختلاف اوسکے اور
توجیہ سے اپنی فکر کی ان روایات کے تمیز کرنے مین اور دلالت پر اسکے کرنے
سے پس جب اپنی عمر کو اسمین تمام کرڈالیگا تو حق تفاریع کو اسکے بعد کیونکر
ادا کریگا اور نفس انسانی کتنا ہی پاک و مقدس ہو تو بھی اوسکے لیے ایک
حد معین ہے کہ اوسکے آگے وہ عاجز ہوجاتا ہے +

وانما كان هذا متيسرا للطراز الاول من المجتهدين حين كان العهد قريبا
والعلوم غير متشعبة على انه لم يتيسر ذلك ايضا الا لنفوس قليلة وهم مع ذلك
كانوا مقتدين بمشائخهم معتمدين عليهم ولكن لكثرة تصرفاتهم فى العلم صاروا مستقلين
وبالجملة فالتمذهب للمجتهدين سر الهمه الله تعالى العلماء وجمعهم عليه من حيث يشعرون
اولا يشعرون ومن شواهد ما ذكرنا كلام الفقيه ابن زياد الشافعي اليمنى فى فتواه
حيث سئل عن مسئلتين اجاب فيهما البلقينى بخلاف مذهب الشافعى فقال
فى الجواب انك لا تعرف توجيه الكلام البلقينى ما لم تعرف درجته فى العلم فانه امام مجتهد
مطلق منتسب غير مستقل من اهل التخريج والترجيح واعنى بالمطلق المنتسب من له اختيار
وترجيح يخالف الراجح فى المذهب الامام الذى ينتسب اليه وهذا حال كثير من جهابذة
الاكابر اصحاب الشافعى من المتقدمين والمتاخرين وسياتى ذكرهم وترتيب درجاتهم

ترجمہ اور پہلے طرز کے مجتہدین کے لیے جب زمانہ وحی کا قریب اور علوم بھی بہت شاخ
بشاخ نہوئے تھے البتہ یہ آسان تھا مگر تو بھی یہ بہت ہی کم لوگون کو میسر ہوا اور پھر وہ بھی
اپنے مشائخ کے مقتدی اور اونپر اعتماد کرنے والے تھے لیکن علوم مین بہت لگے رہنے
سے وہ خود مستقل ہوگئے الحاصل ان مجتہدین کا مذہب بمذہب ہونا اور لوگون کا اسکو
اختیار کرنا ایک بھید ہے جسکو اللہ تعالے نے اونپر الہام کیا اور اونکو اسپر مجتمع
کر دیا چاہین وہ اسکو جانین یا نجانین اور اسکی خبر رکھین یا نہ رکھین اور جو ہمنے
ذکر کیا ہی اسکے شواہد سے کلام فقیہ ابن زیاد شافعی الیمنی کا اونکے فتوا مین ہے
جبکہ وہ سوال کیے گئے اون دو مسئلون سے کہ جسمین بلقینی نے بخلاف مذہب شافعی
کے جواب دیا تھا اونھون[1] نے کہا کہ تو بلقینی کے توجیہ کلام کو نہین جان سکتا جبتک کہ علم
مین تو اونکے درجہ کو نجانے کیونکہ وہ امام مجتہد مطلق منتسب غیر مستقل اہل تخریج اور ترجیح
سے ہی اور منتسب مطلق سے مین اوسکو مراد لیتا ہون جسکو ایسی ترجیح کا اختیار ہو جو اپنے امام مذہب
کے راجح کی خلاف کر سکتا ہو اور یہ حال بہت سے متقدمین و متاخرین اکابر علماء شافعی کا ہی
اور قریب ہی اونکا ذکر اور اونکے درجات کی ترتیب کا بیان آتا ہے +

[1] یعنی ابن زیاد ۱۲ محمد محفوظ

وهمن نظم البلقینی فی سلك المجتهدین المطلقین المنتسبین تلمیذه العالی الولی
ابوزرعة فقال قلت مرة لشیخنا الامام البلقینی ما یقصر بالشیخ تقی الدین
السبکی عن الاجتهاد وقد استکمل آلته وکیف یقلد قال ولم اذکره هوای
شیخنا البلقینی استحیاء منه لما اردت ان ارتبت علی ذلك فسکت فقلت فما عندی
ان الامتناع من ذلك ما هو الا للوظائف التی قررت للفقهاء علی المذاهب الاربعة
وان من خرج عن ذلك واجتهد لم ینله شیء من ذلك وحرم ولایة القضاء وامتنع
الناس من استفتائه ونسب للبدعة فتبسم ووافقنی علی ذلك انتهی قلت اما
انا فلا اعتقاد ان المانع لهم من الاجتهاد ما اشار الیه حاشا منصبهم العلی
عن ذلك وان یترکوا الاجتهاد مع قدرتهم علیه لغرض القضاء والاسباب هذا
مما لا یجوز لاحد ان یعتقده فیهم وقد تقدم ان الراجح عند الجمهور وجوب الاجتهاد
فی مثل ذلك وکیف ساغ للولی نسبتهم الی ذلك او نسبة البلقینی الی موافقته علی ذلك

ترجمہ اور اونلوگونمین سے کہ جنکو بلقینی نے سلک مجتہدین مطلقین منتسبین مین نظم کیا ہے اور اونکا
شاگرد رشید ابوزرعہ ہے اور اوسنے کہا کہ مین نے ایکمرتبہ اپنے شیخ امام بلقینی سے کہا کہ کس چیز نے شیخ تقی الدین
سبکی کو اجتہاد سے روک رکھا ہے حالانکہ اونکے پاس اسکا سب سامان کامل مہیا ہے پھر وہ کیونکر
تقلید کرتا ہے کہا ابوزرعہ نے کہ چونکہ مینے ارادہ کیا تھا کہ اوسکو اسپر ترتیب دونگا اسلیے شرم کے مارے
میرے شیخ بلقینی نے اوسکو ذکر نکیا اور چپ رہگیا تب مینے کہا کہ میرے نزدیک اس امتناع کی کوئی
اور وجہ نہین مگر وہی وظیفے جو فقہاء مذاہب اربعہ کے لیے مقدر ہے اور اگر ایک بار بھی اس سے نکلین اور
اجتہاد کرین تو اسمین سے اونکو کچھ نملے اور ولایت قضا سے محروم رہین اور لوگ اونسے فتوا پوچھنا چھوڑ دین اور
بدعتی کہنے لگین پس اسکو سنکر وہ ہنس پڑے اور اسپر میری موافقت کی لیکن مین کہتا ہون کہ میرے
نزدیک اونکے لیے اجتہاد سے مانع وہی امر تھا جسکو ابوزرعہ نے اشارہ بیان کیا ہے کیونکہ اونکا منصب
ان سب امور سے اور خصوص اس امر سے کہ باوجودیکہ وہ اجتہاد پر قادر ہون اور اسکو اپنے منصب
قضا وغیرہ کے سبب سے چھوڑ دین بہت ہی دور تھا اور کسی کے لیے یہ جائز نہین ہے کہ اونکی شان مین یہ اعتقاد
رکھے اور پہلے بیان ہو چکا ہے کہ راجح نزدیک جمہور کے ایسی حالت مین وجوب اجتہاد ہے پھر کیونکر ایک
ولی کیطرف اسکی نسبت اور بلقینی کیطرف اسکی موافقت کی نسبت کیجا سکتی ہے ❊

مقولہ ابن زیاد ۱۲

مقول ابن زیاد ۱۲

وقد قال الجلال السیوطی فی شرح التنبیہ فی باب الطلاق ما لفظہ وما وقع من الائمۃ من الاختلاف من تغیر الاجتہاد فیصححون فی کل موضع ما ادی الیہ اجتہادہم فی ذلک الوقت وقد کان المصنف یعنی صاحب التنبیہ من الاجتہاد بالمحل الذی لا ینکر فصرح غیر واحد من الائمۃ بانہ وابن الصباغ وامام الحرمین والغزالی بلغوا رتبۃ الاجتہاد المطلق وما وقع فی فتاوی ابن الصلاح من انہم بلغوا رتبۃ الاجتہاد فی المذہب دون المطلق فمرادہم انہم کانت لہم درجۃ الاجتہاد المنتسب دون المستقل وان المطلق کما قررہ ہو فی کتابہ اداب الفتیا والنووی فی شرح المہذب نوعان مستقل وقد فقد من راس الاربع مائۃ فلم یمکن وجودہ ومنتسب ہو باق الی ان یاتی اشراط الساعۃ الکبری ولا یجوز انقطاعہ شرعا لانہ فرض کفایۃ ومتی قصر اہل عصر حتی ترکوہ اثموا کلہم وعصوا باسرہم کما صرح بہ الاصحاب منہم الماوردی فی الحاوی والرویانی فی البحر والبغوی فی التہذیب وغیرہم

ترجمہ اور جلال الدین سیوطی نے شرح التنبیہ کے باب الطلاق مین جو فرمایا ہی وہ یہ ہی کہ اماموں مین جو اختلاف واقع ہوا وہ تغیر اجتہاد سے ہی پس جن مقامون مین اونکا اجتہاد اوسوقت پہونچا اوسکی وہ تصحیح کرتے گئے اور مصنف یعنی صاحب تنبیہ اجتہاد کے ایسے محل مین تھا جسکا انکار نہین کیا جا سکتا اور بہت سے اماموں نے تصریح کی ہی کہ وہ اور ابن الصباغ اور امام الحرمین اور غزالی اجتہاد مطلق کے رتبہ کو پہونچ گئے تھے اور جو فتاوے ابن الصباغ مین واقع ہوا ہی کہ یہ لوگ رتبہ اجتہاد فی المذہب کو پہونچے تھے نہ مطلق کو تو مراد اوسکی یہ ہی کہ اونکو درجہ اجتہاد منتسب حاصل تھا نہ مستقل اور اجتہاد مطلق جیسا کہ خود اوسنے اپنی کتاب آداب الفتیا مین اور نووی نے شرح المہذب مین ثابت کیا ہی دو طرح پر ہی ایک مستقل اور چونکہ یہ چوتھی صدی سے مفقود ہو گیا اسلیے اسکا وجود ممکن نہین اور دوسرا منتسب اور وہ قیامت کی بڑی نشانیونکے آنے تک باقی رہیگا اور شرعا اوسکا منقطع ہونا جائز نہین کیونکہ وہ فرض کفایہ ہی اور جب کسی زمانہ والے اوس سے یہانتک قاصر ہونگے کہ اوسکو بالکل ہی چھوڑ بیٹھینگے تو سبکے سب گناہگار اور بالکل نافرمان ہو جائینگے جیسا کہ ہمارے اصحاب نے اسکی تصریح کی ہی بعض انمین سے ماوردی ہین جنہون نے حاوی مین اور رویانی نے بحر مین اور بغوی نے تہذیب مین اور انکے غیر نے انکے غیر مین

ولا يتادى هذا الفرض بالاجتهاد المقيد كما صرح بہ ابن الصلاح والنووی
فی شرح المهذب والمسئلة مبسوطة فی کتابنا المسمى بالرد علی من اخلد الی الارض
وجهل ان الاجتهاد فی کل عصر فرض ولا يخرج هؤلاء عن الاجتهاد المطلق
المنتسب من کونهم شافعية كما صرح به النووی وابن الصلاح فی الطبقات
وتبعہ ابن السبکی ولهذا صنفوا فی کتب المذهب وافتوا وولوا وظائف
الشافعية كما ولی المصنف وابن الصباغ تدریس النظامیة ببغداد وولی
امام الحرمین والغزالی تدریس النظامیة بنیسابور وولی ابن عبد السلام
الجابية والظاهرية بالقاهرة وولی ابن دقيق العيد الصلاحية المجاورة
لمشهد امامنا الشافعی رضی الله عنه والفاضلية والكاملية و
غیر ذلک اما من بلغ رتبة الاجتهاد المستقل فانه يخرج بذلک عن کونه شافعيا ولا ينقل اقواله

ترجمہ اور یہ فرض اجتہاد مقید سے ادا نہین ہوسکتا جیساکہ ابن الصلاح نے اسکی
تصریح کی ہر اور نووی نے شرح مہذب مین مفصل بیان کیا ہر اور یہ مسئلہ ہماری اوس
کتاب مین جسکا نام رد علی من اخلد الی الارض وجہل ہر نہایت بسط و تفصیل سے بیان کیا
گیا ہر کہ اجتہاد ہر زمانہ مین فرض ہر اور یہ لوگ اجتہاد مطلق منتسب سے اپنے شافعی ہونے
سے خارج نہین ہوسکتے جیساکہ نووی اور ابن الصلاح نے طبقات مین اسکی
تصریح کی ہر اور ابن سبکی نے بھی اسکی تبعیت کی ہر اور اسلیے اونہون نے اس مذہب
مین کتابین تصنیف کین اور فتوا دیا اور وظایف شافعیہ کے متولی ہوئے جیساکہ
مصنف اور ابن الصباغ بغداد کے مدرسہ نظامیہ کی تدریس کے متولی ہوئے اور
امام الحرمین اور غزالی نیشاپور کے مدرسہ نظامیہ کی تدریس کے متولی ہوئے اور
ابن عبد السلام قاہرہ کے مدرسہ جابیہ اور ظاہریہ کا متولی ہوا اور ابن دقیق العید
صلاحیہ کا جو ہمارے امام شافعی رح کے مشہد مقدس کے قریب ہر اور فاضلیہ اور کاملیہ
کا متولی ہوا لیکن وہ شخص کہ رتبہ اجتہاد مستقل کو پہونچگیا ہر تو وہ اس سبب سے شافعی
ہونے سے خارج ہوگیا اور اوسکے اقوال کتب مذہب مین نقل نہین کیے جاسکتے

ولا اعلم احدا بلغ هذه الرتبة من الاصحاب الا ابا جعفر بن جرير الطبري فانه
كان شافعيا ثم استقل بمذهب ولهذا قال الرافعي وغيره ولا يعد تفرده وجها
في المذهب انتهى وهي عندي احسن مما سلكه الولي ابو ذرعة الا ان كلامه
يقتضي ان ابن جرير لا يعد شافعيا وهو مردود فقد قال الرافعي في اول كتاب الزكوة
من الشرح تفرد ابن جرير لا يعد وجها في مذهبنا وان كان معدودا في طبقات اصحاب
الشافعي قال النووي في التهذيب ذكره ابو عاصم العبادي في الفقهاء الشافعية
وقال هو من افراد علمائنا واخذ فقه الشافعي عن الربيع المرادي والحسن الزعفراني
انتهى ومعنى انتسابه الى الشافعي انه جرى على طريقته في الاجتهاد واستقراء الادلة وترتيب
بعضها على بعض ووافق اجتهاده اجتهاده واذا خالف احيانا لم يبال بالمخالفة
ولم يخرج عن طريقه الا في مسائل وذلك لا يقدح في دخوله في مذهب الشافعي

ترجمہ اور مین کسی کو نہین جانتا کہ اصحاب مین سے اس رتبہ کو پہونچا ہو مگر ابو جعفر
ابن جریر الطبری کہ پہلے وہ شافعی تھا پھر اوسکا ایک مستقل مذہب ہو گیا اسلیے رافعی
وغیرہ نے کہا کہ اوسکا تفرد مذہب مین کوئی وجہ معتبرہ نہ شمار کیا جائیگا انتہے اور میرے
نزدیک ولی ابو زرعہ کا یہ حال بہت ہی پسندیدہ ہی مگر کلام اوسکا اس امر کو مقتضی ہی
کہ ابن جریر شافعیون مین نہ معدود ہو تو یہ مردود ہی کیونکہ رافعی نے اسی شرح مین
کتاب الزکوۃ کی شروع ہی مین کہا ہی کہ ابن جریر کا تفرد ہمارے مذہب مین بطور وجہ
کے نہ معدود ہو گا اگرچہ وہ طبقات شافعیہ مین معدود ہے اور نووی نے شرح
تہذیب مین کہا ہی کہ ابو عاصم عبادی نے اوسکو فقہاء شافعیہ مین ذکر کیا ہی اور یہ کہا ہی کہ وہ
ہمارے علماء سے ہی اور اوسنے فقہ شافعی کو ربیع مرادی اور حسن زعفرانی سے اخذ کیا ہی اور امام
امام شافعی کیطرف منتسب ہونے کے یہ معنی ہین کہ اوسنے اپنے اجتہاد و استقراء ادلہ اور اونکی باوجود
ترتیب کو اونھین کے طریقہ پر جاری کیا ہی اور اوسکا اجتہاد اونکے اجتہاد کے موافق ہوا ہے
اور جب کبھی اوسنے کچھ مخالفت کی تو اس مخالفت مین کچھ پروا نہ کی اور اونکے طریقہ سے
نہ خارج ہوے مگر چند مسئلو مین اور یہ انکے امام شافعی کے مذہب مین داخل ہونیکے لیے کوئی قادح نہین ہے

له یعنی وہ وجوہ فی المذہب مین نہ معدود ہو گا ۱۲ محمد محمود

ومن هذا القبيل محمد بن اسمعيل البخاري فانه معدود في طبقات الشافعية
وممن ذكره في طبقات الشافعية الشيخ تاج الدين السبكي وقال انه تفقه
بالحميدي والحميدي تفقه بالشافعي واستدل شيخنا العلامة على ادخال البخاري
في الشافعية بذكرهم في طبقاتهم وكلام النووي الذي ذكرناه شاهد له وذكر
الشيخ تاج الدين السبكي في طبقاته ما لفظه كل تخريج اطلقه المخرج اطلاقا فينظر ان
ذلك المخرج ان كان ممن يغلب عليه المذهب والتقليد كالشيخ ابي حامد والقفال
عد من المذهب وان كان ممن يكثر خروجه كالمحمدين الاربعة يعني محمد بن جرير ومحمد بن خزيمة
ومحمد بن نصر المروزي ومحمد بن المنذر فلا يعد واما المزني وبعده ابن سريج فبين
الدرجتين لم يخرجوا خروج المحمدين ولم يتقيدوا تقيد العراقيين والخراسانيين انتهى
وذكر السبكي في طبقاته الشيخ ابا الحسن الاشعري امام اهل السنة والجماعة وقال انه
معدود من الشافعية فانه تفقه بالشيخ ابي اسحاق المروزي انتهى قول ابن زیاد

ترجمہ اور اسی قبیل سے محمد بن اسمعیل بخاری ہین کہ لوگون نے انکو طبقات شافعیہ مین شمار کیا ہے
اور جن لوگون نے انکو طبقات شافعیہ مین شمار کیا ہے اونمین سے شیخ تاج الدین سبکی ہین اونہون نے
کہا کہ بخاری نے حمیدی سے فقہ حاصل کی اور حمیدی نے امام شافعی سے فقہ کو سیکھا شیخ تاج الدین سبکی کے
بخاری کو طبقات شافعیہ مین ذکر کرنے سے ہمارے شیخ علامہ نے بخاری کو شافعیون مین داخل کرنے پر
استدلال کیا ہے اور نووی کا وہ کلام جسکو ہم نے ذکر کیا ہے اوسکا شاہد ہے اور شیخ تاج الدین سبکی نے طبقات مین
جو ذکر کیا ہے اوسکا خلاصہ یہ ہے کہ جس تخریج کو مخرج مطلق چھوڑ دے تو دیکھا جاویگا کہ وہ مخرج اگر اون لوگون مین
ہے کہ جنپر مذہب اور تقلید غالب ہے مانند شیخ ابی حامد اور قفال کے تو وہ اوس مذہب کے لوگون مین شمار کیا جاویگا
اور اگر وہ اون لوگون مین ہے کہ جو اکثر مذہب سے خارج ہو جایا کرتا ہے مانند محمدین اربعہ یعنی محمد بن جریر اور
محمد بن خزیمہ اور محمد بن نصر المروزی اور محمد بن المنذر کے تو اوسمین معدود ہوگا اور لیکن مزنی اور بعد اوسکے ابن
شریح تو یہ لوگ دونون درجون کے درمیان مین ہین نہ تو محمدین کے مانند خارج ہین اور نہ عراقین و خراسانین کے تقید کے
مانند مقید انتہی اور ذکر کیا سبکی نے اپنے طبقات مین کہ شیخ ابو الحسن اشعری اہل سنت وجماعت کے امام ہین اور
یہ بھی کہا کہ یہ شافعیون مین معدود ہین کیونکہ اونہون نے شیخ ابی اسحق مروزی سے فقہ حاصل کی ہے تمام ہوا قول ابن زیاد کا

محمد بن اربعہ

ومن شواهد ماذکرنا ایضا ما فی کتاب الانوار حیث قال والمنتسبون
الی مذهب الشافعی وابی حنیفة ومالک واحمد اصناف احدها العوام
وتقلیدهم للشافعی متفرع علی تقلید المنتسب الثانی البالغون الی مرتبة
الاجتهاد والمجتهد لا یقلد مجتهدا وانما ینسبون الیه لجریهم علی طریقته فی
الاجتهاد واستعمال الادلة وترتیب بعضها علی بعض الثالث المتوسطون وهم
الذین لم یبلغوا رتبة الاجتهاد ولکنهم وقفوا علی اصول الامام وتمکنوا من
قیاس ما لم یجدوه منصوصا علی ما نص علیه وهؤلاء مقلدون له وکذا
من یاخذ بقولهم من العوام والمشهور انهم لا یقلدون فی انفسهم لانهم
مقلدون انتهی کلام الانوار فان قلت کیف یکون شیء واحد غیر واجب
فی زمان و واجبا فی زمان اخر مع ان الشرع واحد فلیس قولک لم یکن
الاقتداء بالمجتهد المستقل واجبا ثم صار واجبا الا قولا متناقضا متنافیا

ترجمہ اور جو ہمنے کہا اسکے شواہد سے وہ بھی ہی جو کتاب الانوار مین ہی چنانچہ اوسمین کہا ہی
کہ شافعی اور ابحنیفہ و مالک و احمد کے مذہب کیطرف جو لوگ منسوب ہین وہ چند طرح پر ہین
ایک اونمین سے عوام ہین اور اونکا امام شافعی کی تقلید کرنا منتسب کی تقلید پر متفرع ہی اور دوسرے
وہ لوگ ہین جو اجتہاد کے مرتبہ کو پہونچے ہوئے ہون حالانکہ ایک مجتہد دوسرے مجتہد کی تقلید نہین
کرتا مگر باوجود اسکے بہی جو یہ لوگ انکو اونکی طرف منسوب کرتے ہین تو اس سبب سے کہ انکا اجتہاد و استعمال
ادلہ اور اوسکی ترتیب بایکدیگر اونہین کے طریقہ پر جاری ہی اور تیسرے درمیانی لوگ اور وہ وے ہین
کہ مرتبہ اجتہاد کو نہین پہونچے ولیکن اپنے امام کے اصول سے واقفیت رکھتے ہین اور امور غیر
منصوصہ کے قیاس پر بنا بر نص اپنے ائمہ کے قادر ہین اور یہ لوگ درحقیقت اونکے مقلد ہین
اور ایسے ہی جو لوگ عوام مین سے اونکے اقوال کو اخذ کرتے ہین اور مشہور یہ ہی کہ فی نفسہ وہ مقلد
نہین کیونکہ وہ مقلد ہین تمام ہوا کلام کتاب الانوار کا - پس اگر کہے تو کہ کیونکر ایک چیز ایک زمانہ مین
غیر واجب اور وہی چیز دوسرے زمانہ مین واجب ہو گئی باوجودیکہ شرع ایک ہی ہی پس تمہارا یہ کہنا
کہ ایک مجتہد مستقل کی اقتدا واجب نہ تھی پھر واجب ہو گئی نہین ہی مگر قول متناقض اور متنافی

قلت الواجب الاصلی هو ان یکون فی الامة من یعرف الاحکام الفرعیة من ادلتها التفصیلیة اجمع علی ذلک اهل الحق ومقدمة الواجب واجبة فلذا کان للواجب طرق متعددة وجب تحصیل طریق من تلک الطرق من غیر تعیین واذا تعین له طریق واحد وجب ذلک الطریق بخصوصه کما اذا کان الرجل فی مخمصة شدیدة یخاف منها الهلاک وکان لدفع مخمصة طرق من شراء الطعام والتقاط الفواکه من الصحراء واصطیاد ما یتقوت به وجب تحصیل شئ من هذا الطرق لا علی التعیین فاذا وقع فی مکان لیس هناک صید ولا فواکه وجب علیه بذل المال فی شراء الطعام وکذلک کان للسلف طرق فی تحصیل هذا الواجب وکان الواجب تحصیل طریق من تلک الطرق لا علی تعیین ثم انسدت تلک الطرق الا طریق واحد فوجب ذلک الطریق بخصوصه

ترجمہ تو اُسکے جواب مین مین یہ کہتا ہون کہ واجب اصلی تو یہی ہی کہ امت مین ایسا شخص ہو جو احکام فرعیہ کو اوسکے ادلہ تفصیلیہ سے جانتا ہو اسپر تمامی اہل حق کا اجماع ہے اور مقدمہ واجب کا واجب ہوا کرتا ہی اور جب کسی واجب کے طرق متعددہ ہون تو تحصیل کسی ایک طریقہ کے اون طریقون مین سے بغیر تعیین کے واجب ہی اور جب اوسکے لیے کوئی ایک طریقہ متعین ہو جاے تو وہی طریقہ بخصوصہ واجب ہوگا مثلاً جب کوئی ایسے مخمصہ شدیدہ مین مبتلا ہو جاے کہ جس سے اپنی ہلاکت کا خوف کرتا ہو اور دفع مخمصہ کے بہت سے طریقے ہین مثل کھانا مول لینے اور صحرا سے میوہ چن لینے اور بمقدار اپنی قوت کے شکار کر لینے وغیرہ سے تو کسی شئے کا ان طریقون مین سے لا علی التعیین حاصل کرنا واجب ہے پس اگر کوئی شخص ایسے مکان مین جا ٹھہرے جہان نہ کوئی شکار ہو اور نہ کوئی میوہ تو اوسپر کھانا مول لینے کے لیے مال ہی خرچ کرنا واجب ہوگا ایسیہی سلف کے لیے اس واجب کے حاصل کرنے مین بہت سے طریقے تھے اور ان طریقون مین سے بغیر تعیین کے ایک ہی طریقہ حاصل کرنا واجب تھا اونکے بعد وہ سب طریقے مسدود ہو گئے مگر ایک ہی طریقہ باقی رہگیا پس اب بخصوصہ وہی طریقہ واجب ہوگا

وكان السلف لا يكتبون الحديث ثم صار يومنا هذا كتابة الحديث واجبة لان
رواية الحديث لا سبيل لها اليوم الا معرفة هذه الكتب وكان السلف لا يشتغلون
بالنحو واللغة وكان لسانهم عربيا لا يحتاجون الى هذه الفنون ثم صار يومنا هذا
معرفة اللغة العربية واجبة لبعد العهد عن العرب الاول وشواهد ما نحن فيه
كثيرة جدا وعلى هذا ينبغي ان يقاس وجوب التقليد لامام بعينه فانه قد يكون
واجبا وقد لا يكون واجبا فاذا كان الانسان جاهل في بلاد الهند وبلاد
ما وراء النهر وليس هناك عالم شافعي ولا مالكي ولا حنبلي ولا كتاب من
كتب هذه المذاهب وجب عليه ان يقلد لمذهب ابي حنيفة ويحرم عليه ان
يخرج من مذهبه لانه حينئذ يخلع من عنقه ربقة الشريعة ويبقى سدى
مهملا بخلاف ما اذا كان في الحرمين فانه متيسر له هناك معرفة جميع المذاهب
ولا يكفيه ان ياخذ بالظن من غير ثقة ولا ان ياخذ من السنة العوام ولا ان
ياخذ من كتاب غير مشهور كما ذكر كل ذلك في النهر الفائق شرح كنز الدقائق

ترجمہ اور سلف حدیثون کو نہ لکھتے تھے پھر اب آجکل ہمارے زمانہ مین کتابت حدیث واجب ہو گئی کیونکہ
آجکل بجز معرفت ان کتابون کے روایت حدیث کی کوئی سبیل نہین اور سلف نحو و لغت سے نہ مشتغل تھے
اور چونکہ اونکی زبان عربی تھی اسلیے وہ ان فنون کے محتاج بھی نہ تھے پھر آجکل ہمارے زمانہ مین عرب
اول کے زمانہ سے بہت دور ہو جانے سے عربی زبان کا سیکھنا واجب ہو گیا اور علی ہذا القیاس اسکے اور بھی
بہت سے شواہد و نظیرین ہین پس مناسب ہے کہ اسی پر وجوب تقلید امام معین کا قیاس کیجاے کہ کبھی تو وہ واجب ہے
اور کبھی نہین مثلاً جب کوئی جاہل آدمی ہند یا ماوراء النہر کے شہرون مین ہو اور وہان کوئی عالم
شافعی و مالکی و حنبلی نہین پایا جاتا اور ان مذاہب کی کوئی کتاب بھی نہین ملتی تو اوسپر واجب
ہے کہ ابو حنیفہ رح کی تقلید کرے اور حرام ہے کہ اونکے مذہب سے خارج ہووے کیونکہ اسحالت مین اگر اونکے
مذہب سے نکلیگا تو ربقہ شریعت کو اپنی گردن سے نکالیگا اور محض بیکار و مہمل باقی رہجائیگا بخلاف
اسحالت کے کہ جب وہ حرمین شریفین مین ہو کیونکہ اوسکو وہان تمامی مذاہب کی معرفت میسر ہے
اور اوسکو یہی کافی نہین ہے کہ بسبب ظن و گمان کے غیر ثقہ لوگون سے اخذ کرے اور یہ بھی نہ چاہیے کہ عوام

واعلم ان المجتهد المطلق من جمع خمسة من العلوم قال النووی فی المنهاج
وشرط القاضی مسلم مکلف حر ذکر عدل سمیع بصیر ناطق کاف مجتهد
وهو ان یعرف من القران والسنة ما یتعلق بالاحکام وخاصه وعامه ومجمله
ومبینه وناسخه ومنسوخه ومتواتر السنة وغیره والمتصل والمرسل وحال
الرواة قوة وضعفا ولسان العرب لغة ونحوا واقوال العلماء ومن الصحابة و
من بعدهم اجماعا واختلافا والقیاس بانواعه ثم اعلم ان هذا المجتهد قد
یکون مستقلا وقد یکون منتسبا الی المستقل والمستقل من امتاز عن
سائر المجتهدین بثلاث خصال کما تری ذلک فی الشافعی ظاهرا احدیها
ان یتصرف فی الاصول والقواعد التی یستنبط منه الفقه کما ذکر ذلک
فی اوائل الام حیث عد صنیع الاوائل فی استنباطهم واستدرک علیهم

ترجمہ اور جان تو کہ مجتہد مطلق وہ ہی کہ جسمین پانچ طرح کا علم مجتمع ہوئے چنانچہ نووی
نے منہاج مین کہا ہی اور شرط قاضی کے مسلم مکلف حر ذکر عدل سمیع بصیر
ناطق کاف مجتہد ہی اور مجتہد وہ ہی کہ جو قرآن اور سنت مین سے اون امور کو جو احکام
سے متعلق ہین پہچانتا ہو اور اوسکے خاص اور عام اور مجمل اور مبین اور ناسخ و منسوخ
اور سنن متواترہ اور غیر متواترہ اور متصل و مرسل کو جانتا ہو اور راویون کے حال
کو از روے قوت و ضعف کے اور زبان عرب کو از روے لغت و نحو کے اور اقوال
علما کو صحابہ و تابعین و تبع تابعین مین سے از روے اجماع و اختلاف کے اور قیاس
کو اوسکے انواع کے ساتھہ پہچانتا ہو پھر یہ بھی جان رکھو کہ یہ مجتہد کبھی مستقل ہوتا ہی
اور کبھی کسی مستقل کیطرف منتسب ہوتا ہی اور مستقل وہ ہی کہ تمامی مجتہدین سے تین
خصلتون مین ممتاز ہو جیسا کہ تم امام شافعی مین یہ باتین ظاہر ظاہر دیکھتے ہو ـ ایک
یہ کہ اصول اور اون قواعد مین تصرف کرے جس سے فقہ مستنبط ہی جیسا کہ ان
سبکو امام شافعی رحمہ اللہ نے اوائل ام مین ذکر کیا ہے جہان کہین صنیع
اوائل کو اونکے استنباط مین شمار کرکے استدراک کیا ہے +

وكما اخبرنا شيخنا ابو طاهر محمد بن ابراهيم المدني عن شيخه المكيين الشيخ حسن بن علي العجمي والشيخ احمد النخلي عن الشيخ محمد بن العلاء البابلي عن ابراهيم بن ابراهيم اللقاني وعبد الرؤف البطلاوي وعن الجلال ابي الفضل السيوطي عن ابي الفضل المرجاني اجازة عن الحافظ الحجة ابي الفرج الغزي عن يونس بن ابراهيم الدبوسي وعن ابي الحسن المقبري عن الفضل بن سهل الاسفرائي ابي بكر احمد بن علي الخطيب اخبرنا ابو نعيم الحافظ حدثنا ابو محمد عبد الله بن محمد بن يعقوب حدثنا حاتم يعني الرازي حدثني يونس بن عبد الاعلى قال قال محمد بن ادريس الشافعي رحمه الله الاصل قران وسنة فان لم يكن فقياس عليهما واذا اتصل الحديث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وصح الاسناد منه فهو سنة والاجماع اكبر من الخبر المفرد والحديث على ظاهره واذا احتمل المعاني فما اشبه منها ظاهره واليها به

ترجمہ اور جیسا کہ خبر دی ہمکو ہمارے شیخ ابو طاہر محمد بن ابراہیم المدنی نے اپنے شیخ مکیین شیخ حسن بن العجمی اور شیخ احمد نخلی سے اونہوں نے شیخ محمد بن العلاء البابلی کو اونہوں نے ابراہیم بن ابراہیم اللقانی اور عبد الروف بطلائی اور جلال ابی الفضل سیوطی سے وہ ابی الفضل المرجانی سے ازروے اجازت کے حافظ الحجۃ ابی الفرج الغزی سے وہ یونس بن ابراہیم الدبوسی سے وہ ابی الحسن بن المقبری سے وہ الفضل بن سہل الاسفرائنی ابی بکر احمد بن علی الخطیب سے اونہوں نے کہا کہ خبر دی مجھکو ابو نعیم حافظ نے اونہوں نے کہا کہ حدیث کیا مجھکو ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن یعقوب نے اونہوں نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے حاتم یعنے رازی نے اونہوں نے کہا کہ حدیث کی مجھے یونس بن عبد الاعلی نے اونہوں نے کہا کہ فرمایا محمد بن ادریس الشافعی رحمہ اللہ تعالی نے کہ اصل قرآن اور سنت ہوہیں اگر کسی مسئلہ کا جواب انمیں نہو تو وہ ہی جو انپر قیاس کیا گیا ہو اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے باسناد صحیح کوئی حدیث پہونچے تو وہی سنت اور اجماع اکبر ہو خبر مفرد سے اور اعتبار حدیث کا اوسکے ظاہر پر ہو اور جب اوسکے معنے محتمل ہوں تو اونمیں سے جو ظاہر معانی کو متشابہ ہو اوسیکی طرف رجوع کرنا چاہیے

واذا تكافأت الاحاديث فاصحها اسنادا اولها وليس المنقطع بشيء
ما عدا منقطع ابن المسيب ولا يقاس اصل على اصل ولا يقال
للاصل لم وكيف وانما يقال للفرع لم فاذا صح قياسه على الاصل
صح فقامت به الحجة انتهى وثانيها ان يجمع الاحاديث والآثار فيحصل
احكامها ويتنبه لمآخذ الفقه منها ويجمع مختلفها ويرجح بعضها على
بعض ويعين بعض محتملها وذلك قريب من ثلثي علم الشافعي فيما نرى
والله اعلم وثالثها ان يخرج التفاريع التي ترد عليه مما لم يسبق بالجواب
فيه من القرون المشهود لها بالخير وبالجملة ليكون كثيرا لتصرفات
في هذه الخصال فائقا على اقرانه سابقا في حلبة رهانه مبرزا في ميدانه

ت اور جب مختلف حدیثون کا ہجوم ہو تو اونمین سے جسکی سند اصح ہو وہی
اولے ہے اور کوئی منقطع سواے منقطع ابن المسیب کے کچھ نہین اور کوئی اصل
کسی اصل پر نہ قیاس کیجاے اور یہ نہین کہا جا سکتا کہ یہ اصل کیون ہے اور
کیونکر ہے ہان فرع کے لیے البتہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ کیون ہے اور جب
قیاس اوسکا اصل پر صحیح ہوا تو اوسکے ساتھ حجت قائم ہو سکتی ہے انتہے اور
دوسری خصلت یہ ہے کہ احادیث و اثار کو جمع کرکے اوسکے احکام کو حاصل کرے
اور اوس سے ماخذ فقہ پر خبرداری ہوجاے اور اوسکے مختلف کو جمع کرے اور
اور بعض کو بعض پر ترجیح دے اور بعض محتمل کو معین کرے اور یہ قریب دو
تہائی علم شافعی رحمہ اللہ علیہ کے ہے جو تو دیکھتا ہے اور تیسری خصلت
یہ ہے کہ جتنی تفریعین اس پر ایسی وارد ہوتی جاتی ہین جنکا جواب قرون
مشہود لہا بالخیر مین نہین ہوا ہے اون سبکی بھی تفریع کرنا چاہیے
اور بالجملہ وہ ان صفتون مین کثیر التصرف اور اپنے اقران مین
فائق اور اس گھوڑ دوڑ مین سابق اور اس میدان مین آگے
نکلنے والا ہو ۔

خصلت دوسری

خصلت تیسری

وخصلة رابعة تتلوها وهی ان ینزل له القبول من السماء فیقبل الی علمه
جماعات من العلماء من المفسرین والمحدثین والاصولیین وحفاظ کتب
الفقه ویمضی علی ذلک القبول والاقبال قرون متطاوله حتی یدخل ذلک
فی صمیم القلوب والمجتهد المطلق المنتسب هو المقتدی المسلم له فی خصلة الاولی
الجاری مجراه فی الخصلة الثانیة والمجتهد فی المذهب هو الذی سلم منه الاولی والثانیة
وجری مجراه فی التفریع علی منهاج تفاریعهم ولنضرب لذلک مثلاً
فنقول کل من تطبب فی هذه الازمنة المتاخرة اما ان یکون یقتدی باطباء
الیونان او باطباء الهند فهم بمنزلة المجتهد المستقل ثم ان کان هذا المطبب
قد عرف خواص الادویة وانواع الامراض وکیفیة ترتیب الاشربة والمعاجین
بعقله بان تنبه لذلک من تنبیههم حتی صار علی یقین من امره من غیر تقلید
واقتدر علی ان یفعل کما فعلوا فیعرف خواص العقاقیر التی لم یسبق بالتکلم فیها

ترجمہ اور اسکے پیچھے چوتھی خصلت یہ کہ اوسکی قبولیت آسمان سے نازل ہووین اور کر
علم کیطرف علماء مفسرین اور محدثین اور اصولیین اور حفاظ کتب فقہ کے جماعت متوجہ
ہو جاوے اور یہ قبول اور توجہ زمانہاے دراز تک جاری رہے اور یہ باتین لوگون کے
دلمین گھس جائین اور مجتہد مطلق منتسب وہ پیشوا ہے جسمین خصلت اولی سلم اور دوسری
قائم مقام ہو اور مجتہد فی المذہب وہ ہے کہ جسکی خصلت اولی اور ثانیہ مسلم ہون۔
اور قائم مقام اوسکے ہو تفریع مین اوپر روش تفاریع اوسکے اور اسکے لیے ہم ایک نقل
بیان کرتے ہین پس کہتے ہین کہ اس اخیر زمانے مین جو شخص طبابت کرتا ہے تو وہ اطباء
یونانکی اقتدا کرتا ہے یا اطباء ہند کی پس وہ لوگ بمنزلہ مجتہد مستقل کے ہین پھر اس مطبب
نے خواص ادویہ اور انواع امراض اور کیفیت ترتیب اشربہ اور معاجین کو اپنی عقل سے
پہچان لیا ہے اونکے خبردار کرنے سے ایسا خبردار ہو گیا ہے کہ اونکے امر پر بدون تقلید
کے اوسکو ایسا مرتبہ یقین کا حاصل ہو گیا ہے کہ جو کچھ وہ جسطرح کرتے تھے ویسا ہی اونکے کرنے پر
قادر ہو گیا ہے اس سبب اون عقاقیر کے خواص کو بھی پہچانتا ہے جسمین وہ لوگ کچھ نہ بولے تھے

اسے اطباء یونان و اہل ہند ۱۲ محمد عبد...

خصلت چوتھی

یعنی اطباء یونان وہند ۱۲

وبیان اسباب الامراض وعلاماتہا ومعالجاتہا مما لم یصرح السابقون وزاحم
الاوائل فی بعض ما تکلموا فل ذلک منہ فہو بمنزلۃ المجتہد المطلق المنتسب
وان سلم ذلک منہم من غیر تعیین کامل وکان اکثر ہمتہ لتولید الاشربۃ والمعاجین
من تلک القواعد الممہدۃ کاکثر متطببۃ ہذہ الازمنۃ المتاخرۃ فہو بمنزلۃ المجتہد
فی المذہب وکذلک کل من نظم الشعر فی ہذہ الازمنۃ ان یقتدی فی ذلک
باشعار العرب ویختار اوزانہم وقوافیہم واسالیب قصائدہم وباشعار العجم
فہم بمنزلۃ المجتہد المستقل ثم ان کان ہذا الشاعر مخترعا لانواع من الغزل
والتشبیب والمدح والہجو والوعظ و اتی بالعجب العجاب فی الاستعارات
والبدائع ونحوہا مما لم یسبق الی مثلہ بل تنبہ لذلک من بعض صنائعہم فاخذ
النظیر بالنظیر وقائس الشئ بالشئ واقتدر علی ان یخترع بحرا لم یتکلم فیہ من قبلہ

ترجمۃ اور بیان اسباب امراض اور اونکی اون علامات اور معالجات کو بھی
جانتا ہے جسکی اسکے پہلون نے کچھ خبرداری نکی تھی اور اگلون نے ان بعض گفتگو
مین مزاحمت کی ہو ایسا اون لوگون سے بہت ہی کم ہوا پس وہ بمنزلہ مجتہد مطلق
منتسب کے ہے اور اگر یہ اون لوگون سے بدون تعیین کامل کے مسلم ہوا اور اکثر
ہمت اوسکے بنانے مین اشربہ اور معاجین کے اونہین قواعد ممہدہ پر ہے جیسکہ
اکثر اس اخیر زمانہ کے طبیب ہین تو وہ بمنزلہ مجتہد فی المذہب کے ہے اور اسیطرح
سے جو لوگ اس زمانہ مین شعر کہتے ہین وہ اسمین اشعار عرب کے اقتدا کرتی ہین اور
اونکے اوزان اور قوافی اور اسالیب قصاید کو اختیار کرتے ہین یا اشعار عجم کی پیروی
کرتے ہین پس وہ لوگ اسمین بمنزلہ مجتہد مستقل کے ہین پھر اگر یہ شاعر اختراع کرنیوالا
ہے انواع غزل اور تشبیب اور مدح اور ہجو اور وعظ کو اور اپنے استعارات اور بدائع
وغیرہا مین ایسے عجب العجاب لایا کرتا ہے کہ جسکی نظیر سابقین مین نہین پائی جاتی بلکہ
اسکو اپنے اونکے بعض صنائع سے اخذ کیا ہے اور نظیر کو نظیر کے ساتھ اخذ کیا ہے اور ایک شے
دوسری شے پر قیاس کرکے ایسے بحر کی اختراع کرنے پر قادر ہو گیا جسمین متقدمین نے کچھ کلام نکیا تھا

او اسلوبًا جدیدًا کنظم المثنوی والرباعیۃ ورباعۃ الردیف اعنی کلمۃ تامۃ یعیدھا
فی کل بیت بعد القافیۃ یفعل کل ذلک فی الشعر العربی فھو بمنزلۃ المجتہد
المطلق وان لم یکن مخترعًا وانما یتبع طرقھم فقط فھو بمنزلۃ المجتہد فی المذہب
وھکذا الحال فی العلم التفسیر والتصوف وغیرھا من العلوم فان قلت ما
السبب فی ان الاوائل لم یتکلموا فی اصول الفقہ کثیر کلامھم فلما نشا الشافعی
رحمہ اللہ تعالیٰ تکلم فیھا کلامًا شافیًا وافاد واجاد قلت سببہ ان الاوائل
کان یجمع عند کل واحد منھم احادیث بلدہ واثارہ ولا یجمع احادیث
البلاد فاذا تعارضت علیہ الادلۃ فی احادیث بلدہ حکم فی ذلک
التعارض بنوع من الفراسۃ بحسب ما تیسر لہ ثم اجتمع فی عصر الشافعی
احادیث البلاد جمیعھا فوقع التعارض فی احادیث البلاد ومختارات فقہاء مرتین

ترجمہ یا ایک ایسے اسلوب جدید کی اختراع کرنے پر قادر ہوا کہ جسکو وہ نہ جانتے تھے
جیسے نظم مثنوی اور رباعی اور رباعۃ الردیف یعنے کلمہ تامہ ہر بیت مین بعد قافیہ کے اوسکا
اعادہ کرتا جاے اور ایسا ہی شعر عربی مین کرے پس وہ بمنزلہ مجتہد مطلق کے ہی اور اگر کسی
نئے اسلوب وغیرہ کا اختراع کرنے والا نہین ہے اور فقط اونکے طرق ہی کی پیروی کرتا ہی
تو وہ بمنزلہ مجتہد فے المذہب کے ہے اور یہی حال علم تفسیر وتصوف وغیرہ تمامی
علوم کا ہی پس اگر تم کہو کیا سبب ہے کہ اوائل نے اصول فقہ مین بہت کلام نکیا
اور جب امام شافعی رحمہ اللہ تعالےٰ پیدا ہوئے تو اونہون نے اسمین کلام شافی اور
مفید اور جید کیا تو کہتا ہون مین کہ پہلے لوگون مین سے ہر شخص کے پاس
اسکے شہر کی حدیثین اور اثار مجتمع تھے اور تمامی شہرون کی حدیثین اکٹھا نہوئی
تھین پس جب اونکے شہر کی حدیثون مین دلیلین متعارض ہوتین تو اوس
تعارض مین اپنی ایک طرح کی فراست سے جو اونکے لیے خدا کی طرف سے میسر تھی
حکم کرتے تھے پھر امام شافعی رحمہ کے زمانے مین تمام شہرون کی حدیثین جب مجتمع
ہوگئین تو تمامی شہر کی حدیثون اور مختارات فقہاء مین دوبارہ تعارض واقع ہوا

مرۃ فیما بین احادیث بلد واحادیث بلد آخر ومرۃ فی احادیث بلد واحد فیما بینہما وانتصر کل رجل لشیخہ فیما رائی من الفراسۃ فاتسع الخرق وکثر الشعب وہجم علی الناس من کل جانب من الاختلاف مالم یکن بحساب فبقوا متحیرین مدہوشین لا یستطیعون سبیلا حتی جائہم تائید من ربہم فالہم الشافعی قواعد جمع بہا بین المختلفات وفتح لمن بعدہ بابا ای باب وانقرض المجتہد المطلق المنتسب فی مذہب الامام ابی حنیفۃ رح بعد المائۃ الثالثۃ وذلک لانہ لا یکون الا محدثا جہبذا واشتغالہم بعلم الحدیث قلیل قدیما وحدیثا وانما کان فیہ المجتہدون فی المذہب وہذا الاجتہاد اراد من قال ادنی الشروط للمجتہد حفظ المبسوط وقل المجتہد المنتسب فی مذہب مالک وکل من کان منہم بہذہ المنزلۃ فانہ لا یعد تفردہ وجہا فی المذہب کابی عمر المعروف بابن عبد البر وکالقاضی ابی بکر بن العربی

ترجمہ ایک مرتبہ دو شہر کی حدیثوں مین اور ایک مرتبہ ایک ہی شہر کی حدیثون مین اور ہر شخص نے اپنی فراست سے جو مناسب جانا اوسی سے اپنے اپنے شیخ کی پیروی کی پس رخنہ کشادہ ہوتا گیا اور اسکی بہت سی شاخین ہو گئین اور ہر طرف سے لوگون نے اختلاف مین بیحساب ہجوم کیا اور لوگ حیران و مدہوش ہو گئے اور کسیطرف راہ نہ پا سکے یہانتک کہ خدا کی طرف سے اونکی تائید آئی اور امام شافعی رح ان قواعد کے ساتھ الہام کیے گئے پس اونہون نے اس سے درمیان مختلفات کے جمع کیا اور اپنے پچھلون کے لیے دروازہ اور عجب طرح کا دروازہ کہولدیا - اور مجتہد مطلق منتسب امام ابی حنیفہ کے مذہب مین تیسری صدی کے بعد منقطع ہو گئی اور اسکی یہ وجہ ہی کہ مجتہد مطلق منتسب وہی شخص ہوتا ہی جو بہت بڑا محدث ہوا کرتا ہی اور ان لوگونکا اشتغال علم حدیث کے ساتھہ ہمیشہ کم رہا اسلیے ان لوگون مین مجتہد فی المذہب ہوا کیے اور یہی اجتہاد مراد لیا ہی جس شخص نے یہ کہا کہ ادنے شرط مجتہد کی مبسوط کا حفظ کر لینا ہی اور امام مالک کے مذہب مین مجتہد منتسب بہت کم ہوئے اور اونمین سے جو لوگ اس مرتبہ کا تہا اونکے تفرد مذہب مین کوئی وجہ نہین شمار کیگئی جیسے کہ ابی عمر المعروف بابن عبد البر اور قاضی ابی بکر ابن العربی

واما مذهب احمد فكان قليلا قديما وحديثا وكان فيه المجتهدون طبقة بعد طبقة الى ان انقرض فى المائة التاسعة واضمحل المذهب فى اكثر البلاد الا اناسا قليلون بمصر وبغداد ومنزلة مذهب احمدؒ من مذهب الشافعيؒ كمنزلة مذهب ابى يوسفؒ ومحمدؒ من مذهب ابى حنيفةؒ الا ان مذهبه لم يجمع فى التدوين مع مذهب الشافعى كما دون مذهبهما مع مذهب ابى حنيفةؒ فلذلك لم يعد مذهبا واحدا فيما نرى والله اعلم وليس تدوينه مع مذهبه غيرا على من تلقاها على وجههما واما مذهب الشافعى فهو اكثر المذاهب مجتهدا مطلقا ومجتهدا فى المذهب واكثر المذاهب اصوليا ومتكلما واوفرها مفسرا للقران وشارحا للحديث واشدها اسنادا ورواية واقواها ضبطا لنصوص الامام واشدها تميزا بين اقوال الامام ووجوه الاصحاب واكثرها اعتناء بترجيح بعض الاقوال والوجوه على بعض وكل ذلك لا يخفى على من مارس المذهب واشتغل بها

ترجمہ اور لیکن امام احمد کا مذہب پس یہ ہمیشہ سے کم رہا اور اسمین طبقہ طبقہ مجتہد ہوا کیے یہانتک کہ نوین صدی تک سب ختم ہوگیے اور اونکا مذہب اکثر شہرونمین مضمحل ہوگیا اور بہت تھوڑے آدمی مصر اور بغداد مین رہگیو اور منزلت مذہب احمد کے مذہب شافعی سے ایسے ہی جیسے کہ مذہب ابی یوسف اور محمد کے مذہب ابحنیفہ رح سے ہی لیکن مذہب اونکا تدوین مین شافعی کے مذہب کے ساتھ جمع نہوا جیسا کہ اون دونون کا مذہب ابحنیفہ کے مذہب کے ساتھ مجتمع ہوا اور اسلیے ہماری سمجھ مین وہ دو مذہب شمار کیے گئے واللہ اعلم اور جو انکے مذہب کو بخوبی جانتا ہی اوسکے نزدیک اونکی تدوین سے اونکا مذہب غیر نہین معلوم ہوتا اور امام شافعیؒ کے مذہب مین مجتہد مطلق اور مجتہد فی المذہب اور اصولی اور متکلم اور قران کے مفسر اور حدیث کے شارح بہت ہین اور انکا مذہب بڑا اسانید مین بہت ٹھیک اور روایت مین قوی اور اپنے امام کے نصوص کے یاد رکھنے مین بڑا مضبوط اور اقوال امام اور وجوہ صحاب مین بڑا تمیز کرنیوالا اور بعض اقوال اور بعض وجوہ کی ترجیح مین بڑا کوشان ہی چنانچہ یہ سب اوس شخص پر کہ جو مذاہب مین ممارست رکھتا ہی اور اونکے ساتھ مشتغل ہی پوشیدہ نہین ہی

وكان اوائل اصحابه مجتهدين بالاجتهاد المطلق ليس فيهم من يقلده في جميع
مجتهداته حتى نشا ابن شريح فاسس قواعد التقليد والتخريج ثم جاء اصحابه
يمشون في سبيله وينسجون على منواله ولذلك يعد من المجددين على رؤس
المئتين والله اعلم ولا يخفى عليه ايضاً ان مادة مذهب الشافعي من الاحاديث
والآثار مدونة مشهورة مخدومة ولم يتفق مثل ذلك في مذهب غيره فمن مادة
مذهبه كتاب الموطا وذلك هو ان كان متقدما على الشافعي فان الشافعي بنى عليه
مذهبه وصحيح البخاري وصحيح مسلم وكتب ابي داؤد والترمذي وابن ماجة والدارمي
ثم مسند الشافعي وسنن النسائي وسنن الدارقطني وسنن البيهقي وشرح السنة
للبغوي اما البخاري فانه وان كان منتسبا الى الشافعي موافقا له في كثير من الفقه
فقد خالفه ايضاً في كثير ولذلك لا يعد ما تفرد به من مذهب الشافعي

ترجمہ اور امام شافعی کے اوائل اصحاب اجتہاد مطلق کے مجتہد تھے اونمین کوئی ایسا
نتہا جو اونکے جمیع مجتہدات مین اونکی تقلید کرتا یہانتک کہ ابن شریح ظاہر ہوئے پس اونھون
نے تقلید اور تخریج کے قواعد کی بناڈالی پھر اونکے اصحاب آئے اور اوسی راہ مین چلے
اور وہی کاروبار کرنے لگے اسلیے وہ دوسری صدی کے مجددونمین شمار کیے گئے واللہ
اعلم اور اوسپر یہ بھی پوشیدہ نہین ہے کہ شافعی رح کے مذہب کا مادہ احادیث اور آثار
مدونہ مشہورہ مخدومہ سے ہے اور ایسا اتفاق انکے غیر کے مذہب مین نہوا
پس مادہ مذہب امام شافعی سے کتاب موطا ہے اور چونکہ وہ امام شافعی سے مقدم
ہے اسلیے امام شافعی نے اپنے مذہب کی بنا اوسپر رکھی اور صحیح بخاری اور
صحیح مسلم اور کتاب ابی داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی پھر مسند شافعی
اور سنن نسائی اور سنن دارقطنی اور سنن بیہقی اور شرح السنہ بغوی بھی
اونکے مواد مذہب سے ہے لیکن بخاری پس اگرچہ وہ امام شافعی کیطرف
منتسب اور فقہ مین اونکے بہت موافق ہین تو بھی بہت باتون مین اونکے مخالف
ہین اسلیے جن باتون مین وہ متفرد ہین وہ امام شافعی کے مذہب سے نہین شمار کیا جاتا ہے

واما ابوداؤد والترمذی فہما مجتہدان منتسبان الی احمد واسحق وکذلک ابن ماجۃ والدارمی فیما نری واللہ اعلم واما مسلم وابو العباس الاصم جامع مسند الشافعی والذین ذکرناھم بعدہ فہم منفردون لمذہب الشافعی یناضلون دونہ واذا احطت بما ذکرناہ انضح عندک ان من عاد بمذہب الشافعی یکون محروما عن منصب الاجتہاد المطلق وان علم الحدیث قد ابی ان ینا صح من لم یتطفل علی الشافعی واصحابہ ولکن طفیلہم علی ادب فلا اری شافعیا سوء الادب

باب

حکایۃ ما حدث فی الناس بعد مائۃ الرابعۃ ثم بعد ھذہ القرون کان ناس آخرون ذھبوا یمینا وشمالا وحدث فیہم امور منہا الجدل والخلاف فی علم الفقہ وتفصیلہ علی ما ذکرہ الغزالی انہ لما انقرض عہد الخلفاء الراشدین المہدیین افضت الخلافۃ الی قوم تولوھا بغیر استحقاق ولا استقلال بعلم الفتاوی والاحکام

ترجمہ اور لیکن ابوداؤد اور ترمذی تو وہ دونوں مجتہد احمد اور اسحق کیطرف منتسب ہین اور ایسا ہی ابن ماجہ اور دارمی کو بھی ہم سمجھتے ہین لیکن مسلم اور ابو العباس الاصم جامع مسند شافعی رح اور وہ لوگ جنکا ذکر ہمنے اونکے بعد کیا ہے وہ لوگ مذہب شافعی مین منفرد اور کم درجے کے ہین اور جو ہمنے ذکر کیا ہے اوس پر جب تو خبردار ہوگا تو تجپر واضح ہو جائیگا کہ بیشک جو شخص امام شافعی کے مذہب سے عداوت رکھیگا وہ منصب اجتہاد مطلق سے محروم رہیگا اور جو شخص شافعی اور اونکے اصحاب کا طفیلی نہین ہے علم حدیث کو اونکی مناصحت سے انکار ہے پس ادب سے اونکا طفیلی ہو کیونکہ ہم کسی شافعی کو بے ادب نہین دیکھتے

باب حکایت اون امور کے جو لوگون مین چوتھی صدی کے بعد حادث ہوئین اس زمانے کے بعد دوسرے لوگ ہوئے جو دہنے بائین جانے لگے اور اونمین بہت سے امر حادث ہوئے بعض اونمین سے علم فقہ مین جدل اور خلاف ہے اور تفصیل اوسکی حسب بیان امام غزالی کے یہ ہے کہ جب خلفاء راشدین مہدیین کا زمانہ گذر گیا تو خلافت ایسے لوگون کی طرف پہونچی جو اسکا استحقاق اور علم اور احکام کے ساتھہ استقلال نہ رکھتے تھے

حکایت بعد المائۃ الرابعۃ

جو امور چوتھی صدی کے بعد حادث ہوئے

فاضطروا الی الاستعانة بالفقهاء والی استصحابهم فی جمیع احوالهم وقد کان بقی
من العلماء من هو مستمر علی الطراز الاول وملازم صفاء الدین فکانوا اذا
طلبوا هربوا واعرضوا فرای اهل تلک الاعصار عز العلماء واقبال الائمة علیهم
مع اعراضهم فاشرأبوا بطلب العلم توصیلا الی نیل العز ودرک الجاه فاصبح الفقهاء
بعد ان کانوا مطلوبین طالبین وبعد ان کانوا اعزة بالاعراض عن السلاطین
اذلة بالاقبال علیهم الا من وفقه الله تعالی وقد کان من قبلهم قد صنف ناس
فی علم الکلام واکثروا القال والقیل والایراد والجواب وتمهید طریق الجدال
ووقع ذلک منهم بموقع من قبل ان کان من الصدور والملوک من مالت نفسه
الی المناظرة فی الفقه وبیان الاولی من مذهب الشافعی وابی حنیفة فترک الناس
الکلام وفنون العلم واقبلوا علی المسائل الخلافیة بین الشافعی وابی حنیفة رح
علی الخصوص وتساهلوا فی الخلاف مع مالک وسفیان واحمد بن حنبل وغیرهم

ترجمہ پس وہ لوگ فقہا سے مدد لینے اور اونکو ہر حال مین ساتھ لیے رہنے مین لاچار ہوگئے
اور اوس وقت مین بعض بعض ایسے علما بھی باقی رہگئے تھے جو طرز اول پر برابر چلے جاتے تھے اور
دین صفا کے ملازم تھے پس وہ لوگ جب طلب کیے گئے تو بھاگے اور اعراض کیا پس اوس
زمانیکے لوگون نے علماؤنکا یہ اعراض اور بادشاہونکی اونپر یہ توجہ دیکھکر علم کو عزت اور جاہ کا
سبب سمجھا اور سیکھنے لگے پس فقہا بعد اسکے کہ مطلوب تھے طالب علم ہوگئے اور بعد اسکے
کہ سلاطین سے اعراض کرنے کے سبب عزیز تھے اونکی طرف متوجہ ہونے سے ذلیل ہوگئے
مگر جنلوگونکو اللہ تعالے نے توفیق دی بچگئے اور انکے پہلے چند لوگون نے علم کلام مین کتابین تصنیف
کی تھین اور اوسمین بہت قال وقیل اور ایراد اور جواب اور طرق جدل کی تمہید کی تھی اور کم تھا
اونمین سے بہلون کے موقع مین صدور اور ملوک مین سے کوئی ایسا نہ تھا جسکا نفس فقہ مین مناظرہ کرنی
اور مذہب شافعی اور ابوحنیفہ کی اولیت کے بیان کی طرف مائل نہو پس لوگون نے کلام اور
فنون علم کو چھوڑ دیا اور علی الخصوص اون مسائل خلافیہ مین جو درمیان شافعی اور ابوحنیفہ
کے ہین متوجہ ہوگئے اور مالک اور سفیان اور احمد بن حنبل وغیرہم مین جو خلاف ہین اسکی کچھ پروا

وزعموا ان غرضهم استنباط دقائق الشرع وتقرير علل المذهب وتمهيد اصول
الفتاوى واكثروا فيها التصانيف في الاستنباطات ورتبوا فيها انواع المجادلات
والتصنيفات وهم مستمرون عليه الى الآن لسنا ندري ما الذي قدر الله تعالى
فيما بعدها من الاعصار انتهى حاصله واعلم اني وجدت اكثرهم يزعمون ان
بناء الخلاف من ابي حنيفة والشافعي رح على هذه الاصول المذكورة في
كتاب البزدوي ونحوه وانما الحق ان اكثرها اصول مخرجة على قولهم وعندي
ان المسئلة القائلة بان الخاص مبين ولا يلحقه البيان وان الزيادة نسخ وان
العام قطعي كالخاص وان لا ترجيح بكثرة الرواة وانه لا يجب العمل بحديث غير الفقيه
اذا انسد باب الرأي ولا عبرة بمفهوم الشرط والوصف اصلا وان موجب الامر
هو الوجوب البتة وامثال ذلك اصول مخرجة على كلام الائمة وانها لا تصح
بها رواية عن ابي حنيفة وصاحبيه وانه ليست المحافظة عليها

ترجمہ اور اونھون نے یہ خیال کیا کہ غرض اونکی استنباط دقایق شرع اور تقریر علل مذہب اور
تمہید اصول فتاوی ہے اور انہین استنباطات مین اونلوگون نے بہت تصنیفین کین اور انہین
انواع مجادلات اور تصنیفات کی ترتیب کی اور وہ لوگ اب تک برابر اسی حالت پر ہین اور ہم نہین
جانتے کہ ہمارے پیچھے کے زمانون مین اللہ تعالے نے اونکے لیے کیا مقدر کیا ہے تمام ہوا حاصل کلام
غزالی کا اور جانو مین نے اکثرون کو پایا کہ وہ یہ خیال کرتے ہین کہ بناء خلاف ابوحنیفہ اور
شافعی رح کے انہین اصول پر ہے جو کتاب بزدوی وغیرہ مین مذکور ہے حالانکہ حق یہ ہے کہ اکثر انہین
کے اونکے قول پر اصول مخرجہ ہین اور ہمارے نزدیک مسئلے جو کہے جاتے ہین کہ خاص مبین ہے
اور اوسکو بیان لاحق نہین ہوتا اور زیادت نسخ ہے اور عام خاص کے مانند قطعی ہے اور کثرت
رواۃ سے ترجیح نہین ہوتی اور جب راے کا دروازہ بند ہو جاے تو غیر فقیہ کی حدیث پر عمل
کرنا واجب نہین اور مفہوم شرط اور وصف کا کچھ اعتبار نہین اور موجب امر کا یقینا وجوب
ہے اور ایسے مانند سب اصول اماموں کے کلام سے نکالے گئے ہین انکی روایت ابوحنیفہ رح
اور صاحبین سے بطور صحیح نہین ثابت ہو سکتی اور اسپر محافظت بھی نہین کی گئی

والتكلف فی جواب ما یرد علیها من صنائع الاوائل المتقدمین فی استنباطهم
کما یفعله البزدوی وغیره احق من المحافظة علی خلافهما والجواب عما یرد علیه مثاله انهم
اصّلوا ان الخاص مبیّن ولا یلحقه البیان وخرجوه من صنیع الاوائل فی قوله تعالی
وَاسْجُدُوْا وَارْکَعُوْا وقوله صلی الله علیه وسلم لا تجزی صلوة الرجل حتی یقیم ظهره
فی الرکوع والسجود حیث لم یقولوا بفرضیة الاطمینان ولم یجعلوا الحدیث
بیانا للآیة فورد علیهم صنیعهم فی قوله تعالی وَامْسَحُوْا بِرُؤُسِکُمْ ومسحه صلی الله
علیه وسلم علی ناصیته حیث جعلوه بیانا وقوله تعالی اَلزَّانِیَةُ وَالزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا
الآیة وقوله تعالی اَلسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا الآیة وقوله تعالی حتی تنکح زوجا
غیره وما لحقه من البیان بعد ذلک فتکلفوا الجواب کما هو مذکور فی کتبهم وانهم
اصّلوا ان العام قطعی کالخاص وخرجوه من صنیع الاوائل فی قوله تعالی فَاقْرَؤُا مَا تَیَسَّرَ
مِنَ الْقُرْاٰنِ وقوله صلی الله علیه وسلم لا صلوة الا بفاتحة الکتاب حیث لم یجعلوه مخصصا
ترجمہ اور تکلف کرنا اوسکے جواب مین کہ وارد ہوا ہے اوسپر صنائع اوائل متقدمین سے اونکے استنباط
مین جیسا کہ بزدوی وغیرہ نے کیا ہے احق ہے اوسکے خلاف یہ محافظت کرنی اور اوسکے اعتراضات کے
جواب دینے سے مثال اوسکے یہ ہے کہ اون لوگون نے یہ اصل مقرر کی کہ خاص مبین ہے اور اوسکو بیان
لاحق نہین ہوتا اور اسکو اون لوگون نے صنیع اوائل سے نکالا جو خداوند تعالی کے قول (واسجدوا
وارکعوا) مین اور پیغمبر صلعم کے قول لا تجزی صلوٰة الرجل الخ مین ہے چنانچہ وہ لوگ فرضیت
اطمینان کے نہ قائل ہوئے اور آیت کو حدیث کا بیان نہ قرار دیا پس وارد ہوا اونکے عمل سے جو وارد ہوا
خداوند تعالی کے اس قول مین وامسحوا برؤسکم اور پیغمبر صلعم کے اپنی پیشانی پر مسح کرنے کو اونلوگون نے
اسکا بیان قرار دیا ہے اور قول خداوند تعالی کا الزانیة والزانی فاجلدوا الآیة اور السارق والسارقة
فاقطعوا الآیة اور حتی تنکح زوجا غیرہ اور وہ جنکو بعد اسکے بیان لاحق ہوا پس لوگون نے اسکے جواب مین
تکلف کیا جیسا کہ یہ سب انکی کتابون مین مذکور ہے اور اون لوگون نے یہ اصل قائم کی کہ عام خاص کے
مانند قطعی ہے اور اسکو عمل اوائل سے نکالا جو خداوند تعالی کے قول فاقرؤا ما تیسر من القرآن اور
پیغمبر صلعم کے قول لا صلوٰة الا بفاتحة الکتاب مین ہے چنانچہ اونلوگون نے اسکو اسکا مخصص نہین ٹھہرایا

وفی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما سبقت العیون العشر الحدیث وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس فیما دون خمسۃ اوسق صدقۃ حیث لم یخصوہ ونحو ذلک من المراد ثم ورد علیہم قولہ تعالی فما استیسر من الھدی وانما ھو الشاۃ فما فوقہ ببیان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فتکلفوا فی الجواب وکذلک اصلوا ان لا عبرۃ بمفھوم الشرط والوصف وخرجوہ من صنیعہم فی قولہ تعالی فمن لم یستطع منکم طولا الآیۃ ثم ورد علیہم کثیر من صنائعہم کقولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی الابل السائمۃ زکوۃ فتکلفوا فی الجواب واصلوا انہ لا یجب العمل بحدیث غیر الفقیہ اذا انسد بہ باب الرای وخرجوہ من صنیعہم فی ترک حدیث المصراۃ ثم ورد علیہم حدیث القہقہۃ وحدیث عدم فساد الصوم بالاکل ناسیا فتکلفوا فی الجواب وامثال ما ذکرنا کثیر لا یخفی علی المتتبع

ترجمہ اور قول مین پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے فیما سبقت العیون العشر الحدیث اور قول پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم لیس فی مادون خمسۃ اوسق صدقۃ مین ہی چنانچہ اونلوگون نے اوسکو اوسکا مخصص نہ قرار دیا اور مانند اسکے اور بہت سی مرادین ہین پھر اونلوگون پر وارد ہوا قول اللہ تعالی کا فما استیسر من الھدی اور سوائے اسکے نہین ہی کہ وہ ایک بکری ہی یا اس سے زیادہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان سے پس لوگون نے اسکے جواب مین تکلف کیا اور ایسا ہی اونلوگون نے یہ اصل مقرر کی کہ مفہوم شرط کا کچھ اعتبار نہین اور اسکو اون لوگون نے اونکے عمل سے نکالا جو اللہ تعالے کے قول فمن لم یستطع منکم طولا الآیہ مین ہی پھر وارد ہوئے اونپر بہت سے اعتراضات اونکی صنائع سے مانند قول پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کہ ابل سائمہ مین زکوۃ ہی پس لوگون نے اسکے جواب مین تکلف کیا اور اسی طرحسے اونلوگون نے یہ اصل مقرر کی کہ جب رای کا دروازہ بند ہوجاے تب غیر فقیہ کی حدیث پر عمل کرنا واجب نہین اور اسکو اونلوگون نے حدیث مصرات کے ترک کرنیکے تعامل سے نکالا پھر اونپر حدیث قہقہہ اور بھولکر کہانے سے روزہ کے نہ فاسد ہونیکی وارد ہوئی تب اون لوگون نے جواب مین تکلف کیا اور مثل اسکے کہ ہمنے ذکر کیا ہو بہت ہین اور تلاش

ومن لم يتبع لا تكفيه الاطالة فضلاً عن الاشارة ويكفيك دليلاً على
هذا قول المحققين في مسئلة لا يجب العمل بحديث من اشتهر بالضبط
والعدالة دون الفقه اذا انسد باب الرأي كحديث المصراة ان هذا مذهب
عيسى بن ابان واختاره كثير من المتأخرين وذهب الكرخي وتبعه كثير من العلماء
الى عدم اشتراط فقه الراوي لتقدم الخبر على القياس وقالوا لم ينقل هذا القول عن
اصحابنا بل المنقول عنهم ان خبر الواحد مقدم على القياس الا ترى انهم عملوا بخبر
ابي هريرة في الصائم اذا اكل او شرب ناسياً وان كان مخالفاً للقياس حتى قال ابو حنيفة لولا الرواية لقلت
بالقياس ويرشدك ايضاً اختلافهم في كثير من التخريجات اخذاً من صنيعهم ورد بعضهم على بعض
وتجد بعضهم يزعم ان جميع ما يوجد في هذه الشروح الطويلة وكتب الفتاوى الضخمة فهو
قول ابي حنيفة وصاحبيه ولا يفرق بين القول المخرج وبين ما هو قول في الحقيقة

ترجمہ اور جو شخص نہیں تلاش کرتا ہے اوسکے لیے طول دینا بھی کافی نہیں ہے چہ جائیکہ اشارہ کرنا
اور اسکی دلیل کے لیے محققین کا یہ قول اس مسئلے مین کافی ہے کہ واجب نہیں ہے عمل اوس شخص
کی حدیث پر جو ضبط اور عدالت کے ساتھ مشتہر ہو سوائے فقیہ کے جب دروازہ رای کا بند ہو جاوے مانند
حدیث مصرات کے یہ مذہب عیسیٰ بن ابان کا ہے اور اسکو بہت سے متاخرین نے اختیار کیا ہے اور
کرخی بھی اسیطرف گئے ہین اور بہت سے علماء نے انکی پیروی کی ہے یعنے عدم اشتراط فقہ راوی کو
واسطے مقدم ہونے خبر کے اوپر قیاس کے اور کہا اونلوگون نے کہ نہ نقل کیا گیا ہے یہ قول ہمارے اصحاب سے
بلکہ اونسے یہ منقول ہے کہ خبر واحد مقدم ہے قیاس پر کیا تم نہیں دیکھتے کہ اونلوگون نے ابی ہریرہ کے خبر پر
اوس روزہ دار کے بیان مین جسنے بھولے سے کھاپی لیا عمل کیا ہے اگرچہ قیاس کے مخالف ہے یہانتک
کہ ابو حنیفہ نے فرمایا کہ اگر روایت نہوتی تو مین قیاس سے کہتا اور تیری رہنمائی اونکے اس اختلاف سے
بھی ہو سکتی ہے جو بہت سے تخریجات مین اونکے تعامل سے لیکر اور اونکی باہم خود ہا کی تردید سے واقع
ہوا ہے اور اونمین سے تمنے بعض کو پایا کہ وہ یہ خیال کرتے ہین کہ یہ لمبی لمبی شرحین اور بڑے بڑے
فتاوی کی کتابین جو پائی جاتی ہین یہ سب ابو حنیفہ اور اونکے دونون صاحبون کے قول ہین حالانکہ
وہ لوگ اوس قول کو درمیان نہین جدا کرتے جو اونکے قول سے نکالے گئے ہین اور جو حقیقت مین اونکا قول ہے

ولا یحصل معنی قولہم علی تخریج الکرخی کذا وعلی تخریج الطحاوی کذا ولا یمیز بین قولہم قال ابو حنیفۃ کذا وبین قولہم جواب المسئلۃ علی قول ابی حنیفۃ کذا ولا یصغی الی ما قال المحققون من الحنفیین کابن الہمام وابن النجیم فی مسئلۃ العشر فی العشر ومسئلۃ اشتراط البعد من الماء میلا فی التیمم وامثالہما ان ذلک من تخریجات الاصحاب ولیس مذہبا فی الحقیقۃ ووجدت بعضہم یزعم ان بناء المذہب علی ہذہ المحاورۃ الجدلیۃ المذکورۃ فی المبسوط السرخسی والہدایۃ والتبیین ونحو ذلک ولا یعلم ان اول من اظہر ذلک فیہم المعتزلۃ ولیس علیہ بناء مذہبہم ثم استطاب ذلک المتاخرون توسعا وتشحیذا لاذہان الطالبین او لغیر ذلک واللہ اعلم وہذہ الشبہات والشکوک یحل کثیرا منہا مما مہدناہ فی ہذا الکتاب

ترجمہ اور اونکے قول علی تخریج الکرخی کذا وعلی تخریج الطحاوی کذا کے کچھ معنی نہین بوجھتے اور درمیان اونکے قول قال ابو حنیفۃ کذا اور درمیان اونکے قول جواب المسئلۃ علی قول ابی حنیفۃ کذا مین کچھ تمیز نہین کرتے اور چاہیے کہ نہ کان لگایا جاے اوسکی طرف جسکو محققین حنفیین مثل ابن الہمام اور ابن النجیم نے مسئلہ دہ در دہ مین اور تیمم مین ایک میل پانی دور ہونے کی شرط مین اور انکے مانند اور مسئلون مین کہا ہے کہ یہ سب تخریجات اصحاب سے ہے اور حقیقت مین کوئی مذہب کی بات نہین اور ہمنے بعضون کو پایا کہ وہ یہ خیال کرتے ہین کہ بناء مذہب کی انہین محاورات جدلیہ پر ہے جو مبسوط سرخسی اور ہدایہ اور تبیین وغیرہ مین مذکور ہے اور یہ نہین جانتے کہ پہلے پہل اسکو اون لوگون مین معتزلہ نے ظاہر کیا اور اسپر اونکے مذہب کی بنا نہین ہے اسکے بعد متاخرین نے ازراہ کشادگی کے اور طالبین کے ذہن تیز کرنے کے لیے یا ایسی اور مصلحتون کی غرض سے اسکو پسند کیا واللہ اعلم اور یہ شبہات اور شکوک بہت سے اون مضامین کو جنکو مین نے اس کتاب مین تمہیدا بیان کیا ہے حل کرتے ہین +

ووجدت بعضهم يزعم ان هنالك فرقتين لا ثالث لهما الظاهرية واهل الراي
وان كل من قاس واستنبط فهو من اهل الراي كلا والله بل ليس المراد بالراي
نفس الفهم والعقل فان ذلك لا ينفك من احد من العلماء ولا الراي الذي
لا يعتمد على سنة اصلا فانه لا ينتحله مسلم البتة ولا القدرة على الاستنباط
والقياس فان احمد واسحق بل الشافعي ايضا ليسوا من اهل الراي بالاتفاق و
هم يستنبطون ويقيسون بل المراد من اهل الراي قوم توجهوا بعد المسائل المجمع
عليها بين المسلمين او بين جمهورهم الى التخريج على اصل رجل من المتقدمين
وكان اكثر امرهم حمل النظير على النظير والرد الى اصل من الاصول دون تتبع
الاحاديث والآثار والظاهري من لا يقول بالقياس ولا بآثار الصحابة
والتابعين كداود وابن حزم وبينهما المحققون من اهل السنة كاحمد واسحق

ترجمہ اور بعضون کو مین نے پایا کہ وہ خیال کرتے ہین کہ یہان دو ہی فرقے ہین
انکے سوا کوئی تیسرا نہین ظاہریہ اور اہل رای اور جو قیاس اور استنباط کرے
وہ اہل راے سے ہے خدا کی قسم ایسا ہرگز نہین بلکہ راے سے نفس فہم اور عقل مراد نہین
ہے کیونکہ کسی عالم سے جدا نہین اور نہ وہ راے کہ جسکا کسی سنت پر اصلا اعتماد نہو کیونکہ
اسکو کوئی مسلمان اختیار نہین کرسکتا اور نہ قدرت اوپر قیاس اور استنباط کے
مراد ہے کیونکہ احمد اور اسحق رحمہما اللہ تعالے بلکہ شافعی رح بھی بالاتفاق اہل راے
سے نہین ہین حالانکہ یہ لوگ بھی استنباط اور قیاس کرتے تھے بلکہ مراد اہل راے
سے وہ قوم ہے جنے مسلمانون یا اونکے جمہور کے درمیان مسائل کے مجتمع ہوجانے
اور اون سب لوگون کے اوپر اجماع کرنے کے بعد متقدمین سے ایک شخص کی اصل
پر تخریج کرنے کی طرف متوجہ ہوئے اور اکثر شان اونکی نظیر کو نظیر پر حمل کرنا اور اصلون
مین سے کسی اصل کیطرف رد کرنا تھا نہ احادیث اور آثار کا تلاش کرنا اور ظاہری
وہ ہی جو قیاس کا قائل ہے اور نہ آثار صحابہ اور تابعین کا مثل داود اور ابن حزم
کے اور درمیان مین محققین اہل سنت ہین مثل احمد اور اسحق کے +

فانّ
ينتحله

ظاہریہ و اہل رای

محققین اہل رای

ظاہری
محققین

ومنها انهم اطمانوا بالتقليد ودب التقليد فی صدورهم دبيب النمل وهم
لا يشعرون وكان سبب ذلك تزاحم الفقهاء وتجادلهم فيما بينهم فانهم لما
وقعت فيهم المزاحمة فی الفتوی كان كل من افتی بشئ نوقض فی فتواه ورد
عليه فلم ينقطع الكلام الا بالمصير الی تصريح رجل من المتقدمين فی المسئلة
وايضا جور القضاة فان القضاة لما جار اكثرهم ولم يكونوا امناء لم يقبل
منهم الا ما لا يريب العامة فيه ويكون شيئا قد قيل من قبل وايضا
جهل روس الناس واستفتاء من لا علم له بالحديث ولا بطريق التخريج
كما تری ذلك ظاهرا فی اكثر المتاخرين وقد نبه عليه ابن الهمام وغيره وفی
ذلك الوقت يسمی غير المجتهد فقيها وفی ذلك الوقت يلبسوا علی التعصب

ترجمہ اور بعض اوسمین سے یہ ہے کہ اونمین سے بعض تقلید کر کے مطمئن ہوگئی اور تقلید
اونکے دلون مین چیونٹی کی طرح ایسے طور سے گھسگئی کہ اونکو کچھ خبر نہوئی اور اسکی وجہ فقہاؤنکی
ایک دوسرے کی مزاحمت اور آپس کی لڑائی تہی کیونکہ اون لوگون کے فتوون مین جب
مزاحمت ہوتی تو ہر شخص جو فتوای دیتا ہوتا اوسکے فتوون مین نقص کیا جاتا اور اوسکی تردید
کی جاتی پس یہ کلام نہ منقطع ہوتا مگر اوس مسئلے مین متقدمین مین سے کسی شخص کی تصریح
کی طرف رجوع ہونے سے اور اسکا ایک سبب قاضیون کا ظلم ہے کیونکہ جب اکثر
قاضیون نے ظلم کیا اور لوگ مامون نرہے تو اونسے نہ قبول کیا جاتا مگر وہی امر جسمین
عام لوگ شک نکرتے اور اوسکے پہلے بہی اوسمین کچھ کہا گیا ہوتا اور ایک سبب اسکا
سردارون کا جہل اور اون لوگون کا فتوے دینا بہی ہے جنکو علم حدیث اور طریق
تخریج کا کچھ بہی علم نتہا جیسا کہ تم اسکو ظاہر اکثر متاخرین مین دیکھتے ہو اور ابن ہمام
وغیرہ نے اسپر خوب ہی تنبیہ کی ہے اور اسوقت مین غیر مجتہد کا نام فقیہ رکھا گیا
اور اسیوقت مین لوگ تعصب سے مخلوط ہوگئے ۔ +

والحق ان اکثر صور الخلاف بین الفقهاء لاسیما فی المسائل التی ظهر فیها اقوال
الصحابة فی الجانبین کتکبیرات التشریق وتکبیرات العیدین ونکاح المحرم و
تشهد ابن عباس وابن مسعود والاخفاء بالبسملة وبامین والاشفاع و
الایتار فی الاقامة ونحو ذلک انما هو فی ترجیح احد القولین وکان السلف
لا یختلفون فی اصل المشروعیة وانما کان خلافهم فی اولی الامرین ونظیره
اختلاف القراء فی وجوه القراءات وقد عللوا کثیرا من هذا الباب بان
الصحابة مختلفون وانهم جمیعا علی الهدی ولذلک لم یزل العلماء یجوزون
فتاوی المفتین فی المسائل الاجتهادیة ویسلمون قضاء القضاة ویعملون فی بعض
الاحیان بخلاف مذهبهم ولذا لا تری الائمة المذاهب فی هذا المواضع
الا وهو یصححوا القول ویبینون الخلاف یقول احدهم هذا احوط وهذا
هو المختار وهذا احب الی ویقول ما بلغنا الا ذلک وهذا کثیر فی المبسوط وآثار محمدؒ وکلام الشافعیؒ

ترجمہ اور حق بات یہ ہے کہ اکثر صورتین خلاف کی جو درمیان فقہاء کے واقع ہین خاصکر
اون مسائل مین جنمین اقوال صحابہؓ ظاہر ہین وہ دونون جانب ہین جیسے تکبیرات تشریق اور
تکبیرات عیدین اور نکاح محرم اور تشہد ابن عباسؓ اور ابن مسعودؓ اور بسم اللہ اور آمین کو آہستہ پڑھنا
اور اقامت کو جفت اور طاق کہنا وغیرہ سوا اسکے نہین کہ اسمین خلاف دو قولونمین سے ایک
قول کی ترجیح مین ہے اور سلف اسکی اصل مشروعیت مین مختلف نتھی اور سوا اسکے نہین کہ اونکا خلاف ان
دو امرونمین سے پہلے امر مین تھا اور اسکے نظیر قاریونکا اختلاف وجوہ قرأت مین ہے اور بہتون نے
اسکی علت یہ بیان کی ہے کہ صحابہؓ مختلف تھے اور وہ سب ہدایت پر تھے اور اسلیے برابر علماء مفتیونکے
فتوونکو مسائل اجتہادیہ مین جائز رکھتے رہے اور قاضیونکے فیصلے تسلیم کرتے اور بعض وقت اپنے مذہب کے
خلاف کر عمل کرتے رہے اور اسلیے تم نہین دیکھتے ہو ائمہ مذاہب کو ایسے مقام پر مگر یہی کہ وہ تصحیح ہی کرتے
ہین قولونکی اور ثابت کرتے ہین خلاف کو کوئی اونمین سے کہتا ہے کہ یہ احوط ہے اور یہ مختار ہے
اور یہ میرے نزدیک محبوب تر ہے اور کوئی کہتا ہے کہ ہمکو کچھ نہین پہونچا مگر یہی اور یہ مبسوط اور
آثار محمد اور کلام شافعی رحمہما اللہ مین بہت ہے ✣

ثم خلف من بعدهم خلف اختصروا كلام القوم فقرروا الخلاف وثبتوا على مختار
أئمتهم والذي يروى من السلف من تأكيد الاخذ بمذهب اصحابهم وان لا يخرج
منها بحال فان ذلك الامر جبلي فان كل انسان يحب ما هو مختار اصحابه وقومه
حتى في الزي والمطاعم او لصولة ناشئة من ملاحظة الدليل او لنحو ذلك من الاسباب
فظن البعض تعصبا دينيا حاشاهم من ذلك وقد كان في الصحابة والتابعين
ومن بعدهم من يقرء البسملة ومنهم من لا يقرءها ومنهم من يجهر بها ومنهم من لا
يجهر بها ومنهم من كان يقنت في الفجر ومنهم من لا يقنت في الفجر ومنهم من يتوضأ من
الحجامة والرعاف والقيء ومنهم من لا يتوضأ من ذلك ومنهم من يتوضأ من مس
الذكر ومس النساء بشهوة ومنهم من لا يتوضأ من ذلك ومنهم من يتوضأ مما
مسته النار ومنهم من لا يتوضأ من ذلك ومنهم من يتوضأ من اكل لحم الابل
ومنهم من لا يتوضأ من ذلك ومع هذا فكان بعضهم يصلي خلف بعض

ترجمہ پھر انکے بعد ایسے لوگ آئے جنہوں نے قوم کے کلام کو مختصر کیا اور خلاف کو ثابت رکھا
اور اپنے اماموں کے مختارات پر اور اُسپر جو سلف سے اپنے اصحاب کے مذاہب کی تاکید میں روایت کیا گیا تھا اور یہ کہ
اور جمے رہے اور اُس سے کسی حال میں وہ خارج نہو گئے کیونکہ یہ امر ایک خلقی ہے کہ ہر انسان دوست رکھتا ہے اصحاب اور قوم کی مختار چیز کو
یہانتک کہ روش اور کھانے پینے کی چیزوں میں بھی پسند کرتا اور دوست رکھتا ہے اور تقلید کے سببوں میں سے
ایک سبب وہ دبدبہ ہے کہ جو ملاحظہ دلیل سے پیدا ہوا ہو اور اسکے مانند بہت سے اسباب ہیں پس بعضوں نے اسکو
تعصب دینی خیال کیا حالانکہ یہ اونسے بہت دور ہے صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین میں وہ لوگ تھے جو
بسم اللہ پڑھتے تھے اور بعض اونمیں وہ لوگ تھے جو اسکو نہ پڑھتے تھے اور بعض اونمیں وہ تھے جو اسکو زور سے پڑھتے تھے
اور بعض اونمیں وہ تھے جو زور سے نہ پڑھتے تھے اور بعض فجر میں قنوت پڑھتے تھے اور بعض اسمیں قنوت نہ پڑھتے تھے
اور بعض حجامت اور رعاف اور قے سے وضو کرتے تھے اور بعض اس سے وضو نکرتے تھے اور بعض ذکر
کے چھونے سے اور عورتوں کو شہوت کے ساتھ چھونے سے وضو کرتے تھے اور بعض اس سے
وضو نہ کرتے تھے اور بعض شتر کے گوشت کھانے سے وضو کرتے تھے اور بعض اس سے وضو نہ
کرتے تھے اور باوجود اسکے بھی بعض اونکے بعض کے پیچھے نماز پڑھتے تھے +

عه یعنی بسم اللہ کو ۱۲ عه یعنی پچھنے سے خون نکلوانا ۱۲ عه یعنی نکسیر پھوٹنا ۱۲ محمد محفوظ عه پڑھتی اسوقت بھی پائیجاتی ہے کہ مقلدین اور شیخ سنت بلا تعصب ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں جماعت کی برابر ہے ۱۲

مثلاً کان ابو حنیفة واصحابه والشافعی وغیرهم یصلون خلف ائمة المدینة من المالکیة وغیرهم وان کانوا لا یقرؤن البسملة لا سرًّا ولا جهرًا وصلی الرشید اماماً وقد احتجم فصلی الامام ابو یوسف خلفه ولم یعد وکان افتاه الامام مالک بانه لا وضوء علیه وکان الامام احمد بن حنبل یری الوضوء من الرعاف والحجامة فقیل له فان کان الامام الحجامة قد خرج منه الدم ولم یتوضأ هل تصلی خلفه فقال کیف لا اصلی خلف الامام المالک وسعید بن المسیب وروی ان ابا یوسف ومحمدًا کان یکبران فی العیدین تکبیر ابن عباس لان هارون الرشید کان یحب تکبیر جده وصلی الشافعی الصبح قریباً من القبر الی حنیفة فلم یقنت تادباً معه وقال ایضاً ربما انحدرنا الی مذهب اهل العراق وقال مالک للمنصور وهارون الرشید ما ذکرنا منه سابقاً وفی البزازیة عن الامام الثانی وهو ابو یوسف انه صلی یوم الجمعة مغتسلاً من الحمام وصلی بالناس وتفرقوا ثم اخبر بوجود فارة میتة فی بئر الحمام فقال اذاً ناخذ بقول اخواننا من اهل المدینة اذا بلغ الماء قلتین لم یحمل خبثا

ترجمہ مثل اوسکے کہ ابو حنیفہ اور اونکے اصحاب اور شافعی وغیرہ مدینے کے مالکی وغیرہ اماموں کے پیچھے نماز پڑھتے ہین اگرچہ وہ لوگ بسم اللہ کو نہ چپکے پڑھتے ہین اور نہ ظاہر پڑھتے ہین اور رشید نے پچھنے لگا کر نماز پڑھائی اور ابی یوسف نے اوسکے پیچھے نماز پڑھی اور نہ دوہرائی اور امام مالک نے اوسکو فتوی دیا تھا کہ اوسپر وضو نہین ہے اور امام احمد بن حنبل رح رعاف اور حجامت سے وضو تجویز کرتے تھے پس اونسے کسی نے کہا کہ اگر امام نے پچھنے لگائے اور اوس سے خون نکلا اور اوسنے وضو نکیا تو کیا تم اوسکے پیچھے نماز پڑھتے ہو تو امام احمد نے جواب دیا کہ مالک اور سعید بن مسیب کے پیچھے مین کیونکر نماز نہ پڑھونگا اور مروی ہے کہ ابو یوسف اور محمد عیدین مین ابن عباس کی تکبیر کہا کرتے تھے کیونکہ ہارون رشید اپنے دادا کی تکبیر دوست رکھتا تھا اور امام شافعی رح نے ابو حنیفہ رح کی قبر کے پاس فجر کی نماز پڑھی تو اونسے ادب کرکے قنوت نہ پڑھی اور یہ بھی فرمایا کہ کبھی ہم اہل عراق کے مذہب کیطرف اتر پڑتے ہین اور جسکو ہمنے پہلے بیان کیا ہے اوسکو امام مالک نے منصور اور ہارون رشید سے کہا تھا اور بزازیہ مین امام ابو یوسف سے مروی ہے کہ اونہون نے جمعہ کے روز حمام مین غسل کرکے لوگونکو نماز پڑھائی اور نماز پڑھکر لوگ چلے گئے تب ونکو اس بات کی خبر دیگئی کہ حمام کے کنوئین مین ایک مرا ہوا چوہا پایا گیا تو ابی یوسف نے کہا کہ اسوقت اپنے مدینے والے بھائیون کے اُس قول پر عمل

ومنها ان اقبل اکثرهم على التعمقات فی کل فن فمنهم من زعم انه یؤسس علم اسماء الرجال
ومعرفة مراتب التجریح والتعدیل ثم خرج من ذلک الى التاریخ قدیمه وحدیثه ومنهم من
تفحص عن نوادر الاخبار وغرائبها وان دخلت فی حد الموضوع ومنهم من کثر القیل و
القال فی اصول الفقه واستنبط کل لاصحابه قواعد جدلیة فاورد فاستقصى واجاب وتفصى
وعرف وقسم فحرر وطول الکلام تارة وتارة اخرى اختصر ومنهم من ذهب بفرض الصور
المستبعدة التی من حقها ان لا یتعرض لها عاقل وبتتبع العمومات والایماءات من
کلام المخرجین فمن دونهم مما لا یرتضی استماعه عالم ولا جاهل وفتنة هذا الجدل و
الخلاف والتعمق قریبة من الفتنة الاولى حین تشاجروا فی الملک وانتصر کل رجل لصاحبه
فکما اعقبت تلک ملکا عضوضا ووقائع صما وعمیا فکذلک اعقبت هذه جهلا
واختلاطا وشکوکا ووهما ما لها من ارجاء فنشأت بعدهم قرون على
التقلید الصرف لا یمیزون الحق من الباطل ولا الجدل من الاستنباط

ترجمہ اور انھی مین سے یہ ہے کہ اونمین سے بہت لوگ ہر فن کے تعمقات کیطرف متوجہ ہوے پس اونمین سے
بعض لوگون نے یہ خیال کیا کہ وہ علم اسمار رجال اور مراتب تخریج اور تعدیل کی بنیاد کو درست کرتے ہین پھر
اوس سے نئی اور پرانی تواریخ کیطرف نکلجاتے ہین اور اونمین سے بعض نوادر اور غرائب اخبار کی کھوج مین
پڑے اگرچہ وہ حد موضوع مین داخل ہوجاے اور اونمین سے بعضون نے اصول فقہ مین بہت ہی قیل و
قال کیا اور ہر ایک نے اپنے اصحاب کیلیے قواعد جدلیہ استنباط کیے اور اپنے مخالفین پر ایرادات وارد کرنے مین
بہت دور تک چلے گئے اور اونکے اعتراضات کے جواب دیے اور ہر طرح اونسے گلوخلاصی کی اور نہایت صفائی
سے ہر چیز کی تعریف اور تقسیم کی اور کبھی کلام کو بہت طول دیا اور کبھی مختصر کیا اور بعض اونمین وہ ہین جو ان
صور مستبعدہ کے فرض کرنے مین چلے گئے جو اس لائق نہین کہ اونسے کوئی عاقل تعرض کرتا اور مخرجین
وغیرہ کے کلام سے ایسے عمومات اور اشارات کو پسند کیا جنکے سننے کو کوئی عالم اور نہ کوئی جاہل پسند کرتا ہے
اور اس جدل اور خلاف اور تعمق کا فتنہ اس پہلے فتنے کے قریب تھا جب لوگ ملکگیری مین جھگڑے اور ہر ایک
نے اپنے دوست کی مدد کی پس جیسے اوسکے پیچھے ظالم بادشاہ اور بہرے اندھے واقعے واقع ہوے ایسے ہی
اسکے پیچھے ایسے جہل اور اختلاف اور شکوک اور وہم آپڑے جنکے دفع کی امید نہین اور انکے بعد کے زمانے کے

فالفقیه یومئذ هو الثرثار المتشدق الذی حفظ اقوال الفقهاء قویها وضعیفها
من غیر تمییز وسردها بشقشقة شدقیه والمحدث من عد الاحادیث صحیحها وسقیمها
وهذّها کهذ الاسمار بقوة لحییه ولا اقول ذلک کلیا مطردا فان لله طائفة من عباده
لا یضرهم من خذلهم وهم حجة الله فی ارضه وان قلوا ولم یات قرن بعد ذلک
الا وهو اکثر فتنة واوفر تقلیدا واشد انتزاعا للامانة من صدور الرجال
حتی اطمأنوا بترک الخوض فی امر الدین وبان یقولوا انا وجدنا آباءنا علی امة
وانا علی آثارهم مقتدون والی الله المشتکی وهو المستعان وبه الثقة وعلیه التکلان
وهذا آخر ما اردنا ایراده فی هذه الرسالة المسماة بالانصاف فی بیان اسباب الاختلاف
والحمد لله تعالی اولا وآخرا وظاهرا وباطنا

ترجمہ پس فقیہ اسوقت وہی مونہہ پھٹ ہی جو فقہاؤن کے قوی اور ضعیف قولونکو بغیر تمیز کے یاد رکہتا ہے
اور کلہ درازی سے بکے جاتا ہی اور محدث وہ ہی جو صحیح اور سقیم حدیثونکو شمار کرتا ہی اور مونہہ زوری سے انکو
افسانون کے مانند اوڑاتے جاتا ہی اور مین اسکو بطور کلی اور عموم کے نہین کہتا کیونکہ اللہ تعالی کے بندون
مین سے ایک جماعت کے ایسے لوگ بہی ہین جنکو اونکے مخالفین کچہ ضرر نہ پہونچا سکینگے اور وہی لوگ
اللہ تعالی کی زمین مین حجۃ اللہ ہین اگرچہ وہ بہت ہی کم ہین اور اسکے بعد کوئی زمانہ نہ آئیگا مگر اوسکے لوگ
فتنہ مین اکثر اور تقلید مین زیادہ اور لوگون کے سینون سے امانت کے بڑے نکالنے والے ہونگے
یہانتک کہ امر دین مین خوض کو چہوڑکر مطمئن ہو بیٹہینگے اور یہ کہینگے کہ ہمنے اپنے باپ دادون کو ایک
طور پر پایا اور ہم اونہین کے پیرو ہین اب اللہ ہی سے اسکی شکایت ہی اور وہی مددگار ہے اور اوسی پر
اعتماد اور بہروسا ہے اور یہ آخر اسکا ہے جسکو ہمنے اس رسالہ مین لانے کا ارادہ کیا جسکا نام انصاف
فی بیان اسباب الاختلاف ہے اور خدا ہی کی تعریف ہی اول اور آخر اور ظاہر اور باطن مین +

واہ وا اسعاف ہی کیا ترجمہ انصاف کا طبع کی تاریخ یونہی کہلگئی عشرت ذی رقم	**تاریخ طبع**	صاحب انصاف ہین سچ دلسے اسکے مدح خوان واقعات یادگار صالحان منصفان ۱۳۰
کیا چہاپا یہ واقعات فقہدان و فاضلان یہ لکہی تاریخ عشرت نے جبین [illegible]	**ایضاً**	جو ورق ہی مثل لوح آئینہ شفاف ہی بے عدیل انصاف کا سب ترجمہ اسعاف ہی ۱۳۰

معانی اور مطالب کے کچہ سمجھ [illegible] بکے جاتا ہی ۱۲ محمد محفوظ عفی عنہ

یہ مقام قابل غور ہے کہ تقلید کو شامل [illegible] من فتنہ اور عدم امانت داری کے بیان کیا ۱۲ محمد عبداللہ [illegible]

الخاتمة من المترجم

تمت الاشتغال من ترجمة الانصاف للشيخ المحقق الكامل صدر الافاضل وفخر الاماثل المؤيد بتائيد الله القوى مولانا المكرم الشاه ولى الله المحدث الدهلوى فى يوم الثامن من شهر ربيع الثانى بعد الاربع وثلثة عشرة مائة من الهجرة من انزلت عليه السبع المثانى على يد مترجمه العبد المذنب الراجى الى الله محمد المدعو بعبد الله غفر له الله ووفقه بما يحبه ويرضاه واوصله الى غاية ما يتمناه ابن المكرم المجد الشهير بحافظ فتح محمد ابن المهاجر الى الله العلى الحاج الشيخ رمضان على غفر له الله العلى فى مدة اقامته فى بلدة هى افتخار البلدان البتة يعنى بها الكلكتة على حسب اقتراح سمى المكرم ذى الجاه مولى الحكيم محمد عبد الله اللكهنوى صانه الله عن غيابات الغوى المرجو من واهب العطايا والمنن الذى تزول باسمه الخطايا والشجن ان يقبله بعين عنايته ويضعه تحت كنف حمايته وافاد منها الجانح والطالب والناجح والراغب واقام بها عماد الدين واركان المسلمين سيما الذين وقعوا فى مهالك التقليد وعدموا وسمحوا مسالك الحديث وقدموا وافرطوا فيها بما لا مزيد عليه وفرطوا بما هم لديه انا لله وانا اليه راجعون وانا الى ربنا لمنقلبون اللهم اجرنى فى مصيبتى واخلف لى بما يصلح به كونى وعيشتى المرجو ممن سرح حد الفهم برياض هذه الترجمة وتصوروا بهذه التبصرة ان وجدوا فيها شيئا من الافراط والتفريط او التحديش والتخليط او الاعوجاج فى صنعة الترجمة او الانزعاج فى خدمة هذه التكرمة فيصفحوا عنى ويعفوا منى لانى لناس وفى لناس اول ناس وعلى ما كانت عندى الا نسخة واحدة من المتن وهى مشحونة بانواع الحشو والخدشة واللحن فكيف ما كان حتى الامكان شمرت الساق لتحشيته وتصحيحه وتهذيبه وتنقيحه ومع هذا ان بقى وعر وخلاف فهو محل عذرى وموقع نذرى لان النفس لا يكلف الا وسعها وانها لها ما لها وعليها ما عليها ❊

التماس الحمد لله والمنة كہ کتاب انصاف اہم باسمے مصنف جناب شاہ ولی اللہ محدث دہلوی مع ترجمہ اسدالت ترجمہ جناب مولوی محمد عبد اللہ ساکن ضلع حمیر پور طبع ہو کر تیار ہوگئی اس کتاب میں فی الحقیقت شاہ صاحب نے بلا طرفداری کسی فریق کے انصاف کیا ہے اور اخبار حضرت رسالت مآب خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم

غلطنامہ کتاب انصاف فی بیان سبب الاختلاف مع ترجمہ اسعاف

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
لوح		عن الارضی	عن الاوقات الارضی	″	″	اوسکے	اوسکے ساتھ	″	۱۸	ملادیا	ملادیا تھا
۳	۳	السائل	السائل	″	۲۲	تخریج	تخریج ہونے	″	۲۲	کہ ایک	کہ یہ ایک
۳	حاشیہ	بوجشتہ گ	بوجشتہ ہیں لوگ	″	حاشیہ	دانتون	دو دانتون کے بیچ خوب	۳۱	۲	فانس	فاسس
۶	۱۱	المجسوس	المجوسس	۲۲	۵	تیعدده	تیعدوه	″	۷	صهم	ناصهم
″	″	بخیر	بجیر	۲۳	۱۲	لمنند	بالمنند	″	۱۸	لابری امر	لابدی امر
″	۹	معظم	معلم	″	۱۹	جگرون	جگرون کو	″	۲۳	جواب	جواب سے
″	۱۱	جدی کی ابر	جدہ کی میراث	″	۲۰	بزعکم	بزعکمہ عالم	۳۲	۱۲	باس باس	باس
۷	۵	نم	ثم الغم	″	۲۲	مختارانکو	مختارات کو	۳۲	۷	عنہما	عنہا
″	۸	التی دہا	التی ادار	″	۲۳	زمین	زمین میں	″	۲۰	ہرشخص	ہرشہر
″	″	نظرالکم	نظرو الکم	″	حاشیہ	بہت بہت	بہٹ بہٹ	۳۵	۱	دام عن	وامعن
۹	۹	ذلک وقع	ذلک وقع	۲۴	۲	تجدہ وکماذکر	تجدہ وکماذکرنا	۳۷	۴	خلافۃ	خلافہ
۸	۴	دلحرا	دالحوا	″	۹	احسبہم	احسنہم	″	[illegible]	اشہر علیہم	باشہر عنہم
″	۶	فنفرج	فنفرج	۲۵	۲۳	تاسیس	تاسیس	۳۸	۸	انابی	انابی
″	۹	جبنا	جنبا	۲۶	۱۷	اوراور	اوس	۴۲	۲	منغلہ	بمنغلہ
″	۱۳	اوسلی	اوسکی	″	حاشیہ	+	علامت نفی حنفی اور	″	۷	فیہا	فیہا
″	۱۷	کھڑے ہو	کھڑے ہوئے	۲۷	۱	فیتطرق	فیتطرق	۴۳	۹	دار طرقہا	اوطرقہا
۱۲	۱۲	وہ ہو	وہ روایت ہو	″	۳	ہل	اہل	″	۲۲	تعریج	تخریج
۱۷	۹	یلسباہ	یفسباہ	″	۵	تخیر	بخیر	۴۶	۵	بصیرۃ	بصیرۃ
۱۸	۱	دعلم	وعلم	″	۸	القلیل	القبیل	۴۷	۲	فیاتوکم	فیاتوکم
″	۷	فلنجوا	فنجوا	″	۲۱	کااور	کااور دونہیں	۴۹	۱	البعض	لبعض
۱۹	۱۸	زیانی	زیادتی	″	حاشیہ	امام محمد	امام محمد نے	۵۰	۹	غامۃ	عامۃ
″	۲۲	قول	اقوال	۲۸	۱۳	مسقط	مسقطہ	″	۱۰	البحث	البجت
″	حاشیہ	رہتے ہو	رہتے ہوئے	۲۹	۴	ثم تثبتہ	ثم تثبت	۵۱	۱	الیعرض	یعرض
۲۰	۱۵	کیا	کیا اسکو	″	۶	الخفیفۃ	الخفیفۃ	۵۳	۹	عن ابناء	عن ابناء
″	حاشیہ	رہتے ہو	رہتے ہوئے	″	۱۳	زہیر	زہیر سے	۵۴	۲	الشاۃ	الشاذ
۲۱	۷	فیہا	فیہا	۳۰	۱	الفت	اختلفت	″	۲	فنادلوہم	فنادلوہم
″	۲۱	اخذکیا	اخذکیا اوجہون نے	″	۸	سارعا	تسارعا	۵۶	۱۰	حروتا	حروف